۳-۲۱۹

رسالہ

فروغ عروض

بعد از حمد و ثناے واحد دادار کے تاجدار بادشاہ ملک یعنی جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند و انگلستان جنت نشین کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے کہ جنکے عہد معدلت مہد میں اپنی پیدایش ہوئی اور اب تک اُن کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ افسوس کہ جنکے زمانہ میں اعزاز حاصل کیے اُسی کو ہماری آنکھوں کے سامنے بہشت بریں کی خواہش ہوئی قطعہ تاریخ وفات لکھکر کلیجہ پر ہاتھ رکھنا پڑا۔

ز جور چرخ جفا جو چو خون دل چکد از چشم
شدہ آں شہنشہ ہند از جہاں بہ ہیچ مہلت

چہ ماہ و چہ سنہ کی دانست و روز بنگار تاریخ
بروز سہ شنبہ بست و دوم شد است وا حسرت

فروغ سالِ وفاتش چہ نیکی تحریر
۱۹۰۱
برفت قیصرۂ ہند حیف در جنت

بعد وفات اُن کی اپنے بادشاہ معظم کی ثناگوئی میں قلم فرسائی کی طاقت نہیں۔ وارث تاج و تخت جناب ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ و اجلالہ کے زمانہ میں اب تک بعیش و آرام بسر کر رہا ہوں ہر وقت یہی دعا زبان زد

خدایا تا جہاں باشد تو باشی

مؤلف کا نام ہری کرشن فروغ ہے۔ کنور بیہی کرشن قوم کا یستھ ماتھر و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر راقم کے والد بزرگوار تھے۔ ابتدائی تعلیم فارسی

میں مجھکو بھی شوق اشعار گوئی کا پیدا ہو گیا اور جناب شاعر باکمال منشی ہرگوپال صاحب تفتہ سکندرآبادی شاگرد رشید مرزا اسد اللہ خاں غالب کی بدولت کچھ مادہ سخنگوئی و سخن فہمی کا حاصل ہوا۔ ابتدا میں جو کلام لکھا منشی صاحب موصوف ملاحظہ فرماتے رہے۔ افسوس کہ میری ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں کچھ عرصہ بعد منشی صاحب موصوف نے اِس دار ناپائدار سے دوم ستمبر ۱۸۷۹ء کو کوچ فرمایا۔ جو کچھ اُن کی بدولت حاصل کیا اُس سے فیض اُٹھایا۔ تخلص جو اُن کی جانب سے مجکو عطا کیا گیا اُس سے خاص وہ سال برآمد ہوتا ہے جس زمانے میں میں نے گلزار عروض میں قدم رکھا۔ اُن کی وفات کی تاریخ کیا لکھوں ۔

ستمبر ستمہا بعالم گذاشت	کہ از دہر سوے جناں تفتہ رفت
دوم روز در دہر ماتم دو چند	ز جورِ فلک الاماں تفتہ رفت
کنوں کو بحالِ جہاں مہرباں	ز اہلِ جہاں مہرباں تفتہ رفت
بخوں گشتہ پر چشم افلاکیاں	جہاں راست ورد زباں تفتہ رفت
سن عیسوی گفتم آخر فروغ	چو سوی جناں زیں جہاں تفتہ رفت ۸ ۷۹

۱۸۷۶ء میں راقم بعد تحصیل علم ریاضی و انگریزی کے طامسن سول انجینئرنگ کالج رڑکی میں داخل ہوا لیکن وہاں شوق تحصیل علم قوانین نے مجکو اُس تعلیم سے ناکام رکھا اور چند ماہ کے بعد وہاں سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن مالوفہ سکندرآباد میں آگیا اور امتحان وکالت ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۸ء میں کامیاب ہو کر بمقام غازی آباد ضلع میرٹھ وکالت کرتا رہا اور ۱۸۸۲ء میں وکالت پنجاب میں کامیاب ہوا اُس وقت سے اب تک دہلی میں بعہدۂ وکالت ممتاز ہوں۔ اُس زمانہ سے

اتبک مجکو کسی وقت میں بھی شوق شعرگوئی و سخن سنجی کم نہیں ہوا۔ کنور بینی کرشن صاحب والد ماجد نے ہشتم جنوری سنہ ۱۸۸۴ء کو وفات پائی دفعۃً یہ صدمہ عظیم ایسا ہوا کہ جس کا بیان تحریر سے باہر ہے تاریخ وفات اُنکی یہ ہے۔ ؎

بینی کرشن رفت چو در ماہِ جنوری — واں روز ہشتمیں ز بن آفت چو کم گزاشت
۱۸۸۴ — ۱۸ ۸۴
سالِ وفاتِ اوست ز دہر آہ رخت بست — تاریخ ثانیش بدل او سوز غم گزاشت
۱۹ ۴
پرسد فلک دگر چو ز من سالِ ہندسش — من گویمش کہ باز ستم بر ستم گزاشت

اُن کی وفات کے بعد ریاست و دیہات و جاگیر کا انتظام مخدومی کنور کرپا کرشن صاحب کی زیر نگرانی رہا اور میں اُسی طرح سے آزادانہ بسر کرتا رہا۔ کنور صاحب موصوف میرے چچا تھے اور عہدہ آنریری مجسٹریٹی سکندرآباد پر ممتاز رہے اور تا روز وفات وہ اپنے عہدہ کا کام بخوشنودی مزاج حکام انجام دیتے رہے اور آخر کو ۲ر اپریل سنہ ۱۸۹۷ء کو اِس دار ناپائدار سے رخصت چاہی۔ افسوس۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ کسقدر بارگراں زمانہ سر پر ہو گیا۔ آزادگی میں فرق اور اپنے شوق میں کمی ظاہر ہونے لگی لیکن زمانے نے کسی کا دامن خالی نہیں رکھا عزیز گرور کرشن میرے حقیقی چھوٹے بھائی اور سری کرشن خلف کنور کرپا کرشن نے اپنی سعادتمندی دکھائی۔ اور اس بارگراں کو اپنے سر پر لیا اور اتبک راقم باستعانت و ہمت ان سعادتمندان کے اُسی طرح پر آزادی سے بسر کرتا ہے۔ خدا تعالی سے التجا ہے کہ اُنکو با ایں سعادتمندی دائما خوش و خرم رکھے مفصل حال خاندان راقم کا سوانح عمری راجہ گوپال کرشن سے ظاہر ہوگا جسکو کنور کرپا کرشن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس زمانے میں علم فارسی و عروض سے بہت لوگ بہرہ مند نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو کہیں کہیں ہیں۔ اُردو سلیس

زبان میں بھی کوئی ایسا رسالہ مکمل ابتک تیار نہیں ہوا جس سے اس علم کی واقفیت عوام کو حاصل ہو۔ پس میں نے ارادہ کر لیا کہ اکثر کتب فارسی سے قواعد علم عروض منتخب کرکے ایک رسالہ تیار کروں تاکہ عوام کو اس سے فیض پہنچے۔ اور میری یادگار صفحۂ دنیا پر قائم رہے۔ عبارت آرائی سے مجھکو کچھ کام نہیں ہے صاف اور سلیس عبارت اردو کا تحریر کرنا اپنا فرض ہے کہ عوام اس کے سمجھنے میں دقت نہ اٹھائیں اور مدرسے کے طلبا بھی اس کو اچھی طرح سمجھ سکیں طول عبارت سے مجھکو نفرت ہے۔ مختصر نویسی کی رعایت اس رسالہ میں رکھی گئی ہے۔ صرف ضروری الفاظ میں ان قواعد کو درج کر دیا ہے جو متقدمین اور خصوصاً سیفی صاحب نے اس رسالہ فارسی میں درج کئے ہیں۔ اس رسالہ کا نام **فروغ عروض** رکھا گیا تاکہ اس سے عروض کو فروغ ہو۔ مجھکو امید ہے کہ عوام نکتہ چینی کو معاف کر کے پردہ پوشی اپنا شعار سمجھیں۔ اور اگر سہو بشریت سے غلطی ہو اس کو درست کر لیں۔ پھر یہ کتاب اور بھی مفید ثابت ہوگی۔

تحریر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۱۵ء دہلی

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U30219

رکن و زحافات کے بیان میں

اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔ فصل اول رکن کے بیان میں۔ فصل دوم اصول ارکان کے بیان میں۔ فصل سوم تقطیع کے بیان میں۔ فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں۔ فصل پنجم زحافات کے بیان میں۔

فصل اول ارکان کے بیان میں

سخن جو موزوں اور بامعنی ہو اور سخنگو نے اُس کو قصداً موزوں کہا ہو تو اسکو اصطلاح[1] شاعران میں شعر[2] یا بیت کہتے ہیں۔

معنی شعر کے دانستن و دریافتن کے ہیں۔ پس اُسکے دانندہ و دریابندہ کو شاعر کہنا بجا نہیں ہے۔ چونکہ شعر کی تعریف میں لفظ موزونیت کا لازمی ہے لہذا اُس کے لیئے میزان سنجیدگی کی ضرورت ہے تاکہ عیب و نقص اسکا دریافت ہو جائے اور اُسکے لیئے علم عروض سے واقفیت ضروری ہے۔ شاعران نے اسکی پرتال اور موزونیت کے لیئے ارکان تجویز کر دیئے ہیں جن سے مختلف بحریں بنائی گئی ہیں۔ ارکان مذکور صرف آٹھ ہیں۔

فعولن ١ ۔ فاعلن ٢ ۔ مفاعیلن ٣ ۔ مستفعلن ٤ ۔ مفاعلتن ٥ ۔ فاعلاتن ٦ ۔ متفاعلن ٧ ۔ مفعولات ٨ بضم تاء فوقانی ۔ از فروغ ۔

هشت رکن اند آنکه از روے شاعران — بحرہا کردند ظاہر در سخن
گو مفاعیلن فعولن بعد ازاں — فاعلاتن فاعلن مستفعلن
ہم مفاعلتن کہ مے گوید فروغ — نیز مفعولات و ہم متفاعلن

دو رکن اِن میں خماسی یعنے حرفی فعولن فاعلن ہیں اور باقی چھ رکن سباعی یعنے ہفت حرفی ہیں۔

فصل دوم اصول ارکان کے بیان میں

فصل اول میں ارکان بحور کا بیان ہو چکا۔ ارکان تین جزو سے مرکب ہیں

---

[1] اصطلاح یعنی جماعت کا اتفاق ۱۲ [2] شعر بکسر شین معجمہ و سکون عین و را مہملہ یعنے سخن موزوں و مقفٰے ۱۲

سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔

سبب۔ دو حرفی کلام ہے اس کی دو قسم ہیں۔ سبب خفیف۔ سبب ثقیل۔

سبب خفیف۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جس میں اوّل متحرک اور دوم ساکن ہو۔ مثلاً رکن فاعلن میں فا اور فعولن میں لن

سبب ثقیل۔ وہ کلمہ دو حرفی ہے جسکے ہر دو حرف متحرک ہوں جیسے متفاعلن میں مت اور مفاعلتن میں عل۔ ثقیل اس سبب سے کہتے ہیں کہ اول متحرک دوویم ساکن کا پڑھنا آسان ہے بہ نسبت ہر دو متحرک کے۔

وتد۔ سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اس کی بھی دو قسم ہیں۔ وتد مجموع یا مقرون۔ وتد مفروق۔

وتد مجموع میں دو حرف اول متحرک اور حرف سوم ساکن ہوتا ہے مثلاً۔ قلم۔ ستم۔ اور ارکان میں جیسے مفاعیلن میں مفا اور فعولن میں فعو۔ چونکہ ہر دو متحرک باہم پیوستہ ہیں اس کو مجموع یا مقرون کہتے ہیں۔

وتد مفروق۔ وہ کلمہ سہ حرفی ہے کہ حرف اول و آخر متحرک اور حرف درمیانی ساکن مثلاً ارکان میں مفعولات میں لات یا جام شراب میں جام چونکہ ہر دو متحرک جدا جدا ہیں لہذا مفروق اسکا نام ہے۔

فاصلہ۔ فاصلہ کی بھی دو قسم ہیں۔ فاصلہ صغریٰ۔ فاصلہ کبریٰ۔

فاصلہ صغریٰ۔ کلمہ چار حرفی ہوتا ہے کہ جسکے تین حرف اول متحرک اور ایک حرف ساکن ہو مثلاً خبرش۔ ستمش۔ اور ارکان میں متفاعلن میں متفا اور مفاعلتن میں علتن۔

فاصلہ کبری ۔ کلمۂ پنج حرفی ہے ۔ کہ جسمیں چار حروف اول متحرک و حرف پنجم ساکن ہوتا ہے مثلاً بَتَمَش ۔ بَجَرَش ۔

بعضے کلمۂ چار حرفی کو فاصلہ اور کلمۂ پنج حرفی کو فاصلہ بضاد معجمہ کہتے ہیں و بعضے فاصلہ کبرے و فاصلہ صغرے کو بضاد معجمہ بھی کہتے ہیں ۔

بعضے فاصلہ کو اصول قرار نہیں دیتے سبب اور وتد سے فاصلہ صغری اور کبری کو مرکب سمجھتے ہیں ۔

یعنے فاصلہ صغری سبب ثقیل و سبب خفیف سے مرکب ہے ۔
اور فاصلہ کبرے سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہے ۔

فصل سوم تقطیع کے بیان میں

تقطیع یعنے قطع کردن ۔ چونکہ بوقت تقطیع مصرع یا شعر کے ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے ارکان کے ساتھ وزن کرتے ہیں لہذا اس عمل کو تقطیع کہنا درست ہے ۔

وزن کرنا ۔ کلام کی سنجیدگی کو کہتے ہیں ۔ پس کلام جو بحر ہائے مقررہ سے میزان میں درست ہے وہ موزوں اور جو درست نہیں ہے وہ ناموزوں ہے ۔ اجزائے کلام ارکان بحر سے ہم وزن اسطرح ہونے لازم ہیں کہ متحرک حروف ارکان کے متحرک حروف کلام سے ہم وزن ہوں اور ساکن ساکن سے مثلاً گُلَاب بروزن فَعُوْل ۔ گوشہ بروزن فعلن ۔ سُخَن دانی بروزن مَفَاعِیلُن + گُلاب میں حرف گ مضموم یعنے متحرک اور ارکان میں فعول کی ف متحرک اسیطرح لام متحرک یعنے مفتوح ہے اور الف و ب ساکن اور ارکان میں ع مضموم و واو و لام ساکن ہیں ۔

یہ ضرور نہیں ہے کہ حرکت کلام و ارکان کی ایک ہی ہو بلکہ متحرک سے اور ساکن کا ساکن سے ہم وزن ہونا ضرور ہے۔ صاحب اور صورت میں گو کہ حرکت جُدا جُدا ہیں مگر ہم وزن ہیں۔

کلام میں جو حروف پڑھنے میں آتے ہیں اور لکھنے میں نہ آویں وہاں تقطیع میں حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور جب کلام میں حروف لکھنے میں آویں اور تلفظ میں نہ آویں وہاں وہ حروف تقطیع میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ غرضکہ تقطیع ان حروف کو ملانے سے کی جاتی ہے جو زبان سے برآمد ہو سکیں یہ ضرور نہیں ہے کہ کلام میں حرف برابر ہوں مثلاً فروغ ؎

مہر تاباں گشتہ پنہاں زیر داماں کسوف
شد چو پیش چشم ما روشن مہ تابان ما

پہلے مصرعہ میں ۲۹ حروف ہیں اور دوسرے مصرعہ میں ۲۵ حروف ہیں۔ تاہم شعر ناموزوں نہیں ہے۔ وزن مصرعۂ اول کا بحر رمل مثمن مقصور ہے یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ اور وزن مصرعہ دوم کا بحر رمل مثمن محذوف ہے یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اسکی پوری تشریح ہم تفصیل بحور میں جہاں زحافات کا ذکر آئیگا کر دینگے۔ تقطیع میں مہر تاباں کا نون۔ گشتہ کی ہائے ہوز۔ چو کا واؤ ساقط ہو جاوینگے کیونکہ یہ حروف تلفظ میں نہیں آتے اور لفظ داماں و لفظ پیش و لفظ مہ کے آگے تقطیع میں یائے حطی زیادہ کی جاویگی۔ کیونکہ گو تحریر میں یائے حطی نہیں ہے لیکن تلفظ میں یائے حطی ہر سہ لفظ کے ساتھ بولی جاتی ہے ⁂

تقطیع اس طرح ہوگی

۱ مہرتابا فاعلاتن گشت پنہا فاعلاتن زہرہ اما فاعلاتن سے نے کسوف فاعلاتن
۲ شبح پیشے فاعلاتن چشم یارہ فاعلاتن شن مہی تا فاعلاتن بان ما فاعلن

نون تنوین - مثلاً جبلٍ تقطیع میں جبلن معہ نون لکھا جائیگا کیونکہ گو نون
تحریر میں نہیں ہے لیکن تلفظ میں آیا ہے -

بعض حروف ایسے ہیں جو تلفظ میں آتے ہیں اور کتابت میں نہیں آتے
مثلاً **الف** آمدن کہ تقطیع میں دو الف لکھے جائینگے اامدن بروزن
فاعلن - واو کاؤس یعنے تقطیع میں کاووس بدو واو لکھا جائیگا بر
وزن فعلان - یاء حطی کہ ہمراہ کسرہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے اس شعر
میں فروغ ؎ تا شدہ تلمیذِ غالب اوستادِ ما فروغ - بہ زدیوانِ قضا
شد مطلعِ دیوانِ ما - اوستادے ما - دیوانے قضا - مطلعے ؛

اسی طرح الفاظ عربی میں الف و واو و یاء کتابت میں نہیں آتے مگر
تلفظ میں آتے ہیں - وہاں پر تقطیع میں ایزاد کیئے جاتے ہیں جیسے ہٰذا
ہاذا - لہٗ لہو - بہٖ بہی ؛

تشدید کے دو حروف لکھے جاتے ہیں کیونکہ تلفظ میں دو حرف آتے
ہیں جیسے محرّک تقطیع میں محررک بدو راء مہملہ لکھیں گے -

الف واو و یاء حطی لکھنے میں آتے ہیں مگر تلفظ میں نہیں آتے لہذا تقطیع
میں اُن کو چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے الف اس شعر میں فروغ ؎
فروغ از حالِ خود بگذر کہ طوفانے بدل داری - نہ دلدارے نہ غمخوارے کہ دل دارد بغمخواری
تقطیع میں فروغز تحریر کرینگے کیونکہ الف گو کتابت میں ہے لیکن تلفظ میں

نہیں آتا۔ اِس کو الف وصل ہے۔

واو کی تین قسم ہیں۔ اول واو عطف اگر تلفظ میں آوے تو تقطیع میں لکھا جاویگا ورنہ گرا دیا جاویگا اور حرفِ ماقبل مضموم ہو جاویگا۔ مثلاً از فروغ ؎ گشتہ مالا مال از لعل و گہر داماں ما بہتر است از کان و دریا دیدۂ گریانِ ما لعل و گہر کا واو عطف چونکہ تلفظ میں آتا ہے تقطیع میں قائم رہیگا لیکن کان و دریا کا واو عطف تقطیع میں گرا دیا جاویگا کیونکہ تلفظ میں نہیں آتا۔ بہتر است کا الف وصل ہے وہ بھی حسب مندرجہ بالا تلفظ میں نہیں آتا۔ پس تقطیع میں اسکو بھی ساقط کرینگے۔

دوم۔ واو ضمہ جس سے اسکا حرفِ ماقبل مضموم ظاہر ہو۔ مثلاً دو چو از فروغ ؎ سرودِ نغمہ ہائے معرفت داری چو در یابی ۔ صدائے نغمۂ قلقل کہ من اندر گلو دارم ۔ لفظِ چو کا واو ضمہ ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک ہوگا۔ جیسے چُدریابی مفاعیلن۔

سوم۔ واو اشمام ضمہ کہ فا مفتوح کے ہمراہ آتا ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک رہتا ہے جیسے لفظ خوش خود خواب تقطیع میں خُش۔ خُد۔ خاب۔ لکھا جاویگا۔

یا حطی کہ بجائے ہا ہوز کے و یا بجائے کسرہ کے تقطیع میں لکھی جاتی ہے مثال ہا ہوز و کسرہ از فروغ ؎

ثباتے بے ثباتِ دہر گر خواہی تو در یابی بنوش ایں بادۂ عرفاں کہ من اندر سبو دارم

تقطیع میں یا اشباعی بجائے کسرہ و بادیے بجائے ہا ہوز لکھی جاویگی۔

یا ر ساکن جو الف سے پیشتر آتی ہے بجائے الف کے تقطیع میں یائے حطی لکھی جاتی ہے مثلاً از فروغ ؎

از غم عشق حبیبت واویلا
گوئی از غم خُند اخُند الکُنم

تقطیع میں گوئییز لکھا جاویگا۔ گوئی یز غم فاعلاتن ۔ غرض کہ تقطیع میں جو الفاظ تلفظ میں آتے ہیں لئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں نہوں اور جو تلفظ میں نہیں آتے وہ تقطیع میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں لکھے جائیں۔

نون غنہ ساکن بھی تقطیع سے خارج ہو جاتا ہے یا متحرک ہو کر قایم رہتا ہے لیکن آخر مصرع میں اگر نون واقع ہو تو قائم رہتا ہے مثلاً از فروغ ؎

اے گریہ رفت جانم و از غم نکردم آہ
دل گویدم کہ جاں شکیباست اینچنیں

لفظ جاں کا نون متحرک و لفظ ایں کا نون ساقط و چنیں کا نون آخری تقطیع میں قائم رہے گا ایں چنیں تقطیع میں بروزن فاعلات اس طرح لکھا جائیگا ای چنیں = فاعلات۔

چونکہ حرف علت الف واو و یائے حطی ہیں لہذا نون ہر حرف علت کے ساتھ غنہ ہوتا ہے مثلاً جناں۔ چنیں۔ جنوں۔ لیکن اگر حرف علت کے ساتھ نون واقع نہو اور کوئی دیگر حرف واقع ہو مثلاً نار و نور و تیز اور یا نون واقع ہو اور اُس سے ماقبل حرف علت نہو مثلاً امن و یا حرف علت بھی نہو اور اُس کے ساتھ نون بھی نہو مثلاً ذکر فکر اور ایسے دو ساکن درمیان مصرع کے واقع ہوں تو ساکن دوم تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہے

مثلاً ذکرکن فاعلن فکرکن فاعلن امن ساز فاعلن ۔

کیونکہ اوزان اشعار میں درمیان مصرعہ کے دو ساکن محسوب نہیں ہوتے لیکن آخر مصرعہ میں ہر دو ساکن قائم رہیں گے مثلاً آب نار چشم نور نوک تیز بر وزن فاعلات ہیں ۔

اگر بعد حرف علت کے دو ساکن مابین مصرعہ واقع ہوں اور ایک متحرک کی برابر رہیں تو ساکن اول متحرک اور ساکن دوم ساقط ہو جاتا ہے مثلاً راست ۔ پوست ۔ نیست ۔ راست بازی ۔ پوست کندی ۔ نیست سر تقطیع میں راس بازی فاعلاتن ۔ پوس کندی فاعلاتن ۔ نیس سر فاعلن ہونگی ۔

اگر آخر مصرعہ میں تین ساکن جمع ہوں تو ایک ساکن ساقط ہو جاتا ہے ۔ مثلاً از فروغ ؎

آں مہرباں چو قطع محبت ز دہر ساخت
الفت کند زمانہ نہ چوں با کہ ساختن

تقطیع میں ساخت کی تا ، فوقانی ساقط ہو جاویگی ۔

فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں

مصرعہ کے معنی لغت میں ایک طبقہ کواڑ کے ہیں منجملہ دو طبقہ کے بیت بمعنی گھر ۔ چونکہ شعر دو مصراع سے مرکب ہے لہذا نصف شعر کا نام مصرعہ رکھنا عین مناسب ہے ۔

رکن اول مصرعہ کو صدر اور رکن آخر مصرعہ اول کو عروض ۔ و رکن اول

مصرع دوم کو ابتدا و رکن آخر مصرعہ دوم کو ضرب کہتے ہیں درمیان صدر و عروض و ابتدا و ضرب یعنے ارکان درمیانی کو حشو کہتے ہیں مثلاً فاعلاتن مفاعلن فعلن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلان۔ یہ ارکان ایک شعر کے ہیں پس فاعلاتن مصرعہ اول صدر اور فعلن عروض و فاعلاتن مصرعہ دوم ابتدا اور فعلان ضرب و رکن مفاعلن ہر دو مصرعوں میں حشو ہے صدر یعنے اول و ابتدا یعنے آغاز چونکہ رکن اول مصرعہ اول کو صدر کہا گیا لہذا رکن اول مصرعہ دوم کو آغاز کہنا بیجا نہیں ہے اور ممکن تھا کہ برعکس نام رکھا جاتا۔ لیکن جزو اول مصرعہ اول کو صدر کہنا مناسب ہے اور عروض لغت میں ستون کو کہتے ہیں جس پر خیمہ ایستادہ کیا جاتا ہے۔ پس رکن آخر مصرعہ اول کو ستون کہنا جس پر مدار موزونی مصرعہ کا ہے مناسب ہوا اور ضرب کے معنی نوع و مثل کے ہیں لہذا ضرب ہم نوع عروض کے ہے۔ پس ضرب اسکا نام رکھنا نامناسب نہیں ہے حشو اس کو کہتے ہیں جو اشیاء بھرتی تکیہ میں ہوں۔ پس حشو ارکان درمیانی کو کہنا لازم آیا کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

اول از مصراع اول صدر دان — آخرش میدان عروض اے کاردان
اول از مصراع ثانی ابتداست — ضرب باشد آنکہ اندر انتہاست
ہر چہ باشد درمیان این چہار — حشو میدان اے عروضی ہوشیار

فصل پنجم زحافات کے بیان میں

رکن سالم ہوتے ہیں یا غیر سالم۔ سالم وہ ہیں جو ہمیشہ بحر میں قائم رہیں

مثلاً بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن ہشت بار و ہزج مسدس مفاعیلن شش بار۔ مثمن میں آٹھ رکن اور مسدس میں چھ رکن ہوتے ہیں +

غیر سالم رکن وہ ہیں جو بوجہ زحافات کے جنکا ذکر آئندہ ہوگا کوئی جز اس میں سے کم ہو جاوے یا زیادہ کیا جائے مثلاً مفاعیلن سے میم و یاء دور کردی جاوے اور فاعلن رہ جائے یا لام و نون دور کر دیا جائے اور مفاعی باقی رہ جائے۔ چونکہ مفاعی ہموزن فعولن کے ہے لہذا ایسے رکن غیر سالم کی جگہ سالم رکن قائم کر دیا جاتا ہے پس بجائے مفاعی کے فعولن رکھ دیا جاتا ہے دوم اصل رکن میں ایزادی کی جاوے مفاعیلن میں الف بڑھا کر مفاعیلان کر دیا جائے۔ رکن غیر سالم کو **مزاحف** کہتے ہیں اور جو تغیر واقع ہو اسکو **زحاف** کہتے ہیں۔ زحاف زحف کی جمع ہے اور زحف کے لغوی معنے دور افتادن تیر از نشانہ ہیں۔ پس مزاحف اپنی اصلیت سے دور پڑتا ہے لہذا مزاحف کہا گیا۔ زحافات حسب ذیل ہیں +

(۱) **تسبیغ**۔ بفتح تاء فوقانی و سکون سین مہملہ و کسرہ باء موحدہ و سکون یاء تحتانی و غین معجمہ لغوی معنی تمام کرنا بزیادتی الف۔ اور اصطلاح عروضیان میں مابین سبب خفیف رکن آخر کے الف زیادہ کرنا ہوتا ہے مثلاً مفاعیلن سے مفاعیلان رکن مزاحف کو تسبیغ کہتے ہیں +

(۲) **قبض**۔ بفتح اول و سکون ثانی باء موحدہ و ضاد معجمہ بمعنے گرفتن۔ اصطلاح عروضیان میں رکن کا حرف پنجم ساکن گرا دینا مثلاً یاء مفاعیلن دور کردی جاوے

[illegible]

مفاعلن باقی رہیگا رُکن مزاحف کو مقبوض کہتے ہیں +

(٣) شتر بفتح شین معجمہ و سکون تار فوقانی و رار مہملہ لغوی بمعنے نقصان و عیب
اصطلاح عروضیان میں رُکن مفاعیلن سے میم و یا ء کا دُور کر دینا ہے کہ فاعلن
باقی رہے۔ مزاحف کو اشتر کہتے ہیں +

(٤) خرب۔ بفتح خار معجمہ و سکون رار مہملہ و بار موحدہ لغوی بمعنے ویران کردن
اصطلاح عروضیان میں میم و نون مفاعیلن کا دُور کرنا ہے کہ فاعیل باقی رہے
اُسکے بجائے مفعول بضم لام رکھتے ہیں کیونکہ ہموزن ہیں قاعدہ عروضیان یہ
ہے کہ اگر رُکن سے کوئی جزو گرادیا جائے اور رُکن غیر مستعمل باقی رہے تو اُس
کی بجائے رُکن مستعمل ہموزن رکھتے ہیں شروع اور آخر گرادینے سے ویرانی
تمام ہے۔ مزاحف کو اخرب کہتے ہیں +

(٥) کف۔ بفتح کاف و تشدید فار۔ لغوی بمعنے فرو چیدن دامن لباس۔
اصطلاح عروضیان میں حرف ہفتم ساکن کا گرادینا مثلاً نون مفاعیلن کا ساقط
ہوکر مفاعیل بضم لام باقی رہا۔ مزاحف کو مکفوف کہتے ہیں +

(٦) قصر۔ بفتح قاف و سکون صاد و رائے مہملہ۔ لغوی بمعنے کوتاہ کردن۔
اصطلاح میں حرف ہفتم ساکن کا گرادینا اور حرف آخری باقی ماندہ کا ساکن کرنا
یا رُکن کے سبب آخری سے حرف ساکن کا گرادینا اور اُس سبب کے حرف
متحرک کو ساکن کر دینا ہے۔ مثلاً مفاعیلن کا نون گرادینا اور لام کو ساکن کر دینا
کہ مفاعیل باقی رہے یا فعولن کا نون گرادینا اور لام ساکن کرنا کہ فعول باقی
رہے مزاحف کو مقصور کہتے ہیں +

(۷) حَذف - بفتح حاء بے نقطہ و سکون ذال بانقطہ و فا لغوی معنے دُم بُریدن - اصطلاح میں کسی رُکن کے سببِ خفیف کا گرا دینا مثلاً مفاعیلن سے لن گرا کر مفاعی کے بجائے فعولن رُکن مستعمل رکھا جائے یا فعولن سے لن گرا کر فعو کے بجائے فعَل رکھا گیا یا فاعلاتن سے تن گرا کر فاعلا کے بجائے فاعلن رکھا جائے - مزاحف کو محذوف کہتے ہیں - تشبیہ معنی ظاہر ہے ٭

(۸) خَرم - بفتح خاء بانقطہ و سکون راء مہملہ - لُغوی معنے بینی بُریدن ٭ اصطلاح میں مفاعیلن سے میم کا گرا دینا فاعیلن کے بجائے مفعولن حسب قاعدہ رکھنا - مزاحف کو اخرم کہتے ہیں تشبیہ معنے ظاہر ٭

(۹) اذالت - لغوی معنے دامن فروہشتن یعنے دامن چھٹکانا - اصطلاح میں وتدِ مجموع آخر رُکن میں قبل از نون کے الف زیادہ کرنا ہے - مثلاً مستفعلن سے مستفعلان - مزاحف کو مُذال بضم میم کہتے ہیں ٭

(۱۰) طَی - لغوی معنے طیِ ثوب یعنے تہ کرنا پارچہ کا ہے اصطلاح میں حرف چہارم ساکن کسی رُکن کا گرا دینا مثلاً فاءِ مستفعلن کو گرا کر مستعلن باقی رہا اور بجائے اسکے مفتعلن حرف مستعمل رکھتے ہیں مزاحف کو مطوی کہتے ہیں یا مفعولات سے واؤ گرا کر مفعلات باقی رہا فاعلات یا فاعلان بجائے اس کے رکھا گیا -

(۱۱) خَبن - بفتح خاء بانقطہ و سکون باء موحدہ لغوی معنے کوتاہ کرنا جامہ کا ہے کہ موافق ہو جائے اصطلاح میں رکن سے حرفِ دوم ساکن کا گرا دینا مثلاً

سین مستفعلن کا کہ متفعلن باقی رہا مفاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا یا الف فاعلاتن کا۔ کہ فعلاتن یا الف فاعلن کا کہ فعلن باقی رہا مزاحف کو مخبون کہتے ہیں۔

تشبیہ معنے ظاہر +

(۱۲) **شکل** بفتح شین معجمہ وسکون کاف۔ لغوی معنے دست و پائے اسپ کا باندھنا اصطلاح میں اجتماع خبن وکف کو کہتے ہیں خبن سے الف فاعلاتن کا ساقط ہو کر فعلاتن اور کف سے نون ساقط ہو کر فعلات باقی رہا بضم تاء گویا اس رکن کے دست و پا بستہ ہو کر رفتار آواز کی کم ہو گئی مزاحف کو مشکول کہتے ہیں +

(۱۳) **قطع**۔ لغوی معنے بریدن۔ اصطلاح بحر رمل میں سبب خفیف آخر رکن کا گرانا مثلاً فاعلاتن سے فاعلا باقی رہا اور وتد مجموع سے کہ علا ہے حرف ساکن کا ساقط کرنا اور لام کا ساکن کرنا کہ فاعل باقی رہا فعلن بجائے اسکے رکھتے ہیں + اور اصطلاح بحر رجز میں وتد مجموع سے حرف ساکن گرا دینا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا مثلاً مستفعلن سے نون گرا دینا اور لام کو ساکن کرنا کہ مستفعل باقی رہے مفعولن بجائے اُسکے رکھتے ہیں اور مزاحف کو ہر دو اصطلاح میں مقطوع کہتے ہیں +

(۱۴) **وقف**۔ لغوی معنے باز ایستادن اصطلاح میں ساکن کرنا حرف متحرک ہفتم کا ہے مثلاً تاء مفعولات کہ بسکون تاء باقی رہے مزاحف کو موقوف کہتے ہیں

(۱۵) **کسف** بفتح کاف و سکون سین مہملہ لغوی معنے پے و پاشنہ بریدن اور اصطلاح میں حرف ہفتم متحرک کا گرا دینا مثلاً تاء مفعولات کہ مفعولا باقی رہے

مفعولن بجائے اُسکے رکھا گیا مزاحف کو مکسوف کہتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ طَیّ کے گرانا حرف چہارم یعنے واو کا ہے مفعلا باقی رہا۔ فاعلن بجائے اُسکے رکھا مزاحف کو چونکہ مفعولات سے فاعلن بنایا گیا ہے مطوی مکسوف کہتے ہیں +

(۱۶) جدع۔ بفتح جیم و سکون دال و عین بے نقط لغوی معنی بینی بریدن اور اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف اول کا گرا دینا اور ساکن کرنا حرف آخر کا ہے مثلاً مفعولاتُ سے لاتْ بسکون تا رباقی رہا فاعْ بجائے اُسکے رکھا گیا۔ مزاحف کو مجدوع کہتے ہیں +

(۱۷) نحر۔ بفتح نون و سکون حا حطی و رائے مہملہ اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف اول اور تار مفعولات کا گرا دینا ہے لا باقی رہا فع بجائے اُسکے رکھتے ہیں کہ دو حرف اول میزان کے ہیں اور بعضے بجائے اُسکے فِل رکھتے ہیں کہ دو حرف میزان کے ہیں اور کلام عرب میں بمعنے فلاں کے ہیں رکن مزاحف کو منحور کہتے ہیں +

(۱۸) ثلم۔ بفتح ثائے مثلثہ و سکون لام لغوی معنے کسی چیز میں رخنہ ہونا اصطلاح میں فعولن کے سبب اول کا گرا دینا ہے کہ عولن باقی رہا فعلن بجائے اُس کے حسب قاعدہ رکھا گیا مزاحف کو اثلم کہتے ہیں +

(۱۹) ہتم۔ بفتح ہا مہملہ و سکون تائے فوقانی۔ لغوی معنے دندان پیش شکستن۔ اصطلاح میں اجتماع حذف و قبض کو کہتے ہیں مفاعیلن سے لن بقاعدہ حذف و یا بقاعدہ قبض ساقط ہوا مفاع باقی رہا فعول اُسکی جگہ پر رکھا گیا رکن مزاحف کو اہتم کہتے ہیں +

(۲۰) زلل - بفتح زاء ہوز و فتح لام اول - لغوی معنے بیگوشتی ران و نصف پایان زنان ہے - اصطلاح میں اجتماع ہتم و خرم کو کہتے ہیں مفاعیلن سے یلن بقاعدہ ہتم و میم بقاعدہ خرم ساقط ہوکر فاع باقی رہتا ہے مزاحف کو ازل کہتے ہیں +

(۲۱) جبّ - بفتح جیم و تشدید باء موحدہ لغوی معنی خصّی کرنا - اصطلاح میں دو سبب مفاعیلن کا گرا دینا ہے کہ مفا باقی رہا فعَل بجائے اسکے رکھا گیا - مزاحف کو مجبوب کہتے ہیں +

(۲۲) بَتر - بفتح باء و سکون تاء قرشت و راء مہملہ لغوی معنے دنبالہ بریدن اصطلاح میں اجتماع جبّ و خرم کو کہتے ہیں - مفاعیلن سے عیلن بقاعدہ جب و میم بقاعدہ خرم ساقط ہوکر فا باقی رہا بجائے اسکے فع رکھا گیا مزاحف کو ابتر کہتے ہیں + زحافات کا مفصّل بیان ہوچکا بحروں میں اور واضح ہوگا +

باب دوم

بحر کے بیان میں

بحر بمعنی دریا - اصطلاح عروضیان میں اس کلام موزوں سے مراد ہے جو چند انواع اشعار پر مشتمل ہو - چونکہ دریا میں بہت طرح کی اشیاء مثل دُر و مرجان وغیرہ ہوتے ہیں - دریا کی مشابہت سے بحر نام رکھا گیا - یعنے وجہ مشابہت یہ بیان کرتے ہیں کہ جسطرح دریا میں گر کر کوئی شخص حیران و پریشان ہوتا ہے اسی طرح بحر اشعار میں بوجہ تغیرات ارکان عروض وغیرہ ہر شخص حیران و پریشان

ہوتا ہے پس اس مشابہت سے بحر نام رکھنا موزوں ہوا +

بحر صرف آٹھ رکن سے بنائی گئی ہیں جنکا بیان باب اوّل فصل اوّل میں ہو چکا ہے اور انہیں کے مجموعہ سے انیس ۱۹ بحر بنائی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں +

۱ طویل ۲ مدید ۳ بسیط ۴ وافر ۵ کامل ۶ ہزج ۷ رجز ۸ رمل ۹ منسرح ۱۰ مضارع ۱۱ مقتضب ۱۲ مجتث ۱۳ سریع ۱۴ جدید ۱۵ قریب ۱۶ خفیف ۱۷ مشاکل ۱۸ متقارب ۱۹ متدارک +

یعنے ۱ طویل ۲ مدید ۳ بسیط ۴ وافر ۵ کامل خاص عرب میں مستعمل ہیں اور تین بحر ۱ جدید ۲ قریب ۳ مشاکل خاص عجم میں مستعمل ہیں اور باقی مشترک ہیں +

بحر دو قسم کے ہیں اوّل مفردہ جو ایک رکن سے بنائی جائیں مثلاً فعولن ہشت بار۔ دوم بحر مرکبہ جو ایک یا زیادہ رکن سے بنائی جائے مثلاً مضارع مفاعیلن فاعلاتن چار بار +

فصل اول بحر ہزج کے بیان میں

(۱) بحر ہزج مثمن سالم۔ وزن یہ ہے مفاعیلن ہشت بار +

مثمن سالم آمد یاد ایں بحر ہزج را رکن		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر کو ہزج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنے ہزج کے آواز ترنم خوشگوار کے ہیں۔ اہل عرب اکثر اشعار جو خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے ہیں اسی بحر میں پڑھتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ہزج کی معنی آواز پھیرنے کے ہیں اور چونکہ اس بحر میں رکن اول وتد مجموع ہے اور بعد اس کے دو سبب خفیف اور اس سے آواز کی درازی اور پھیرنے میں مدد ملتی ہے اس سبب

سے ہزج نام رکھا گیا۔ سالم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے رکن سالم ہیں اور کوئی زحاف و تغیر واقع نہیں ہوا۔ از **مولف**

ز من با آنکہ جز کار صواب اصلا نمی آید
بپیش او خطا دارم چہ سازم چون کنم یارب

تقطیع۔ ز من با آ مفاعیلن۔ کہ جز کارے مفاعیلن۔ صوا بصلا مفاعیلن نمی آید مفاعیلن ✱ بپیشے او مفاعیلن۔ خطا دارم مفاعیلن۔ چہ سازم چو مفاعیلن۔ کنم یارب مفاعیلن ✱

(۲) **بحر ہزج مثمن مسبغ**۔ وزن یہ ہے ✱

مثمن گر مسبغ شد ہزج وزنش بود آسان
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ رکن آخر کے سبب خفیف میں الف زیادہ ہوا اور مفاعیلان بنایا گیا مولف

چہ میگوئی سخن ہر جا فروغ از بزم میخواران
بترس از مکر شیخ و زاہد و عزم ریاکاران

تقطیع۔ چہ میگوئی مفاعیلن۔ سخن ہر جا مفاعیلن۔ فروغز بز مفاعیلن۔ می خواران مفاعیلان ✱ بترسز مک مفاعیلن۔ رشیخو زا مفاعیلن۔ ہدو عزمے مفاعیلن۔ ریاکاران مفاعیلان ✱

(۳) **بحر ہزج مثمن مقبوض**۔ وزن یہ ہے مفاعلن ہشت بار ✱

ہزج مثمن است و ہر رکن او ز قبض گشت
مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن گرا دیا گیا اور مفاعلن باقی رہا۔ **مولف**

بیا کہ بوسہ بر لبت زنم ز شوق می خورم
کہ خوف تو ز دل برم جفا کنی و یا کرم

تقطیع۔ بیا کہ بو مفاعلن۔ سہ بر لبت مفاعلن زنم زشو مفاعلن۔ قمے خورم مفاعلن ✱ کہ خوف تو مفاعلن زدل برم مفاعلن۔ جفا کنی مفاعلن۔ و یا کرم مفاعلن

(۴) بحر ہزج مثمن مقبوض مسبغ ۔ وزن یہ ہے +

ہزج مثمن و مقبوض ہم مسبغ بخواں
مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن مفاعیلن کا گرا دیا گیا مفاعلن باقی رہا ۔ اور حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن مفاعیلن کے مابین الف بڑھا کر مفاعلان بنا یا گیا ۔ از مولف

ز فیض تجربتی چساں فروغ گشت نسیم جاں
نظر بجام و شیشہ ماند و جان جسم شد نہاں

تقطیع ۔ ز فیض کرے مفاعلن ۔ خنکی چساں مفاعلن ۔ فروغ گش مفاعلن ۔ ت نسیم جاں مفاعلان + نظر بجا مفاعلن ۔ م شیش ما مفاعلن ۔ ند و جاں جس مفاعلن ۔ م شد نہاں مفاعلان +

(۵) بحر ہزج مثمن اشتر ۔ وزن یہ ہے +

گر ہزج مثمن شد رکن او تو اشتر کن
فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

حسب قاعدہ شتر مفاعیلن سے میم و یا دور کر کے فاعلن باقی رکھا گیا + مولف

جام مے بدو خوردم بوسہ بر لبش دادم
خوف او ز دل بردم خود ز بیخودی شادم

تقطیع ۔ جام مے فاعلن ۔ بدو خردم مفاعیلن ۔ بوس بر فاعلن ۔ لبش دادم مفاعیلن + خوف او فاعلن ۔ ز دل بردم مفاعیلن ۔ خدز بے فاعلن خدی شادم مفاعیلن +

(۶) بحر ہزج مثمن اشتر مسبغ ۔ وزن یہ ہے +

از ہزج مثمن کن اشتر و مسبغ خواں
فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن میں الف ازدیاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا + مولف

رُوئے او چو من دیدم حال من پریشاں گشت
آئینہ بہ پیش او از قفا شدم حیران

تقطیع - روسے او فاعلن - چُوں دیدم مفاعیلن - حال من فاعلن - پریشا گشت مفاعیلان ÷ آئنہ فاعلن - پیشے او مفاعیلن - از قفا فاعلن - شدم حیراں مفاعیلاں ÷

(۷) بحر ہزج اخرب - وزن یہ ہے -

شد بحر ہزج اخرب گویم بیادش کن
مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

حسب قاعدہ خرب میم و نون مفاعیلن کا ساقط ہو کر فاعیل رہ جائے اسکے رکن ہموزن مفعول رکھا گیا۔ کیونکہ قاعدہ عروضیان ہے کہ رکن غیر مستعمل کے بجائے رکن مستعمل رکھتے ہیں۔ از مولف۔

در دہر بسے گشتم گلزار جہاں دیدم
گلزار پُر از خار و از خار گلے چیدم

تقطیع - در دہر مفعول - بسے گشتم مفاعیلن - گلزار مفعول - جہاں دیدم مفاعیلن ÷ گلزار مفعول - پُر از خار و مفاعیلن - از خار مفعول - گلے چیدم مفاعیلن

(۸) بحر ہزج مثمن اخرب مسبغ - وزن یہ ہے ÷

بحر ہزج اخرب شد تسبیغ کن و برخوان
مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ سبب خفیف آخر رکن میں الف ایزاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا - از مولف

شد یار و لے از پس در بزم عدو رفتیم
بینیم چہ مے گردد ذکرے ز نگہ بازاں

تقطیع - شد یار مفعول - و لے از پس مفاعیلن - در بزم مفعول - عدو رفتیم مفاعیلاں ÷ بینیم مفعول - چہ مے گردد مفاعیلن - ذکرے ز مفعول - نگہ بازاں مفاعیلاں ÷

(۹) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ وزن یہ ہے۔

اخرب شد و مکفوف و بہ محذوف ہزج گشت
مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بقاعدہ خرب مفعول و بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فعولن ہوا۔ از مولف

از چرخ ستم ہا و ہم از یار جفائے
از پیر و جوان چشم نداریم وفائے

تقطیع۔ از چرخ مفعول۔ ستم ہا و مفاعیل۔ ہم از یار مفاعیل۔ جفائے فعولن ؎ از پیر مفعول۔ جو اچشم مفاعیل۔ نداریم مفاعیل۔ وفا اے فعولن ؎

(۱۰) بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

اخرب شد و مکفوف و ز مقصور چہ تفصیل
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مفاعیلن سے بقاعدہ خرب مفعول ہوا اور حسب قاعدہ کف مفاعیل بضم لام اور حسب قاعدہ قصر مفاعیل بسکون لام ہوا۔ از مولف

گفتیم سخن ہائے گل و مل بتو اے رند
در بزم حریفان سخن راز نگوئیم

گفتیم مفعول۔ سخن ہائے مفاعیل۔ گل و مل۔ بہ مفاعیل۔ تُ اے رند مفاعیل۔ ما در بزم مفعول۔ حریفاں مفاعیل۔ سخنے راز مفاعیل۔ نگوئیم مفاعیل ؎

(۱۱) بحر ہزج مثمن مکفوف محذوف۔ وزن یہ ہے۔

ہزج گشتہ چو مکفوف و چو محذوف نظر کن
مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن

رکن مفاعیلن بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف فعولن بنایا گیا۔ از مولف

مراد اد چو یک جام و نظر کرد سوئے من
کسے دید و کسے مرد زہے نرگس گلشن

تقطیع۔ مراداد مفاعیل۔ چو یک جام مفاعیل۔ نظر کرد مفاعیل۔ سوئے من

فعولن کجے دید مفاعیل کسے مرد مفاعیل زہے نرگس مفاعیل نگ

(۱۲) بحر ہزج مثمن مکفوف مقصور وزن یہ ہے

ہزج گشتہ چو مکفوف وچہ مقصور بہ تفصیل   مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مفاعیلن بقاعدہ کف مفاعیل بضم لام و بقاعدہ قصر مفاعیل بسکون لام دا

دلم اے شدہ از زندگی خویش بیزار   مؤلف   ستم کرد مرا برد سوئے خانہ لدا

تقطیع۔ دلم اے مفاعیل شدہ از زند مفاعیل۔ گئی خیش مفاعیل۔ چ بیزا
مفاعیل۔ ستم کر مفاعیل۔ مرا برد مفاعیل۔ سوئے خان مفاعیل۔ یلدا مفاعیل

(۱۳) بحر ہزج مسدس سالم وزن یہ ہے۔ مفاعیلن شش بار

ہزج گشتہ مسدس سالم از یہ کن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مؤلف

زخوبی اے ب چشمش سُفتنم گوہر   قلم از شاخ نرگس جستنم بہتر

تقطیع۔ زخوبی ا مفاعیلن۔ ب چشمش سف مفاعیلن۔ تنم گوہر مفاعیلن۔
قلم از شا مفاعیلن۔ خ نرگس جس مفاعیلن۔ تنم بہتر مفاعیلن ◆

(۱۴) بحر ہزج مسدس مسبغ۔ وزن۔

ہزج آمد مسدس ہم مسبغ خواں   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعیلن سے مفاعیلان بنایا گیا۔ از مؤلف۔

کشادی زلف مشکیں بر رخ تاباں   پریشاں شانہ شد آئینہ شد حیراں

تقطیع۔ کشادی زل مفاعیلن۔ فِ مشکی بر مفاعیلن۔ رخے تاباں مفاعیلان
پریشاں شا مفاعیلن۔ نہ شد آ ای مفاعیلن۔ نہ شد حیراں مفاعیلان ◆

(۱۵) بحر ہزج مسدس مقصور۔ وزن۔

ہزج مقصور و شش رکن تفصیل | مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

عروض و ضرب مقصور باقی ارکان سالم ہیں۔ از مولف (از سراپائے شیخ)

بشب ہا میکشد از درد و غم آہ | ز عشق ماہرویاں گشتہ آگاہ

تقطیع۔ بشب ہامی مفاعیلن۔ کشد از در مفاعیلن۔ و غم ااہ مفاعیل۔
ز عشقے ما مفاعیلن۔ ہرویاگش مفاعیلن۔ ت آا گاہ مفاعیل۔

(۱۶) بحر ہزج مسدس محذوف۔ وزن۔

مسدس شد ہزج محذوف باہم کن | مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس بحر میں عروض و ضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم۔ از مولف (از سراپا شیخ)

دو ابروہائے او پیوستہ باہم | ہلال غرۂ ماہ محرم

تقطیع۔ وابروہا مفاعیلن۔ یاو پیوس مفاعیلن۔ تباہم فعولن۔
ہلالے غر مفاعیلن۔ رای ماہی مفاعیلن۔ محررم فعولن۔

(۱۷) بحر ہزج مسدس مکفوف۔ وزن۔

ہزج از کف و مقصور تفصیل | مفاعیل مفاعیل مقاعیل

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں۔ از مولف۔

چہ از وصف دہان تو بگویم | چو عنقا است نشانش چہ بجویم

تقطیع۔ چہ از وصف مفاعیل۔ دہانے ت مفاعیل۔ بگویم مفاعیل۔
چعنقاس مفاعیل۔ نشانش چ مفاعیل۔ بجویم مفاعیل۔

(۱۸) بحر ہزج مسدس مکفوف محذوف۔ وزن۔

ہزج کفت شد و ہم حذف ہم کن
مفاعیل مفاعیل فعولن

مفاعیل مکفوف فعولن محذوف ہے۔ از مولف

چو از لطف بمن یار نشیند
نگر چشم عدو ہیچ نہ بیند

تقطیع۔ چو از لطف مفاعیل۔ بمن یار مفاعیل۔ نشیند فعولن۔
نگر چشم مفاعیل۔ عدو ہیچ مفاعیل۔ نہ بیند فعولن۔

(۱۹) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض۔ وزن۔

اخرب شد و قبض ہم ہزج را کن
مفعول مفاعلن مفاعیلن

اس بحر میں مفعول اخرب مفاعلن مقبوض ہیں۔ مولف

از بادہ ناب ساغر آوردی
وز رنج خزاں غم دلم بردی

تقطیع۔ از باد مفعول۔ ہ ناب سا مفاعلن۔ غر آوردی مفاعیلن۔
وز رنج مفعول۔ خزاں غمے مفاعلن۔ دلم بردی مفاعیلن۔

(۲۰) بحر ہزج مسدس و اخرب مقبوض مسبغ۔ وزن

اخرب شد و قبض و ہم مسبغ خواں
مفعول مفاعلن مفاعیلاں

مفعول اخرب مفاعلن مقبوض اور مفاعیلان مسبغ ہے۔ از مولف۔

افتادہ بروے تو نظر ایجان
دیدیم ز شان او رخ تابان

تقطیع۔ افتا د مفعول۔ بروے تو مفاعلن۔ نظر اے جاں مفاعیلاں۔
دیدیم مفعول۔ ز شان او مفاعلن۔ رخے تاباں مفاعیلاں۔

(۲۱) بحر ہزج مسدس مقبوض مقصور۔ وزن

قبض اخرب و قصر کن بتعجیل
مفعول مفاعلن مفاعیل

اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب اور حشو مقبوض اور عروض و ضرب مقصور ہے-

جُز درو تباں بدل ندارم | ازمولف | رحم از بت خویش خواستگارم

تقطیع- جُز درد مفعول- تبا بدل مفاعلن ندارم مفاعیل- رحم ازبت مفعول- تخویش خا مفاعلن- ستگارم مفاعیل-

(۲۲) بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف- وزن

اخرب شد و قبض و حذف ہم کن | | مفعول مفاعلن فعولن

اس بحر میں عروض و ضرب محذوف صدر و ابتدا اخرب اور حشو مقبوض ہیں-

از مہر فلک خبر ندارم | ازمولف | جز روئے تو در نظر ندارم

تقطیع- از مہر مفعول- فلک خبر مفاعلن ندارم فعولن- جز روے مفعول تو در نظر مفاعلن- ندارم فعولن-

(۲۳) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر مقصور- وزن

خرم و شتر و ز قصر تفصیل | | مفعولن فاعلن مفاعیل

صدر و ابتدا اخرم عروض و ضرب مقصور اور حشو اشتر ہیں- ازمولف-

ہمدم از من شود گریزاں | | مے باشم از غم اشک ریزاں

تقطیع- ہمدم از مفعولن- من شود فاعلن- گریزاں مفاعیل-
مے باشم مفعولن- از غمش فاعلن- گریزاں مفاعیل-

(۲۴) بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف- وزن

اخرم اشتر بحذف ہم کن | | مفعولن فاعلن فعولن

صدر و ابتدا اخرم عروض و ضرب محذوف حشو اشتر ہیں- ازمولف-

باھن ہمخواب سیمبر شد | جامے نوشید و بے خبر شد

تقطیع - باھن ہم مفعولن - خاب سی فاعلن - مبر شد فعولن - جامے نو مفعولن - شید بے فاعلن - خبر شد فعولن -

بحر ہائے نمبر ۲۰ لغایت ۲۴ ایک ہی وزن میں شمار کیجاتی ہیں - ایک بحر میں ایک مصرع اور دوسری بحر میں دوسرا مصرع لکھنا درست او موزوں سمجھا جاتا ہے +

(۲۵) بحر ہزج مسدس صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب اخرم محذوف - وزن

از اخرب اخرم حذف بکن | مفعول مفاعیلن فعلن

بعض اس بحر کے وزن کو دو چند لکھتے ہیں - وزن یہ ہے -- مفعول مفاعیلن فعلن - مفعول مفاعیلن فعلن - دو بار - مگر فارسی میں قلیل الاستعمال ہے - فعلن ہشت باری - یہی وزن ہوتا ہے - از مؤلف

باھن چکنی ایجاں سمتے | ایکدم تو بکین باھن کرے

تقطیع - باھن چ مفعول - کنی ایجا مفاعیلن - سمتے فعلن - یکدمت مفعول - بکین باھن مفاعیلن - کرے فعلن -

فصل دوم بحر رجز کے بیانیں

رجز - بفتح راء مہملہ و فتح جیم و سکون زاء معجمہ بمعنی اضطراب و سرعت - معرکہ ہائے جنگ و مردانگی و فخر کے وقت اہل عرب اس وزن میں اشعار کہتے ہیں - چونکہ ایسے اوقات میں سرعت و اضطراب واقع ہوتا ہے - لہذا اس بحر کا نام رجز مناسب ہے

اور بعض کہتے ہیں کہ رجز بفتح راء مہملہ و سکون جیم اُس شتر کو کہتے ہیں جو بوقت رفتار کانپتا ہے۔ چونکہ اس بحر میں دو سبب خفیف اور بعد ہر حرکت کے سکون واقع ہوتا ہے لہذا رجز نام رکھا گیا۔

(١) بحر رجز مثمن سالم۔ وزن مستفعلن ہشت بار۔

بحر رجز از من شنو سالم مثمن شد سخن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

از مؤلف

از پند اے ناصح بس تا چند میگوئی سخن
دل از من و ناخن ز من دست از من و دامن ز من

تقطیع۔ از پند اے مستفعلن۔ ناصح بس مستفعلن۔ تا چند مے مستفعلن۔ گوئی سخن مستفعلن۔ دل از منو مستفعلن۔ ناخن زمن مستفعلن۔ دستز منو مستفعلن۔ دامن زمن مستفعلن۔

(٢) بحر رجز مثمن مذال۔ وزن۔

بحر رجز سالم مثمن شد مذال از من عیاں
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان

مستفعلن سے مستفعلان بقاعدہ اذالت بنایا گیا۔ از مؤلف۔

در بزم اعدا میروم خواہم کہ مے نوشم بیار
آب خضر باشد مرا یک جام از دست نگار

تقطیع۔ در بزم اع مستفعلن۔ دا میروم مستفعلن۔ خاہم کمی مستفعلن۔ نوشم بیار مستفعلان۔ آبے خضر مستفعلن۔ باشد مرا مستفعلن۔ یک جام از مستفعلن۔ دستے نگار مستفعلان۔

(٣) بحر رجز مثمن مطوی۔ وزن مفتعلن ہشت بار

بحر رجز مطوی دہن گفتہ کسے از تو سخن
مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

بقاعدہ طے مستفعلن سے مفتعلن بنایا گیا۔ از مولف۔

چہرۂ زیبائے تو ایجان نظر آمد قمرے	دل بجمالش چو فدا شد چہ قصور از نظرے

تقطیع۔ چہرۂ زے مفتعلن۔ بایت اسے مفتعلن۔ جانظرا مفتعلن۔ مدقمرے مفتعلن۔ دل بجما مفتعلن۔ لش چو فدا مفتعلن۔ شد چہ قصو مفتعلن۔ ر ز نظرے مفتعلن

(۴) بحر رجز مطوی مذال۔ وزن

بحر رجز مطوی و ہم گشتہ مذالی نہ بیاں	مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلان

بقاعدہ اذالت مفتعلن سے مفتعلان بنایا گیا ہے۔ از مولف

لطف و کرم شد ز جہاں مہر و وفا گشتہ نہاں	ظلم و ستم جبر و جفا شد ز تماشائے بتاں

تقطیع۔ لطف کرم مفتعلن۔ شد ز جہا مفتعلن۔ مہر و فا مفتعلن۔ گشت نہاں مفتعلان۔ ظلم ستم مفتعلن۔ جبر جفا مفتعلن۔ شد ز تما مفتعلن۔ شای بتاں مفتعلن

(۵) بحر رجز مطوی مخبون۔ وزن۔

مطوی و خبن شد رجز ہست ہمیں ایں سخن	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

اس بحر میں مفتعلن مطوی ہے اور مفاعلن مخبون۔ از مولف

اے بت پارسائے ما مہر و کرم بما نما	بے تو زئیم تا بکے لطف حیات ما کجا

تقطیع۔ اے بت پا مفتعلن۔ رسائے ما مفاعلن۔ مہر کرم مفتعلن۔ بما نما مفاعلن۔ بے تو زئی مفتعلن۔ م تا بکے مفاعلن لطف حیا مفتعلن تما کجا مفاعلن۔

(۶) بحر رجز مطوی مخبون مسبغ۔ وزن

بحر رجز مطوی او خبن و تسبیغش بجو ہاں	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعلن سے مفاعلان بنایا گیا۔ از مولف

تیز نگاہ در دلم ظلم و جفائے تو بجاں
غم نخورم ز جور تو مہر تو در دلم نہاں

تقطیع۔ تیز نگاہ مفتعلن۔ ہ در دلم مفاعلن۔ ظلم جفا مفتعلن۔ یتو بجاں مفاعلان
غم نخورم مفتعلن۔ ز جور تو مفاعلن۔ مہر تو در مفتعلن۔ دلم نہاں مفاعلان۔

(۷) بحر رجز مثمن مخبون و مطوی۔ وزن

بخبن و طی من حکیم کہ شد رجز ہم سخن
مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن

ز ظلم او شکوہ چرا ز جور او یاد مکن
از مؤلف
بیا ببیں از کرمش ز لطف او ہم چہ سخن

تقطیع۔ ز ظلم او مفاعلن۔ شکوہ چرا مفتعلن۔ ز جور او مفاعلن۔ یاد مکن مفتعلن
بیا ببی مفاعلن۔ از کرمش مفتعلن۔ ز لطف او مفاعلن۔ ہم چہ سخن مفتعلن۔

(۸) بحر رجز مخبون و مطوی مسبغ۔ وزن۔

ببیں رجز خبن و طی مسبغی گشتہ عیاں
مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلان

بقاعدہ تسبیغ مفتعلن سے مفتعلان بنایا گیا۔ مؤلف

بیا ببیں کہ کرشمے کشد ز من تاب و تواں
کنند خون روز و شب زلف و رخ ماہ رخاں

تقطیع بیا ببیں مفاعلن۔ کہ کرشمے مفتعلن، کشد ز من مفاعلن۔ تاب تواں مفتعلان۔ کنند خو مفاعلن۔ روز و شب مفتعلن۔ ز زلف رخ مفاعلن ماہ رخاں مفتعلان۔

(۹) بحر رجز مسدس سالم۔ وزن مستفعلن شش بار۔

باشد رجز سالم مسدس در سخن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن

از مؤلف

تا صبح بیا باہم خوش چوں برگ گل
با جام جمشید از دست لب کجا جام گل

تقطیع۔ ناصح بپی مستفعلن۔ یکدم خش مستفعلن۔ چو برگ گل مستفعلن۔ با چشمی
مستفعلن۔ وز دست او مستفعلن۔ یک جام مل مستفعلن۔

(۱۰) بحر رجز مسدس مذال۔ وزن

بحر رجز باشد مذال اے دوستاں		مستفعلن مستفعلن مستفعلان

بقاعدہ مذال مستفعلن سے مستفعلان بنایا گیا۔ از مولف

یکدم چہ بینی ناصحا روئے بتاں		آگہ شوی از حالت دردِ نہاں

تقطیع۔ یکدم چہ بی مستفعلن۔ نے ناصحا مستفعلن۔ روئے بتاں مستفعلان۔
اآگہ شوی مستفعلن۔ از حالتے مستفعلن۔ دردے نہاں مستفعلان۔

(۱۱) بحر رجز مسدس مطوی۔ بوزن مفتعلن شش بار

گشتہ رجز طی و شدہ لطفِ سخن		مفتعلن مفتعلن مفتعلن
باد گراں از تو وفا خواستن نبود		وز تو با جور و جفا خواستن نبود

تقطیع۔ باد گرا مفتعلن۔ از توفا مفتعلن۔ خشن نبود مفتعلن۔
وز تبا مفتعلن۔ جور جفا مفتعلن۔ خشن نبود مفتعلن۔

(۱۲) بحر رجز مسدس مطوی مذال۔ وزن

بحر رجز طی بود مذالش تو بخواں		مفتعلن مفتعلن مفتعلان
گشتہ بمن آفتِ دل عشق بتاں	مؤلف	شد ز من آں صورت دلکش چنہاں

تقطیع۔ گشت بمن مفتعلن۔ آفت دل مفتعلن۔ عشق بتاں مفتعلان۔
شد ز من آ مفتعلن۔ صورت دل مفتعلن۔ کش چنہاں مفتعلان۔

(۱۳) رجز مسدس مخبون۔ مفاعلن شش بار۔ وزن

بیا کہ شد رجز مخبن و رسخن		مفاعلن مفاعلن مفاعلن

حسب قاعدہ خبن مستفعلن سے مفاعلن بنایا گیا - از مولف

دمے ببیں ستم ز تو وفا زما		جفا و ظلم تا کجا کرم نما

تقطیع - دمے ببی مفاعلن ستم ز تو مفاعلن - وفا زما مفاعلن - جفا و ظل مفاعلن - متا کجا مفاعلن - کرم نما - مفاعلن -

(۱۴) بحر رجز مسدس مخبون و مذال - وزن

رجز مخبن کن مذال و ہم بخواں		مفاعلن مفاعلن مفاعلان

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعلن سے مفاعلان بنایا گیا - از مولف

رخ و جمال خود زما بکن نہاں		نہ ایں حجاب خوش بود ز عاشقاں

تقطیع - رخو جما مفاعلن - لخود زما مفاعلن - بکن نہاں مفاعلاں -
نہ ایں حجا مفاعلن - بخش بود مفاعلن - ز عاشقاں مفاعلاں -

اس بحر کو ہزج مسدس مقبوض مسبغ اور بحر نمبر ۱۳ کو ہزج مسدس مقبوض بھی کہہ سکتے ہیں - اور اسی طرح ہزج مثمن مقبوض یعنے مفاعلن ہشت بار کو رجز مثمن مخبون بھی کہہ سکتے ہیں - قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک وزن دو بحروں سے مستخرج ہو تو جس بحر سے اسکا وزن بآسانی لیا جا سکے اس بحر سے لینا مناسب ہے در حقیقت مفاعلن کو مفاعیلن سے لینا آسان ہے - بہ نسبت اس کے کہ مستفعلن سے لیا جاوے - پس اس وزن کا مثمن ہزج سے اور مسدس بحر رجز سے نکالا گیا ہے +

فصل سوم بحر رمل کے بیان میں

رمل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ طریقہ اس وزن میں واقع ہے۔ پس اس بحر کا نام رمل کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل رملان سے اخذ کیا گیا اور رملان بفتح را مہملہ و میم بمعنی دویدن شتر۔ پس چونکہ رکن کے آخر میں سبب خفیف ہے اور جب سبب خفیف کے جلد زبان سے ادا ہو جاتا ہے لہذا رمل رکھا گیا۔

۱) بحر رمل مثمن سالم - وزن فاعلاتن ہشت بار - از مولف

از رمل سالم مثمن من چگویم در سخن کن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
گوشۂ زندان زجنت ہم بود با یار خوشتر		بزم رنداں ہم نہ بزم زاہد بیخوار خوشتر

تقطیع - گوش اے زن فاعلاتن - وا زجنت فاعلاتن - ہم بود با فاعلاتن - یار خش تر فاعلاتن - باقی بہیں طور -

۲) بحر رمل مثمن مسبغ - وزن

شد رمل سالم مثمن ہم بہ تسبیغ است ای جان		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان

حسب قاعدہ تسبیغ فاعلاتن آخر رکن میں مابین سبب خفیف الف زیادہ کر کے فاعلاتان بنایا گیا اور فاعلیان بجائے اسکے رکھا گیا اس وجہ سے کہ تار تانیث کلمہ میں واقع نہیں ہوتی - اس وزن میں عروض و ضرب مسبغ اور باقی ارکان سالم اور اسی طرح سے فعلاتن یا فعلیان ہوتا ہے - مؤلف

روئے تو ماہ منور ابرواں شمشیر خمدار		صورت شق القمر ہم شد عیاں از مہر و خلد

تقطیع - روئے تو ما فاعلاتن - ہے منوور فاعلاتن - ابرواں شم فاعلاتن - شیر خمدار فاعلیان باقی بہیں طور -

(۳) بحر رمل مثمن مخبون - وزن فعلاتن ہشت بار

زرمل ہست مثمن مگر ایجاں جنبش کن		فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
بسوئے بزم رقیباں مکن ابدل تنگاہے	مؤلف	کہ ز اعدا نبود چشم وفائے بتو گاہے

تقطیع۔ بسوئے بز فعلاتن - مرقیباں فعلاتن - مکنی دل فعلاتن - تنگاہے فعلاتن - باقی ہمیں طور۔ بعضے اس بحر و بحر نمبر ۵ کو بجائے آٹھ رکن کے سوا رکن بھی استعمال کرتے ہیں جیسے فعلاتن فعلاتن فعلاتن - فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن - دو بار - مثال از عصمت اللہ بخاری ؎

رنگ رخسار دو گیسو و خط و خد و قد و عارض و خال لب اے سرو پریدہ سمن
شفق و کوکب شام و سحر و طوبے و گلزار بہشت ست و ہلال و طرف چشمہ کوثر

یہ شعر بحر نمبر ۵ میں ہے

تقطیع۔ رنگ و رخسا فاعلاتن - ر دو ری گو فعلاتن - خط و خد فعلاتن - و قد و ع فعلاتن - رض خال لے فعلاتن - لبے سر فعلاتن - و پریدہ فعلاتن - سمن بر فعلاتن - باقی ہمیں نمط۔

(۴) بحر رمل مثمن مخبون مسبغ - وزن -

چو کسی جنبت بہ تسبیح رمل را شو آساں		فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان
بتکلم چو کشائی دہن نازک خنداں	مؤلف	شودم بر دل مجروح چہ مرہم زتو لیجاں

تقطیع - بتکلم فعلاتن - چکشائی فعلاتن - دہنے نا فعلاتن - زک خنداں فعلیان - باقی ہمیں طور۔

(۵) بحر رمل مثمن سالم و مخبون - وزن -

از رمل سالم و مخبون و مثمن بسجن کن		فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
گر توائی بچمن سیر گلشن بود از من	مولف	گاہ گل چینی و گہ سنبل و گہ برگ سوسن

تقطیع۔ گر تواے فاعلاتن۔ بچمن سے فعلاتن۔ رنگلشن فعلاتن۔ بود زمن فعلاتن باقی ہمیں طور۔

(۶) بحر رمل مثمن سالم مخبون مسبغ۔ وزن

شد رمل سالم و مخبون مسبغ ہمیں سان		فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان
من ز زخم جگر خویش پریشان شدم افسوس	مولف	مرہم زخم تو داری چہ دریغ از من بوئیں

تقطیع۔ من ز زخمے فاعلاتن۔ جگرے خے فعلاتن۔ شپریشا فعلاتن۔ شدم افسوس فعلیان۔ باقی ہمیں طور۔ ہر بحور مندرجۂ بالا میں اگر صدر و ابتدا بجائے فاعلاتن کے فعلاتن ہوں تو اوزان شعر میں ناموزونیت کا خیال نہیں ہوتا۔

(۷) بحر رمل مثمن مقصور۔ وزن

یاد کن بحر رمل مقصور را از التفات		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

حسب قاعدہ قصر فاعلاتن سے فاعلات رہا۔ مولف

دوست در دنیا نباشد جستجویش شد فضول		بیغرض ناصح چو باشد مطلبم گردد حصول

تقطیع۔ دوس در دن فاعلاتن۔ یا نباشد فاعلاتن۔ جستجویش فاعلاتن۔ شد فضول فاعلات۔ باقی ہمیں طور۔

(۸) بحر رمل مثمن محذوف۔ وزن

بشنو از بحر رمل محذوف گردد در سخن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنایا گیا۔ یعنی سبب خفیف آخر رکن کا ساقط

کرکے فاعلا رکھا گیا فاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا۔ ازمولف۔

کم شد از زلفش بود طول شبِ ہجران ما
ہاں اگر آں سرو قد باشد شبے مہمان ما

تقطیع۔ کم شد از زل فاعلاتن۔ فش بود طو فاعلاتن۔ لے شبے ہج فاعلاتن۔ ران ما فاعلن۔ باقی بہمیں طور۔

(۹) بحر رمل مثمن مشکول سالم الضرب والعروض۔ وزن

رمل مثمن آمد تو بہ شکل در سخن کن
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

حسب قاعدۂ شکل یعنے باجتماع خبن و کف فاعلاتن سے فعلات بنایا گیا اور عروض و ضرب یعنی ہر دو رکن آخر مصرعہ کے سالم ہیں۔ ازمولف

نشود کسے پشیماں چو وفا کند سخن را
تو زمن چہ وعدہ کردی بکشا دمی و مہر را

تقطیع۔ نشود ک فعلات۔ سے پشیما فاعلاتن۔ چو وفا ک فعلات۔ ند سخن را فاعلاتن۔ باقی بہمیں طور۔ اس بحر میں چار رکن مشکول اور چار رکن سالم ہیں۔

(۱۰) بحر رمل مشکول مسبغ۔ وزن۔

چہ ز شکل و ہم مسبغ رمل مثمن ایجان
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلیان

اس بحر میں عروض و ضرب مسبغ ہیں یہ بحر کثیر الاستعمال ہے۔ ازمولف

بجہاں چہ فخر خواہی تو وفای عہد بگزار
ز فروغ وعدہ کردی بگذر ز بزم اغیار

تقطیع۔ بجہاں چ فعلات۔ فخر خواہی فاعلاتن۔ تو وفاے فعلات۔ عہد بگزار فاعلیان۔ باقی بہمیں طور۔

(۱۱) بحر رمل مثمن سالم مخبون مشہور۔ وزن

شد رمل سالم و مخبون ز تو مہر است نکات
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

چشم خورشید چہ بیند رخ انور زنگاہ
دیدہ ام زلف و رخ یار بہ است از شب ماہ

تقطیع - چشم خورشی فاعلاتن - د چہ بیند فعلاتن - رخ انور فعلاتن - زنگاہ فعلات

باقی بہمیں طور

(۱۲) بحر رمل مثمن مخبون محذوف - وزن -

شد رمل سالم و مخبون و یحذف بسخن
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (بکسر عین)

فعلاتن مخبون کو محذوف کرنے سے فعلن بکسر عین یا فاعلن محذوف کو خبن کرنے سے فعلن بکسر عین ہوتا ہے - از مولف

یار در فکر کہ بیداد کنم یا نکنم
من بہ تشویش کہ فریاد کنم یا نکنم

تقطیع - یار در فک فاعلاتن - ر کہ بیدا فعلاتن - د کنم یا فعلاتن نکنم فعلن

باقی بہمیں طور

(۱۳) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - وزن

شد رمل سالم و مقطوع و زخبن از تمکین
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

حسب قاعدہ خبن فعلاتن و حسب قاعدہ قطع فعلن بسکون عین ہوا - از مولف

ما نرفتیم سوئے بزم رقیباں نگہے
لیکن از یار چہ سازم کند احساں گہے

تقطیع - ما نرفتے فاعلاتن - سوئے بز فعلاتن - م رقیبا فعلاتن - گہے فعلن

باقی بہمیں طور

(۱۴) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - وزن

مخبون و مقطوع و مسبغ است از بیان ما
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

فعلن مقطوع کو بقاعدہ تسبیغ فعلان بنایا گیا - از مولف

نیست از غیر ور بیجا ز کرم بادہ بنوش		لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

تقطیع - نیس از غیرے فاعلاتن - رور بیجا فعلاتن - زکرم با فعلاتن - دہ بنوش فعلان

باقی بہیں طور - ہر چہار وزن یعنے نمبر ۱۱ لغایت نمبر ۱۴ ہموزن ہیں اجتماع اوزان مذکورہ بالا سے شعر ناموزوں نہیں ہوتا اور اسی طرح پر جس جگہ وزن میں تفاوت سوائے اسکے ہو کہ ایک کا رکن آخر فعلات اور دوسرے رکن کا وزن فعلن اجتماع ان اوزان سے بھی بیت ناموزوں نہیں ہے مثلاً از مؤلف

تا کے از جور فلک دہر نباشد نالاں		نوجوانی ز جہاں رفتہ بجاہ رفتار

مصرعہ اول بحر نمبر ۱۴ و مصرعہ ثانی بحر نمبر ۱۱ میں ہے اور شعر ناموزوں نہیں ہے

(۱۵) بحر رمل مسدس سالم - وزن

شد رمل سالم مسدس در سخن کن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
غیر را با یار دیدن خوش نباشد		خار از گلزار چیدن خوش نباشد

تقطیع - غیر را با فاعلاتن - یار دیدن فاعلاتن - خش نباشد فاعلاتن - باقی

(۱۶) بحر رمل مسدس سالم مسبغ - وزن

شد رمل سالم مسبغ ہم شد ابجان		فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان
از تو جویم مہر و لطف اے ماہ کنعاں	مؤلف	تا کجا جور و ستم از شاہ خوباں

تقطیع - از تجویم فاعلاتن - مہر لطفے فاعلاتن - ماہ کنعاں فاعلیاں - باقی بہیں طو

(۱۷) بحر رمل مسدس مقصور - وزن

گر رمل مقصور باشد در صفات		فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
جستجوئے یار مے باید نمود	مؤلف	بزم دشمن خوار مے باید نمود

تقطیع - جستجو سے فاعلاتن - یار سے با فاعلاتن - یدنمود فاعلات باقی ہمیں طور -

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور - باقی ارکان سالم ہیں

(۱۸) بحر رمل مسدس محذوف - وزن

گر رمل محذوف باشد در سخن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بے تو گلزار جہاں ناخوش بود	مؤلف	سیر گل با یار تنہا خوش بود

تقطیع - بے تگلزا فاعلاتن - رِ جہاں نا فاعلاتن - خش بود فاعلن - باقی ہمیں طو

(۱۹) بحر رمل مسدس مخبون مقصور - وزن

قصر و ہم خبن رمل شد بصفات		فاعلاتن فعلاتن فعلات
صحبت غیر ندارد بتو کار	مؤلف	میکشی خوش بعد و نبود یار

تقطیع - صحبتے غَ فاعلاتن - رندارد فعلاتن - بتو کار فعلات باقی ہمیں طور -

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون اور عروض و ضرب مقصور ہیں -

(۲۰) بحر رمل مسدس مخبون محذوف - وزن -

حذف و مخبون رمل آمد بسخن		فاعلاتن فعلاتن فعلن

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف ہیں - از مؤلف

دشمن دشمن اگر ہست بجو		دشمن دوست بود دشمن تو

تقطیع - دشمن دش - فاعلاتن - من اگر ہس فعلاتن - بجو فعلن - باقی ہمیں طور

(۲۱) بحر رمل مسدس مخبون مقطوع - وزن -

خبن و مقطوع رمل یاد رکن		فاعلاتن فعلاتن فعلن

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع ہیں - از مؤلف -

بداز خود گر تو نہ ظاہر سازی		فکر داری نہ تو از غمازی

تقطیع۔ ساز خدگر فاعلاتن۔ تن ظاہر فعلاتن۔ سازی فعلن۔ باقی بہمیں ط

۲۲۔ بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبغ۔ وزن۔

	خبن و مقطوع مسبغ ایجاں		فاعلاتن فعلاتن فعلاں	

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع مسبغ از مولف

	با تو گویم سخنے اے جاناں		دشمن و دوست نباشد یکساں	

تقطیع با تو گویم فاعلاتن۔ سخنے اے فعلاتن۔ جاناں فعلان باقی بہمیں طو

واضح ہو کہ ہر سہ بحور متذکرہ بالا جنکی تشریح کی گئی ہے دو سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے مرکب ہیں اور حرکات و سکنات ان ہر سہ بحروں کے برابر ہیں لہذا ان کے تقدم و تاخر سے ہر ایک بحر جداگانہ بن جاتی ہے مثلاً فاعلاتن بحر رمل سے بحر ہزج یعنے مفاعیلن اسطرح بنایا جاتا ہے کہ رمل سے وتد مجمو مقدم رکھ کر علاتن فا بنایا گیا اور بجائے اسکے مفاعیلن ہموزن رکھا گیا کہ بحر ہزج ہوتی ہے اور بحر ہزج سے رمل اسی طرح پر تبدیل کرنے سے بن جاتی ہے یعنی لن مفاعی بروزن فاعلاتن ہے رمل سے رجز فاتن علا بروزن مستفعلن یا ہزج سے رجز یعنی عیلن مفا بروزن مستفعلن یا رجز سے رمل تفعلن مس بروزن فاعلاتن یا رجز سے ہزج علن مس تف بروزن مفاعیلن ہے اسکو ہم بغرض سہولیت ایک دائرہ میں لکھتے ہیں تاکہ مبتدی بآسانی سمجھ سکے اس دائرہ مجتلبہ کہتے ہیں اس لیے کہ اجتلاب کے معنی لغوی از جائے بردن ہیں ارکان ان ہر سہ بحور کے دائرہ مختلفہ سے لیے ہیں۔ یعنی مفاعیلن بحر طویل

سے مستفعلن بحر بسیط سے فاعلاتن بحر مدید سے بعضے کہتے ہیں کہ جلب بسکون لام بمعنے بکثرت چونکہ ان ہر سہ بحر کی اوزان بکثرت ہیں لہذا مجتلبہ کہتے ہیں عجم اس دائرہ کو موتلفہ کہتے ہیں اس لئے ان کے رکن آپس میں الفت رکھتے ہیں ❖

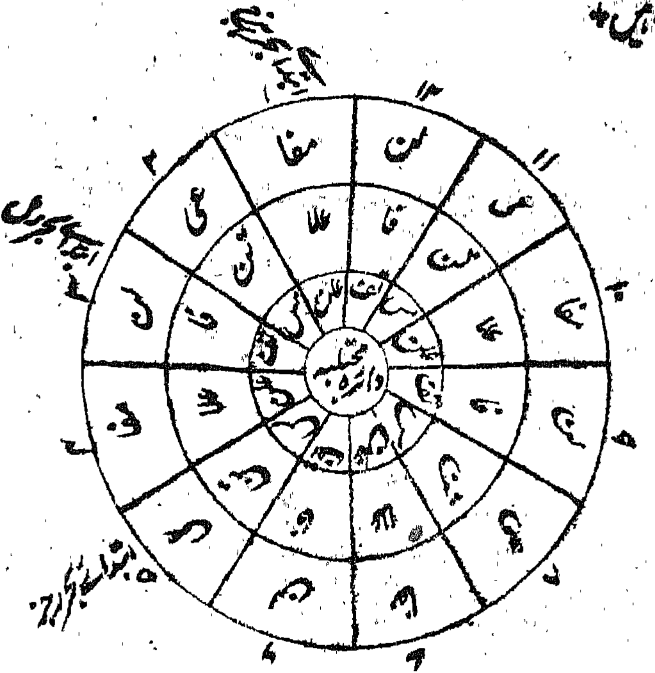

فصل چہارم بحر منسرح کا بیان

منسرح - انسراح لغوی معنی آسانی و روانی ہیں چونکہ اس بحر کی ارکان میں سبب مقدم ہیں وتد پر آسانی سے کیے جا سکتے ہیں۔

(۱) بحر منسرح مثمن سالم - وزن -

سالم مثمن گوئیم در منسرح گو ابیات		مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
از لطف او مے خواہیم یک ساغر مے از یار	مولف	در بیخودی میخواہیم زانو بسر از دل ار

تقطیع - از لطف او مستفعلن - میخواہیم مفعولات - یک ساغرے مستفعلن - مے از یار مفعولات - باقی بہمیں طور -

(۲) بحر منسرح مثمن مکسوف - وزن -

سالم مثمن لیکن از منسرح کسفش کن		مستفعلن مفعولن مستفعلن مفعولن
اس بحر میں مفعولات کو مکسوف کرنے سے مفعولن بنا یا گیا - از مؤلف		
در بزم ما گر آئی با مارخے بکشائی		یک جام مے پیمائی زندہ نمائی مارا

تقطیع - در بزم ما مستفعلن گر آئی مفعولن - با مارخے مستفعلن - بکشائی مفعولن باقی بہمیں طور - ہر دو وزن مندرجہ بالا میں بیت ناموزوں نہوگی -

(۳) بحر منسرح مطوی موقوف - وزن -

منسرح مطوی بیت نیز بوقف است آں		مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلان
شد چمن آں نگار بلبل و گل شد نثار	مؤلف	گشتہ نشاط بہار رفتہ زمان خزاں

تقطیع - شد چمن مفتعلن - آں نگار فاعلان - بلبل گل مفتعلن - شد نثار فاعلان باقی بہمیں طور - بقاعدہ طے مستفعلن سے مفتعلن ہوتا ہے اور حسب قاعدہ طے مفعولات سے واو ساقط ہو کر مفعلات اور بقاعدہ وقف تا مضموم ساکن ہو کر مفعلات ہے کہ فاعلان بجائے اسکے رکھتے ہیں - اس بحر میں چار رکن مطوی اور چار رکن مطوی موقوف ہیں -

(۴) منسرح مثمن مطوی مکسوف - وزن -

منسرح مطوی و نیز مکسوف بکن		مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
من چو روم سوئے تو غیر بتو در سخن	مؤلف	چیست خطایم بگو رخ نہ کنی سوئے من

تقطیع۔ من چہ روم مفتعلن۔ سوئے تو فاعلن۔ غیر بتو مفتعلن۔ در سخن فاعلن۔ باقی بہیں طور۔ بروئے قاعدہ کسف کے تا مفعولات ساقط ہوئی اور بقاعدہ طی واؤ ساقط ہوکر مفعلا باقی رہا۔ پس فاعلن بجائے اُسکے رکھا گیا چونکہ فاعلن مفعولات سے بنایا گیا لہذا اسکو مطوی مکسوف کہتے ہیں۔ اس بحر میں چار رکن مطوی اور چار رکن مطوی مکسوف ہیں۔

(۵) بحر منسرح مطوی مکسوف و مطوی موقوف۔ وزن۔

مطوی مکسوف ہم مطوی و موقوف خواں		مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلان
خال رخت ہمثل کاکل تو بے نظیر	مؤلف	دانہ و دامے ز تو مرغ دل ازنا اسیر

تقطیع۔ خال رخت مفتعلن۔ ہمثل فاعلن۔ کاکل تو مفتعلن۔ بے نظیر فاعلان باقی بہیں طور۔ اس بحر میں حشو مطوی مکسوف اور عروض و ضرب مطوی موقوف ہیں اور اگر برعکس ہوں یعنے حشو مطوی موقوف ہوں اور عروض و ضرب مطوی مکسوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن۔ دربار مثال مؤلف۔

زلف چلیپا کنوں بر رخ انور بود		ہست شب ماہتاب بلطف بساغر بود

تقطیع۔ زلف چلی مفتعلن۔ پا کنوں فاعلان۔ بر رخ ان مفتعلن۔ ور بود فاعلن۔ باقی بہیں طور۔ ہر چہار وزن مندرجہ صدر میں بیت ناموزوں نہ ہوگی۔

(۶) بحر منسرح مطوی مجدوع۔ وزن۔

منسرح از طی [illegible] کن بسنجن فاع		مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع

مفعولات کا واؤ بذریعہ طی گرایا گیا مفعلات رہا فاعلات اس کی جگہ رکھا گیا ہر دو سبب خفیف مفعولات کے بذریعہ قاعدہ جدع گرائے گئے اور تا مفعولات کو ساکن کیا گیا لات باقی رہا فاع ہموزن اس کی جگہ رکھا گیا اگرچہ فعل بھی بجائے فاع کے رکھا جا سکتا ہے لیکن یہ لفظ کسی قدر ثقیل سمجھا گیا اس بحر میں عروض وضرب مجدوع باقی ارکان مطوی ہیں۔ از مؤلف۔

	خال لبست و دگشت زلف سیہ فام		کیست کہ شوریدہ جہاں شد بجز دام	

تقطیع۔ خال لبست مفتعلن۔ ودگشت فاعلات زلف سیہ مفتعلن۔ فام فاع باقی یہی نوع۔ اور اگر صدر و ابتدا مطوی ہوں اور عروض وضرب مجدوع اور حشو مطوی و مکسوف ہوں تو وزن یہ ہوگا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع۔ مثال

برخ خود پردہ کن پیش رقیب است	ایضاً	ورنہ بیدل سخن کن چو غریب است

تقطیع۔ برخ خد مفتعلن۔ پردہ کن فاعلن۔ پیش رقی مفتعلن۔ بست فاع۔

(۵) منسرح مطوی منحور۔ وزن یہ ہے۔

منسرح از طی و نحر کن لسبحن فع		مفتعلن فاعلات مفتعلن فع
چہرہ نمودن نہاں لطف نباشد	مؤلف	پردہ ز ماہ دوستاں لطف نباشد

تقطیع۔ چہرہ نمو مفتعلن۔ دن نہاں فاعلات۔ لطف نبا مفتعلن۔ شد فع۔ باقی یہی نوع۔ حسب قاعدہ نحر ہر دو سبب خفیف و تا مفعولات ساقط ہو کر لا باقی رہا فع بجائے اسکے رکھا گیا و بعضے فل بجائے فع رکھتے ہیں۔ فل یعنی فلن اس بحر میں عروض وضرب منحور ہیں ان ہر دو بحور متذکرہ بالا میں بیت ناموزوں نہیں ہوتی اور اگر اس بحر کو مطوی مکسوف منحور کریں تو وزن یہ ہوگا مفتعلن

فاعلن مفتعلن فع - دوبار مفتعلن مطوی اور فاعلن جو مفعولات سے بنا گیا مطوی مکشوف ہے فع منحور ہے - مثال از مؤلف -

بر رخ زیبائے تو پردہ چرا شد		زلف کشادن زتو جور بباشد

تقطیع - بر رخ زی مفتعلن - بائے تو فاعلن - پردہ چرا مفتعلن - شد فع - باقی ہمیں نوع - ان ہر دو بحر میں شعر ناموزوں نہیں ہوتا -

(۶) بحر منسرح مسدس مطوی - وزن -

منسرح مطوی بیت کن بسخن		مفتعلن فاعلات مفتعلن

اس بحر میں سب ارکان مطوی ہیں - از مؤلف -

بر رخ زیبائے خویش زلف کشا		بر مہ انور ز ابر پردہ نما

تقطیع - بر رخ زی مفتعلن - بائے خویش فاعلات - زلف کشا مفتعلن - باقی ہمیں طور -

(۷) بحر منسرح مسدس مطوی مذال - وزن یہ ہے -

منسرح وکن مذال وطی ہمچواں		مفتعلن فاعلات مفتعلان
از تو سخن چوں کنیم با دگراں	مؤلف	بزم تو شد پُر زغیر ما نگراں

تقطیع - از تو سخن مفتعلن - چوں کنیم فاعلات - با دگراں مفتعلان - باقی ہمیں طور

(۸) بحر منسرح مطوی ومکسوف ومقطوع - وزن یہ ہے -

مطوی و مکسوف و قطع اینجا کن		مفتعلن فاعلن مفعولن
سرو قدت بے بدل اے دلبر	مؤلف	زلف و رخت بے مثل اے دلبر

تقطیع - سرو قدت مفتعلن - بے بدل فاعلن - اے دلبر مفعولن - باقی ہمیں طور

(۹) بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

منسرح مطویست قطعش کن ۔۔۔ مفتعلن فاعلات مفعولن

حسب قاعدہ قطع وتد مجموع سے حرف ساکن گرا دیا گیا مستفعلن سے مستفعل باقی رہا۔ لام ساکن کیا گیا اور مفعولن بجائے اُسکے رکھا گیا۔ از مؤلف۔

خوردن مے خوب نیست با ہر کس ۔۔۔ غیر چو شد ہمنشین از ما بس

تقطیع۔ خوردن مے مفتعلن۔ خوب نیس فاعلات با ہر کس مفعولن باقی بھی طرح

فصل پنجم بحر مضارع کے بیان میں

مضارع بضم میم وضاد بانقطہ وعین بے نقطہ۔ مضارعت بمعنی مشابہت چونکہ یہ بحر مشابہ بحر منسرح کے ہے اور نیز بحر ہزج سے بھی مشابہت رکھتی ہے لہذا یہ نام موزوں ہے۔ کیونکہ جزو دوم بحر ہذا میں وتد مفروق یعنے فاع اور بحر منسرح میں جزو دوم لات ہے یعنے مفعولات۔ اس بحر میں فاع فاعلاتن لام سے جدا لکھا جاویگا۔

(۱) بحر مضارع مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

مضارع ہم شد مثمن ہمیدانی ز نظر کن ۔۔۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

یہ بحر قلیل الاستعمال ہے۔ مثال از مؤلف۔

چہ خوش دیدی دام زلفش نظر کردی خال دلکش
کہ بینی مرغ دل را کہ در یک دم شد اسیرش

تقطیع۔ چہ خش دیدی مفاعیلن۔ دام زلفش فاع لاتن۔ نظر کردی مفاعیلن۔

خال دلکش فاع لاتن- باقی بہمیں طور-

(۲) بحر مضارع مثمن مسبغ- وزن یہ ہے-

مضارع ہم شدہ مسبغ ومی بشنو ازمن ایجان   مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا- ازمؤلف

زجاں رفتم باکہ گویم چہا دیدم از تو ایجاں   بہ بزم تو تغیر آمد سخن ساز دمن پشیماں

تقطیع- زجان رفتم مفاعیلن- باک گویم فاع لاتن- چہا دیدم مفاعیلن- ازت ایجان فاعلیان- باقی بہمیں طور-

(۳) بحر مضارع مثمن اخرب- وزن یہ ہے-

نامش بود مضارع دو رکن آخرش کن   مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

مفاعیلن سے حسب قاعدہ خرب مفعول بضم لام ہوا اِس بحر میں چار رکن اخرب اور چار رکن سالم ہیں- ازمولف-

یارم نشستہ در بر ساغر بدست دارم   از بزم گاہ رنداں من ہم امیدوارم

تقطیع یارم ن مفعول- شستہ در بر فاع لاتن- ساغر ب مفعول- دست دارم فاع لاتن- باقی بہمیں طور-

(۴) بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ- وزن-

نامش بود مضارع اخرب مسبغ ایجان   مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا- ازمولف

در گوشہ نشستم بر حال خویش گریاں   جان در وبال زنداں دل در خیال جاناں

تقطیع- در گوشہ مفعول- ایں شستم فاعلاتن- برحال مفعول- خویش گریاں فاعلیان

باقی ہمیں طور۔

(۵) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

نامش اخرب است مضارع و مکفوف کن بیاں	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن

اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم ہیں۔

از جور چرخ شکوہ نمودن چہ کار دارد	مؤلف	آفت نمیرسد چو خیالش نگاہ دارد

تقطیع۔ از جور مفعول۔ چرخ شکوہ فاعلات۔ نمودن چ مفاعیل۔ کار دارد فاعلاتن۔

باقی ہمیں طور۔ فاعلاتن اور مفاعیلن کو کف کرنے سے فاعلات اور مفاعیل ہو جاتا ہے۔ یعنی آخر۔

(۶) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

اخرب چو کف کنی و مسبغ شود نمایاں		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلیان

حسب قاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا پر دو بحور مندرجہ بالا ہم وزن ہیں۔

ایمان و دل بیار برفتند و ما بغم یار	مؤلف	دیدار سے نماید و ہم پردہ را نگہدار

تقطیع۔ ایمان مفعول۔ دل بیار فاعلات۔ برفتند مفاعیل۔ ما بغم یار فاعلیان

باقی ہمیں طور۔

(۷) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

اخرب ز کف و قصر مضارع کن التفات		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

فاعلاتن کو قصر کرنے سے فاعلات ہو جاتا ہے۔ از مؤلف۔

مطلب چہ از جہاں کہ وفا از جہاں گذشت		حاصل چہ از دعا کہ اثر در دعا نماند

تقطیع۔ مطلب چہ مفعول۔ از جہاں ک فاعلات۔ وفا از ج مفاعیل۔ ہاں گزشت

فاعلات باقی بہمیں طور۔

(۸) بحر مضارع مثمن اخرب محذوف۔ وزن یہ ہے۔

بحر مضارع اخرب و مکفوف و حذف کن		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنایا گیا۔ از مؤلف۔

محشر دمے بہوش کہ آغاز مے کنم		با صد ہزار شورش و غوغا گریستن

تقطیع۔ محشر د مفعول۔ مے بہوش فاعلات۔ کہ آغاز مفاعیل۔ میکنم فاعلن

باقی بہمیں طور۔

(۹) بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف مذال۔ وزن یہ ہے۔

اخرب از کف و حذف مذالش کنم عیاں		مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

فاعلاتن کو محذوف کرنے سے فاعلن۔ اور فاعلن کو مذال کر دینے سے فاعلان ہوا

ایوائے از جفائے تو رفتیم از جہاں	مؤلف	از مہر و لطف ہیچ نباشد ز تو نشاں

تقطیع۔ ایوائے مفعول۔ از جفائے فاعلات۔ تو رفتیم مفاعیل۔ از جہاں فاعلان۔

باقی بہمیں طور۔

(۱۰) بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

چو مکفوف و قصر گشت مضارع کن التفات		مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں از مؤلف۔

بیا گو کہ چوں کنیم بہ بزمی کہ ما رویم		رقیب است ہم جلیس جرأت کجا رویم

تقطیع۔ بیا گو کہ مفاعیل۔ چو کنیم فاعلات۔ بہ بزمی کہ مفاعیل۔ ما رویم فاعلات۔

باقی بہمیں طور۔ اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہو گا۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلن

در آں ز بزم غیر و مگو لفظے از لبے	مؤلف	ندانی کہ گفتہ اند جہانست و مطلبے

تقطیع۔ درآں ز مفاعیل۔ بزم غیر فاعلات۔ مگو لفظ مفاعیل۔ ز لبے فاعلن۔ باقی بہیں طور۔

(۱۱) بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مکفوف و اخربے ز مضارع کن		مفعول فاعلات مفاعیلن

اس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ از مؤلف

از تو چہ اعتبار کنم اے دل		رفتی بیار باز چہ شد حاصل

تقطیع۔ از تو چہ مفعول۔ اعتبار فاعلات۔ کنم اے دل مفاعیلن۔ باقی بہیں طور

اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول فاعلات فعولن۔ مؤلف

از من تو کن امید وفا را		وز تو کنم امید جفا را

تقطیع۔ از من تو مفعول۔ کن امید فاعلات۔ وفا را فعولن۔ باقی بہیں طور۔

(۱۲) بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبیغ و اخربے و بکف بیدال		مفعول فاعلات مفاعیلان
مہرے چو در دلست ز تو اے جاں	مؤلف	گویم کہ گشتہ است مرا ایماں

تقطیع۔ مہرے چو مفعول۔ در دلست فاعلات۔ ز تو اے جاں مفاعیلان۔ باقی بہیں نمط۔

فصل ششم بحر مقتضب کے بیان میں

مقتضب۔ بضم میم و سکون قاف و فتح تاء فوقانی و فتح ضاد بانقطہ و ...

یک نقطہ۔ اس بحر کو مقتضب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اقتضاب کے لغوی معنی کاٹنا کسی چیز کا کسی چیز سے ہے۔ چونکہ اس بحر کو بحر منسرح سے قطع کیا ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ہر دو بحر کے ایک ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ترتیب دوسری طور پر ہے اصل بحر منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ بحر اشعار عرب میں مجزو ہوتی ہے۔ مجزو اس بیت کو کہتے ہیں کہ عروض و ضرب اس کے ساقط کر دیتے ہیں۔ جزو بفتح جیم و سکون زا ربا نقطہ بمعنے بریدن۔

(۱) بحر مقتضب مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب است سالم ہمی رکنش ہشت اندر سخن		مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
از رازے کہ در دل نہی با غیار ہرگز مگو	مؤلف	از رازے کہ یارش کنی پیش یار بطن مشو

تقطیع۔ از رازے کہ مفعولات۔ در دل نہی مستفعلن۔ با اغیار مفعولات۔ ہرگز مگو مستفعلن۔ باقی ہمیں طور۔

(۲) بحر مقتضب مثمن مذال۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب است سالم مذال از من گشتہ با تو شباب		مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلان
حسب قاعدہ مذال مستفعلن سے مستفعلان ہوا۔ از مولف۔		
خوبی ہا کہ دارد جہاں میدارد ایں گلرخاں		جور و ظلم باشد کجا با مجح ازاز مہرباں

تقطیع۔ خوبی ہا کہ مفعولات۔ دارد جہاں مستفعلن۔ میدارد مفعولات۔ ایں گلرخاں مستفعلان۔ باقی ہمیں طور۔

(۳) بحر مقتضب مثمن مطوی۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب شنو تو زمن مطویست این سخن		فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن
ہر چہ ہست در دل خود با تو گویم اے بت من	مؤلف	گر تو سازی از دگراں من نسازم از تو سخن

تقطیع۔ ہر چہ ہست فاعلات۔ در دل خد مفتعلن۔ با تگویَ فاعلات۔ مے بت من مفتعلن۔ باقی یہیں نوع۔

(۴) بحر مقتضب مثمن مطوی مذال۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب بیا و بطی شد مذال از تو ہاں		فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

بقاعدہ طی مفعولات سے فاعلات و مستفعلن سے مفتعلن و بقاعدہ مذال مفتعلن سے مفتعلان ہوا۔ از مؤلف۔

ذکر غیر من چہ کنم لطف و جور بر تو عیاں		وصف یار ہم تو شنو حسن و ناز شد نہ نہاں

تقطیع۔ ذکر غیر فاعلات۔ من چہ کنم مفتعلن۔ لطف جور فاعلات۔ بر تو عیاں مفتعلن۔ باقی یہیں طور۔

(۵) بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب چو شد مطوی قطع ہم بہ گردش کن		فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
با تو اے شہ خوباں مطلبے نمیدارم	مؤلف	گر تجسس ہستی من بہ گوشہ آزادم

تقطیع۔ با تو اے ش فاعلات۔ ہی خوبا مفعولن۔ مطلبے نہ فاعلات۔ میدا مفعولن۔ باقی یہیں نوع۔ اس وزن میں جو بیت لکھی جاتی ہے اُسکی تقطیع بحر ہزج مثمن اشتر سے بھی ہو سکتی ہے۔ جسکا وزن یہ ہے۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن دو بار۔ از مؤلف۔

گر تو یار من باشی لطف یا جفا سازی		از تو داد مے خواہم با کسے چہ فریادم

تقطیع - گر تو یا فاعلن - زمن باشی مفاعیلن - لطف یا فاعلن - جفاسازی مفاعیلن - باقی بہمیں طور -

(۶) بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع مسبغ - وزن یہ ہے -

مقتضب تسبیغش مطوی و تقطیعش خواں		فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان
سجدہ کردم مطلب لطف تو ز تو خواہاں	مؤلف	عشق تو بجاں دارم مہر تو بدل پنہاں

تقطیع - سجدہ کرد فاعلات - نم مطلب مفعولن - لطف توز فاعلات - تو خاہاں مفعولاں - باقی بہمیں طور -

فصل ہفتم بحر مجتث کے بیان میں

مجتث - بضم میم و سکون جیم و فتح تاء فوقانی و تشدید ثاء مثلثہ - اس بحر کو مجتث اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجتثاث کے لغوی معنی جڑ سے اکھاڑنا ہے - اس بحر مسدس کا وزن مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے - جو بحر خفیف سے اخذ کی گئی ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ان ہر دو بحور کے ایک ہیں صرف اختلاف یہ ہے کہ مجتث میں مستفعلن ہر دو فاعلاتن سے مقدم ہے - اور بحر خفیف میں مستفعلن درمیان دو فاعلاتن کے ہے اسم مقتضب و مجتث اگرچہ ہم معنی ہیں - لیکن چونکہ اس بحر کو مقتضب کہا گیا - لہذا اس بحر کو مجتث بنظر امتیاز بولا گیا -

(۱) بحر مجتث مثمن سالم - وزن یہ ہے -

مجتث کہ من بالگویم سالم مثمن سخن کن		مس تفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اس بحر میں تفع کہ جزو مستفعلن کا ہے وتد مفروق ہے عین اُسکا لام سے جدا لکھنا چاہیئے

با من چه سازی جفاها در سینه دارم وفا را	مولف	از من چه بینی جفاها یکدم نگه کن خدا را

تقطیع۔ با منچ سا مستفع لن۔ زی جفاها فاعلاتن۔ در سینه دا مستفع لن۔ رم وفا را فاعلاتن۔ باقی بهمیں طور۔

(۲) بحر مجتث مثمن سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مجتث چو شد هم مثمن سالم مسبغ ز من خوان		مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلیان
یکدم ببین گر نشینی با شمع تو زار گویان	مولف	گر غیر شد راز دانی اخفای او شد نه امکان

تقطیع۔ یکدم ببین مستفع لن۔ گر نشینی فاعلاتن۔ با شمع تو مستفع لن۔ زار گویان فاعلیان۔ باقی بهمیں طور۔

(۳) بحر مجتث مثمن مخبون۔ وزن یہ ہے۔

چو خبن شد سخن انیم ز مجتثی سنجے کن		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مستفعلن کو خبن کرنے سے مفاعلن اور فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن ہوتا ہے۔ اس بحر میں تمام ارکان مخبون ہیں۔ از مولف۔

دمے بیا نظرے کن که درد جگر ز تو دارم		ز داغ ہائے فراقت که شد برون ز شمارم

تقطیع۔ دمے بیا مفاعلن۔ نظرے کن فعلاتن۔ که درد جگر مفاعلن۔ ز تو دارم فعلاتن۔ باقی بهمیں طور۔

(۴) بحر مجتث مثمن مخبون مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

چو خبن شد ز تو مجتث مسبغش بود آسان		مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلیان

فاعلاتن کو مخبون مسبغ کرنے سے فعلیان ہوتا ہے بحر رمل میں اسکا ذکر ہو چکا ہے

ز وعده که تو کردی وفائے او بکن ایجان	مولف	کسے که وعده وفا کرد نمیشود نه پشیمان

تقطیع۔ ز وعدہ اسے مفاعلن۔ کت کردی فعلاتن۔ وفائے او مفاعلن۔ بکنی جان فعلیان۔ باقی بہمیں طور۔

(۵) بحر مجتث مخبون مقصور۔ وزن یہ ہے۔

چہ خبن گشتہ و مقصور مجتثی بہہات
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات

فاعلاتن کو خبن و قصر کرنے سے فعلات ہوتا ہے بحر رمل میں اسکا ذکر ہو چکا۔ مؤلف

نشستہ ایم بہ بزم تو یار با دلِ زار
نگاہِ لطف و محبت ز ما دریغ مدار

تقطیع نشست اسے مفاعلن۔ مب بزمے فعلاتن۔ تیا ریا مفاعلن۔ دل زار فعلات۔ باقی بہمیں طور۔

(۶) بحر مجتث مخبون محذوف۔ وزن یہ ہے۔

چہ خبن گشتہ و محذوف مجتثی بسخن
مفاعلن فعلاتن۔ مفاعلن فعِلن

فاعلاتن کو خبن و حذف کرنے سے فعِلن بکسرِ عین ہوتا ہے۔ از مولف۔

بچہرہ و رخ انور چہ مے کنم نظرے
نشستہ اند بیک برج شمس و ہم قمرے

تقطیع۔ بچہر او مفاعلن۔ رخ انور فعلاتن۔ چمن کنم مفاعلن۔ نظرے فعلن۔ باقی بہمیں نوع۔

(۷) بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

چو مجتثی بود و خبن و قطع بارش کن
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن (بسکون عین)

فعلاتن کو قطع کرنے سے فعْلن بسکون عین ہوتا ہے بحر رمل میں ذکر ہو چکا۔ مؤلف

بہ بزم یار نشستن چو آرزو داری
بہ دست آنکہ ز اغیار دل بدست آری

تقطیع۔ بہ بزم یا مفاعلن۔ ر نشستن فعلاتن۔ چو آرزو مفاعلن۔ داری فعلن۔

باقی یہیں نوع -

(۸) بحر مجتث مخبون مقطوع مسبغ - وزن یہ ہے -

بخبن و قطع و تسبیغ مجتث است ایجاں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

جبکہ فعلن مخبون مقطوع کو مسبغ کریں فعلان ہو جاتا ہے - از مؤلف -

تو لب بجنبد و کشائی دہن زغم نالاں
بہ غیر چشم محبت مراکست حیراں

تقطیع - تلب بجن مفاعلن - وکشا ای فعلاتن - دہن زغم مفاعلن - نالاں فعلان - باقی یہیں نوع -

فصل ہشتم بحر سریع کے بیان میں

سریع - بفتح سین مہملہ و کسر رار مہملہ و سکون یار تحتانی و عین بے نقطہ - بحر سریع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنے سرعت کے شتاب ہیں چونکہ اس بحر میں بہ نسبت وتد کے سبب زیادہ ہیں اور وزن اس بحر کا جلد کہا جاتا ہے لہذا سریع نام رکھا گیا -

(۱) بحر سریع سالم - وزن یہ ہے -

بحر سریع از من شنو در ابیات
مستفعلن مستفعلن مفعولات

یہ بحر قلیل الاستعمال ہے - از مؤلف

ساقی بیا یکدم سخن از شے تاب
من تاب کے باشم ز تو بیخور و خواب

تقطیع - ساقی بیا مستفعلن - یکدم سخن مستفعلن - از شے ناب مفعولات -

باقی یہیں نوع -

(۲) بحر سریع مطوی موقوف - وزن یہ ہے۔

مطوی و موقوف سریع است آں | مفتعلن مفتعلن فاعلان

بقاعدہ طی مستفعلن سے مفتعلن ہوا۔ مفعولات کو طی و وقف کرنے سے فاعلان ہوا۔

پیر و جواں مہر تو سازد عیاں | مؤلف | من چہ کنم عشق تو دارم نہاں

تقطیع - پیر جوا مفتعلن - مہر تسا مفتعلن - زد عیاں فاعلان - باقی بہیں طور -

(۳) بحر سریع مطوی مکسوف - وزن یہ ہے -

مطوی و مکسوف سریع از سخن | مفتعلن مفتعلن فاعلن

مفعولات کو طی و کسف کرنے سے فاعلن ہوتا ہے اس بحر میں عروض و ضرب مطوی مکسوف ہیں - از مؤلف -

روئے تو دیدیم بشب صبح شد | ایں شب وصل تو عجب صبح شد

تقطیع - روئے تدی مفتعلن - دیم بشب مفتعلن - صبح شد فاعلن - باقی بہیں طور

فصل نہم بحر جدید کے بیانمیں

جدید - بفتح جیم و کسر دال و سکون یاء تحتانی - اس بحر کو جدید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی جدید کے نیا ہے - یہ بحر تمام اس بحور میں جدید پیدا کیگئی ہے - اس بحر کو بحر غریب بھی کہتے ہیں - بعضے کا قول ہے کہ یہ بحر بزرجمہر نے پیدا کی ہے -

(۱) بحر جدید سالم - وزن یہ ہے -

چوں نگویم من جدید از تو غور کن | فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

تو مدارا نہ چشم او امید شفا | مؤلف | ہم مریض و ہم معالج باشد کجا

تقطیع - تو مدارز فاعلاتن - چشم او ام فاعلاتن - سے دے شفا مستفعلن باقی ہمیں طور

(۳) بحر جدید سالم مذال - وزن یہ ہے -

از جدید ابدل مذالش کن ہم چنیاں		فاعلاتن فاعلاتن مستفعلان

مستفعلن کو مذال کرنے سے مستفعلان ہوا - بحر رجز میں اسکا ذکر ہو چکا - از مؤلف

گر وفا از من بجواہی با من بساز		عشق تو در سینہ دارم مخفی چو راز

تقطیع - گر وفا از فاعلاتن - من بجواہی فاعلاتن - با من بساز مستفعلان - باقی ہمیں نمط

(۳) بحر جدید مخبون - وزن یہ ہے -

سخن از خبن جدیدی بگوش کن		فعلاتن فعلاتن مفاعلن

فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن اور مستفعلن کو خبن کرنیسے مفاعلن ہوتا ہے -

بتو گویم چہ سخن از جفائے او	مؤلف	کہ بہ بزم است رقیب از قفائے او

تقطیع - بتگویم فعلاتن - چہ سخن از فعلاتن - جفائے او مفاعلن - باقی ہمیں طور -

(۴) بحر جدید مخبون مذال - وزن یہ ہے -

تو بکن خبن و مذال و جدید خواں		فعلاتن فعلاتن مفاعلان
بتو ایں راز کنم چوں نہ آشکار	مؤلف	کہ دلی غیر ز عشق تو شد فگار

تقطیع - بتو ایں را فعلاتن - ز کنم چو فعلاتن - نہ آشکار مفاعلان - باقی ہمیں نمط

فصل دہم بحر قریب کے بیان میں

قریب - بفتح قاف و کسر را و سکون یاء تحتانی - اس بحر کو قریب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی قریب کے نزدیک ہیں اور یہ بحر تمام بحور سے نکالی گئی ہے اور حال

میں ہی بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مولانا یوسف عروضی نیشاپوری جس نے اوّل فارسی تصنیف علمِ عروض کیا ہے اس کو پیدا کیا ہے۔ خلیل ابن احمد کے بحور وضع کرنے کے چالیس سال بعد یہ بحر نکالی گئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ارکان اس بحر کے ارکان ہزج اور مضارع سے قربت رکھتے ہیں اِس سبب سے قریب کہا گیا۔

(۱) بحر قریب سالم۔ وزن یہ ہے۔

قریب از من شنو ایجان درسخن کن		مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن
بیا با من دمے نوشی ساغرِ گل	مؤلف	کہ این وقتِ بہار است وموسمِ گل

تقطیع۔ بیا با من مفاعیلن۔ دمے نوشی مفاعیلن۔ ساغرِ گل فاعلاتن۔ باقی بہیں نمط

(۲) بحر قریب سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

قریب است و مسبغ شد سالم ایجان		مفاعیلن مفاعیلن فاعلیان
بزلفِ خود چہ بینی اے ماہ کنعان	مؤلف	دلم بنگر کہ چوں یکدم شد پریشان

تقطیع۔ بزلفِ خود مفاعیلن۔ چہ بینی اے مفاعیلن۔ ماہ کنعاں فاعلیان۔

باقی بہیں نمط۔

(۳) بحر قریب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

قریب است ز مکفوف ہم نظر کن		مفاعیل مفاعیل فاعلاتن

مفاعیلن کو کف کرنے سے مفاعیلُ بضمِ لام بنایا گیا۔ اِس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ باقی ارکان مکفوف۔ از مؤلف۔

برخسار دُر ازگوش یار دارد		بخورشید عطارد بہار دارد

تقطیع۔ برخسار مفاعیل۔ دُرِ ازگوش مفاعیل۔ یار دارد فاعلاتن۔ باقی بہیں نمط

اگر عروض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ از مؤلف

	بیانوش دمے بادہ ہم بیار		بناصح تو مکن رازم آشکار	

تقطیع۔ بیانوش مفاعیل۔ دمے باد مفاعیل۔ ہم بیار فاعلات۔ باقی بہمیں نمط

اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل۔ فاعلن۔

	ز مہر تو بسے شد بماستم	مؤلف	ز جور تو برم من چہا ستم	

تقطیع۔ ز مہرت مفاعیل۔ بسے شد ب مفاعیل۔ ماستم فاعلن۔ باقی بہمیں نمط

(۴) بحر قریب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

قریب است بہ تسبیغ و کف نمایاں		مفاعیل مفاعیل فاعلیان
یک بار بیا سوئے بزم یاراں	مؤلف	وفا ساز چو کردی تو عہد و پیماں

تقطیع۔ یکبار مفاعیل۔ بیا سوئے مفاعیل۔ بزم یاراں فاعلیان۔ باقی بہمیں نمط

(۵) بحر قریب اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

اخرب چو قریب است ہم تو کف کن		مفعول مفاعیل فاعلاتن

مفاعیل کو خرب کرنے سے مفعول اور کف کرنے سے مفاعیلُ ہوتا ہے بضم لام اس بحر میں صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم ہیں۔ مؤلف

منیم چو رخ یار و ہم ادائش		گویم کہ مہر رنج از جفائش

تقطیع۔ منیم چو مفعول۔ رخے یار مفاعیل۔ ہم ادائش فاعلاتن۔ باقی بہمیں نمط

اگر عروض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلان۔ مؤلف

	از یار مے ناب خذ بجام		امروز بپا چرخ شد بکام	

تقطیع۔ از یار مفعول۔ مے ناب مفاعیل۔ شد بجام فاعلان۔ باقی بہمیں نمط۔

اور اگر عروض وضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلن۔

از زلف ورخت ہست ماہ وشب مؤلف وثنیت است کہ جامے نوکن بلب

تقطیع۔ از زلف مفعول۔ رخت است مفاعیل۔ ماہ شب فاعلن۔ باقی ہمیں نمط۔

(٦) بحر قریب اخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبیغ در مکفوف اخربش خواں		مفعول مفاعیل فاعلیان
از بزم تو گر غیر شد گریزاں	مؤلف	بر من چہ ازیں بیش بار احساں

تقطیع۔ از بزم مفعول۔ تو گر غیر مفاعیل۔ شد گریزاں فاعلیاں۔ باقی ہمیں نمط

فصل یازدہم بحر خفیف کے بیان میں

خفیف بفتح خاء معجمہ وکسر فاء وسکون یاء تحتانی۔ اس بحر کو خفیف اس وجہ کہتے ہیں کہ سب بحروں سے وزن سبک تر ہے۔ کیونکہ اس کے ہر رکن میں دو سبب خفیف محیط ہیں اور اس سبب سے ارکان سبک ہوگئے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ بحر سب بحروں سے اس وجہ سے سبک تر ہے کہ دراز نام جس با میں زیادہ تر حروف ہوں کسی بحر میں ممکن نہیں ہیں اس بحر میں آسکتی ہیں۔ وزن اس بحر کا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے۔ مثلاً خواجہ عبدالرحمن نادر کتابت۔ تقطیع۔ خاجہ عبدر فاعلاتن۔ رحمان نا مستفعلن۔ در کتابت فاعلاتن +

(١) بحر خفیف سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم خفیف وسالم ز من در سخن کن		فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

غیر ہرگز در بزم یاراں بنیابد ‏ مؤلف ‏ چوں فروغ اے جاناں تو یابد

تقطیع۔ غیر ہرگز فاعلاتن۔ در بزم یا مستفعلن۔ را نیابد فاعلاتن۔ باقی ہمیں طور

(۲) بحر خفیف سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

از خفیف ایں ہم شد مسبغ تو برخواں ‏ ‏ فاعلاتن مستفعلن فاعلیاں

ساقیا از جامے چہ با میگساراں ‏ مؤلف ‏ شد سبو خالی چو در بزم یاراں

تقطیع۔ ساقیا از فاعلاتن۔ جامے چبا مستفعلن۔ میگساراں فاعلیاں۔ باقی ہمیں نمط

(۳) بحر خفیف مخبون۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف وز خبن در گوشش کن ‏ ‏ فاعلاتن۔ مفاعلن فعلاتن

مستفع لن کو خبن کرنے سے مفاع لن ہوتا ہے اور فاعلاتن کو خبن کرنے سے فعلاتن ہوتا ہے۔ اس بحر میں صدر و ابتدا سالم ہیں اور باقی ارکان مخبون۔ از مولف۔

رخ از غیر چوں نہ پردہ نمائی ‏ ‏ بہ کہ بر چہرہ زلف خود بکشائی

تقطیع۔ بر رخ از غے۔ فاعلاتن۔ ر چو نہ پر مفاعلن۔ دہ نمائی فعلاتن۔ باقی ہمیں نمط اور اگر صدر و ابتدا بھی مخبون ہوں تو وزن یہ ہوگا فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ مولف

گل و بلبل نشستہ اند بیک جا ‏ ‏ نظرے بالذت ز لطف سوئے ما

تقطیع۔ گل و بلبل فعلاتن۔ نشستہ ان مفاعلن۔ د بیک جا فعلاتن باقی ہمیں نمط اور اگر عروض و ضرب فعلیان ہوں تو اُس کو مخبون مسبغ کہتے ہیں۔ جیسا کہ بحر رمل میں بیان ہوا ہے۔

(۴) بحر خفیف مخبون مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

خبن و تسبیغ کن خفیف تو برخواں ‏ ‏ فاعلاتن مفاعلن فعلیان

زلف از رخ بیک طرف توکن ایجان مؤلف بر فلک مہر تا شود ز تو نہاں

تقطیع۔ زلف از رخ فاعلاتن۔ بکیطرف مفاعلن۔ تکن ایجان فعلیان۔ باقی بہمیں نمط

(۵) بحر خفیف مخبون مقصور۔ وزن یہ ہے۔

از خفیف و ز خبن و قصر نکات فاعلاتن مفاعلن فعلات

فاعلاتن کو خبن و مقصور کرنے سے فعلات ہو جاتا ہے۔ از مؤلف۔

یار در بزم و چشم غیر بیار چوں نباشد دل فروغ نگار

تقطیع۔ یار در بز فاعلاتن۔ م چشم غے مفاعلن۔ ر بیار فعلات۔ باقی بہمیں طور۔

(۶) بحر خفیف مخبون محذوف۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف و ز خبن و حذف سخن فاعلاتن مفاعلن فعلن (بکسر عین)

فاعلاتن کو خبن اور حذف کرنے سے فعلن ہوتا ہے۔ بکسر عین۔ از مؤلف۔

یار با غیر و من بغم چہ کنم از فلک با من این ستم چہ کنم

تقطیع یار باغے فاعلاتن۔ ر من بغم مفاعلن۔ چکنم فعلن۔ باقی بہمیں نوع۔

(۷) بحر خفیف مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف و بہ خبن و قطعش کن فاعلاتن مفاعلن فعلن (بسکون عین)

فاعلاتن کو قطع کرنے سے فعلن بسکون عین ہو جاتا ہے۔ از مؤلف۔

سیر دریا اگر تو مے خواہی دیدۂ اشکبار میخواہم

تقطیع سیر دریا۔ فاعلاتن۔ اگرتمی مفاعلن۔ خاہی فعلن۔ باقی بہمیں نمط

(۸) بحر خفیف مخبون مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

خبن و قطع و سبغ ایجاناں فاعلاتن مفاعلن فعلان

فعلن مقطوع کو تسبیغ کرنے سے فعلان ہو جاتا ہے جیسا کہ سابق بیان ہو چکا ہے مؤلف

شانہ در زلف گشتہ سرگرداں
آئنہ پیش روئے تو حیراں

تقطیع۔ شانہ درزل فاعلاتن۔ فگشت سر مفاعلن۔ گرداں فعلان۔ باقی بہیں نمط واضح ہو کہ چند بحر یعنے۔ سریع۔ منسرح۔ خفیف۔ مضارع۔ مقتضب۔ مجتث۔ مسدس الاجزا ہیں۔ یعنی جنکے چھ رکن ہوتے ہیں۔ اُن کا استخراج ایک ہی دائرہ سے ہوتا ہے۔ بحور مذکورہ کے اوزان یہ ہیں۔

۱ **بحر سریع** مستفعلن مستفعلن مفعولات
۲ **بحر منسرح** مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن
۳ **بحر خفیف** فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
۴ **بحر مضارع** مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن

۵ **بحر مقتضب** مفعولات مستفعلن مستفعلن۔
۶ **بحر مجتث** مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلاتن میں فاع مستفعلن میں تفع مفعولات میں لات ہر سہ وتد مفروق ہیں۔

صورت دائرہ یہ ہے

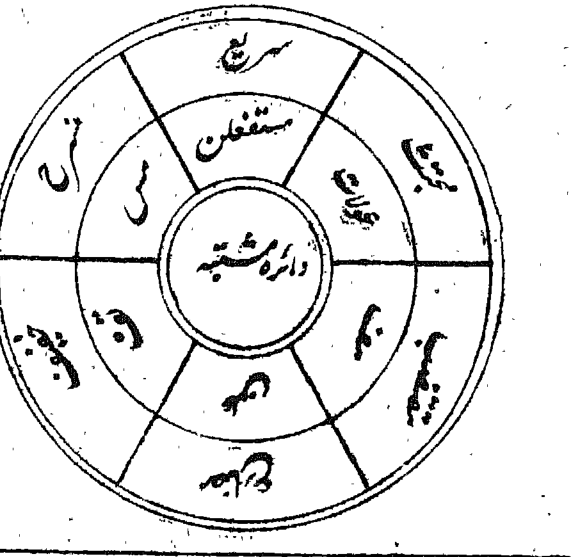

صورت دائرہ دیگر یہ ہے

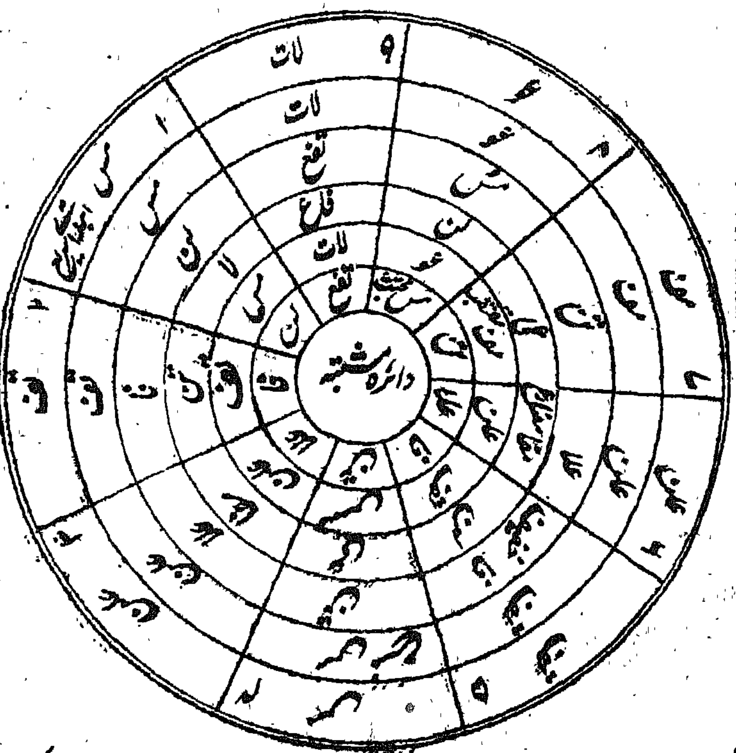

یہ جو دائرہ مشتبہ ہے اسمیں چھ بحر حسب مندرجہ بالا ظاہر ہوتی ہیں مشتبہ اسلیئے کہتے ہیں کہ بعض رکن بحر کے آپس میں مشتبہ ہیں کیونکہ مستفعلن بحر خفیف و بحر مجتث میں واقع ہے۔ وتد مفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور مستفعلن کہ دیگر بحروں میں واقع ہوا دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہے اور اسی طرح سے فاعلاتن جو بحر مضارع میں واقع ہوا وتد مفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور فاعلاتن کہ دیگر بحر میں واقع ہوا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہے بعض لوگ اس دائرہ کو دائرہ وتد کہتے ہیں اس سبب سے کہ صرف وتد میں فرق واقع ہوا ہے۔

فصل ۱۲ دوازدہم بحر مشاکل کے بیان میں

مشاکل بضم میم و شین معجمہ و کسر کاف۔ اس بحر کو مشاکل اس سبب سے کہتے ہیں کہ ہمشکل و موافق بحر قریب کے ہے اور ہر دو بحر کے رُکن ایک ہی ہیں جیسا کہ آیندہ بیان کیا جاتا ہے۔ حرف مقدم و موخر کا فرق ہے وزن بحر قریب کا یہ ہے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن۔ دو بار۔ بحر قریب میں فاعلاتن ہر دو مفاعیلن کے بعد واقع ہوا اور بحر مشاکل میں پہلی بحر قریب اور مشاکل اور بحر جدید میں کوئی غزل نہیں پائی گئی ہر بحر نہایت قلیل الاستعمال ہیں۔ حدایق البلاغت میں درج ہے کہ ان ہر سہ بحروں میں کوئی غزل یا قصیدہ نہیں ہوا۔

(۱) بحر مشاکل مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم مشاکل مست بس شد سخن ہا کن		فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن
بر جمالش دلم شیدا نہ چوں گردد	مؤلف	ہر کہ رویش اگر بیند جنوں گردد

تقطیع۔ برجمالش فاعلاتن۔ دلم شیدا مفاعیلن۔ نہ چوں گردد مفاعیلن۔ باقی بہمیں طور

(۲) بحر مشاکل مسدس سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

چوں مسبغ مشاکل شد زما اے جان		فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلان
چوں نگریم زجور تو جہاں گریاں	مؤلف	لطف کردی بمن ہم اے شہ خوباں

تقطیع۔ چوں نگریم فاعلاتن زجورے تو مفاعیلن۔ جہاں گریاں مفاعیلان۔ باقی بہمیں طور

(۳) بحر مشاکل مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

کف بقصر مشاکل چہ بہ تفصیل		فاعلات مفاعیل مفاعیل

حسب قاعدۂ کف فاعلاتن و مفاعیلن سے فاعلات و مفاعیل بنایا گیا بضم آخر ہر دو۔ اور حسب قاعدہ قصر مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام بنایا گیا۔ از مولف ؎

ما بہ بزم تو آئیم و نشینیم		لیکن از تو بجز جور چہ بینیم

تقطیع۔ ما بزم فاعلات تو آئیم مفاعیل۔ نشینیم مفاعیل۔ باقی بہیں طور۔

فصل سیزدہم بحر متقارب کے بیان میں

متقارب۔ بضم میم و فتح تا ہجمہ وقاف وکسرۂ رار مہملہ و بار موحدہ۔ اس بحر کو متقارب اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں وتد اور سبب باہم نزدیک ہیں کیونکہ ہر وتد کے بعد ایک سبب اور ہر سبب کے بعد ایک وتد واقع ہے۔ تقارب کے لغوی معنے نزدیک کے ہیں۔

(۱) بحر متقارب مثمن سالم۔ وزن۔

ز متقارب و سالم ایدل سخن کش		فعولن فعولن فعولن فعولن
نمایاں ز رخ گشتہ شانِ خدائی	مؤلف	ز ما سجدہ کردن ز تو دلربائی

تقطیع۔ نمایا فعولن۔ ز رخ گش فعولن۔ تشانے فعولن۔ خدائی فعولن۔ باقی بہیں طور۔

(۲) بحر متقارب مثمن سالم مسبغ۔ وزن۔

مسبغ چو باشد ز متقارب ایجاں		فعولن فعولن فعولن فعولاں
بکعبہ چو ما سجدہ کردن توانیم	مؤلف	بہ پیش بتاں سر بخم چوں نمانیم

تقطیع۔ بکعبہ فعولن۔ چماسج فعولن۔ دکردن فعولن۔ توانیم فعولان۔ باقی بہیں طور

(۳) متقارب مثمن مقصور۔ وزن یہ ہے۔

تقارب چو مقصور باشد قبول | | فعولن فعولن فعولن فعول

حسب قاعدہ قصر سبب آخر کا حرف ساکن ساقط کرکے اور حرف متحرک سبب مذکور کو ساکن کیا جاوے۔ مثلاً فعولن سے نون ساقط اور لام کو ساکن کیا فعول باقی رہا اس بحر میں عروض و ضرب مقصور ہیں۔

مرا از خرافات او فکر نیست | مؤلف | ز دانش بگفتار او ذکر نیست

تقطیع مرا از فعولن۔ خرافا فعولن۔ ت او فک فعولن۔ رنیس فعول۔ باقی ہمیں طور

(۴) بحر متقارب مثمن محذوف۔ وزن یہ ہے۔

چہ محذوف متقارب آمد بدل | | فعولن فعولن فعولن فعل

حسب قاعدہ حذف سبب خفیف آخر رکن کا ساقط ہوا۔ فعو باقی رہا فعل بجائے اس کے رکھا گیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم ان ہر دو وزن یعنی فعل اور فعول میں اجتماع ہونا باعث ناموزونیت شعر نہیں ہے مؤلف

شو از جانب من بہ وہم سخن | | کہ گوید فروغ اوستادِ زمن

تقطیع۔ شو ز جا فعولن۔ نبے من فعولن۔ بہ وہم فعولن۔ سخن فعل۔ باقی ہمیں نمط

(۵) بحر متقارب مثمن اثلم۔ وزن یہ ہے۔

متقارب است و اثلم نظر کن | | فعلن فعولن فعلن فعولن

حسب قاعدہ ثلم فعولن سے فا ساقط ہوئی عولن باقی رہا۔ فعلن بجائے اُسکے رکھا گیا اس میں چار رکن اثلم باقی سالم ہیں۔ از مؤلف۔

با غیر لطف و برمن جفا ہا | | از تو ستم ہا و ز من وفا ہا

تقطیع۔ باغے فعلن۔ رلطفو فعولن۔ برمن فعلن۔ جفاہا فعولن۔ باقی ہمیں نمط۔

(۶) بحر متقارب مثمن اثلم مسبغ - وزن یہ ہے -

متقارب اثلم تسبیغ بر خواں		فعلن فعولن فعلن فعولاں
گردن نہ پیچم از حکم خوباں	مؤلف	کافر نباشم پیش تو جاناں

تقطیع - گردن فعلن - نہ پیچم فعولن - از حک فعلن - م خوباں فعولاں - باقی ہمیں طور

(۷) بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم - وزن یہ ہے -

ز قبض متقارب اثلمش کن		فعول فعلن فعول فعلن

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن گرا دیا گیا۔ فعول باقی رہا بضم لام - اس بحر میں چار رکن مقبوض اور چار رکن اثلم ہیں - از مؤلف -

	بہ پہلوے خود نہ بنیشش گر		دلم رود از من اے ستمگر	

تقطیع - بہ پہل فعول - وے خد فعلن - نہ بین فعول - مش گر فعلن - باقی ہمیں نوع

بعضے اس بحر کو سولہ رکن سے بھی بناتے ہیں اور وزن اسکا یہ ہے - فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن - دو بار از مؤلف -

ز لطف و مہر تو کم نباشد بہ بزم ما جان من چو آئی
بیا و دیدار خود نمائی بحسن و خوبی و دل ربائی

تقطیع - ز لطف فعول - مہرے فعلن - تکم نہ فعول - باشد فعلن - بہ بزم فعول - ماجا فعلن - نمن چہ فعول - آئی فعلن - باقی ہمیں نوع -

(۸) بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مسبغ - وزن یہ ہے -

ز قبض و اثلم مسبغش خواں		فعول فعلن فعول فعلاں
حجاب از روے خویش بردار	مؤلف	کہ صاف بینم رخ تو اے یار

تقطیع - حجاب فعول - از رو فعلن - بخیش فعل - بروان فعلان - باقی بہمیں نوع -

(۹) بحر متقارب مسدس سالم - وزن یہ ہے -

	تقارب مسدس نظر کن		فعولن فعولن فعولن	
	ببوسے وفایم ندیدی	مؤلف	سخن ہائے دشمن شنیدی	

تقطیع - ببوسے فعولن - وفایم فعولن - ندیدی فعولن - باقی بہمیں نمط - اگر عروض وضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا - فعولن فعولن فعول - دو بار - از مولف -

	دعایم کنی گر قبول		شود مدعایم حصول	

تقطیع - دعایم فعولن - کنی گر فعولن - قبول فعول - باقی بہمیں نمط - اور اگر عروض وضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا - فعولن فعولن فعل - از مولف -

	ببیک بوسہ اے جان من		خفا گشتۂ در سخن	

تقطیع - ببیک بو فعولن - سہ ایجا فعولن - نمن فعل - باقی بہمیں طور -

(۱۰) بحر متقارب مسدس سالم مسبغ - وزن یہ ہے -

	تقارب مسبغ تو بر خواں		فعولن فعولن فعولاں	
	بیائی چو در بزم یاراں	مولف	شود از تو بر پاچہ احساں	

تقطیع - بیا ای فعولن - چو در بز فعولن - میاراں فعولاں - باقی بہمیں نوع -

فصل چاردہم متدارک کے بیان میں

متدارک - بضم میم و فتح تائے فوقانی و کسر دال - متدارک لغوی معنی دریافتن ہے - احمد عروضی اس بحر کو بحر غریب کہتا ہے +

(۱) بحر متدارک مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔ از مولف۔

زلفِ او بر رخش خال او بر لبش   مرغ دل بند شد شد غرض مطلبش

تقطیع۔ زلف او فاعلن۔ بر رخش فاعلن۔ خال او فاعلن۔ بر لبش فاعلن باقی ہیں [illegible]

(۲) بحر متدارک مثمن مذال۔ وزن یہ ہے۔ از مولف

از تدارک مذال اے دلم شد عیاں   فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان
موسم گل بود جام مے ہم بنوش   بادہ ناب را از نگاہ من بپوش

تقطیع۔ موسمے۔ فاعلن۔ گل بود۔ فاعلن۔ جام مے فاعلن۔ ہم بنوش فاعلان باقی [illegible]

(۳) بحر متدارک مثمن مخبون۔ وزن یہ ہے۔

متدارک شد مخبون بسخن   فعلن فعلن فعلن فعلن
بدلم تو کرم نکنی نظرے   مؤلف   شدہ ذکر جہانے تو در بدرے

تقطیع۔ بدلم فعلن۔ تو کرم فعلن۔ نکنی فعلن۔ نظرے فعلن۔ باقی ہیں [illegible]۔

(۴) متدارک مثمن مخبون مذال۔ وزن یہ ہے۔

متدارک خبن و مذال بجوال   فعلن فعلن فعلن فعلان

اس بحر میں چونکہ فعلن بکسر عین ہے لہذا مذال کرنے سے فعلان بنایا گیا ہے۔ از مولف

بمن اے دل من سخنے زبتاں   چہ کنم کہ چہ شد ز نگاہ بتاں

تقطیع یہ ہے۔ بمنے فعلن۔ دل من فعلن۔ سخنے فعلن۔ زبتاں فعلان۔ باقی ہیں [illegible]
اور اگر فعلن بسکون عین ہوتا تو بقاعدہ تسبیغ فعلان بنایا جاتا ہے جیسا کہ آئندہ ظاہر ہوگا

(۵) بحر متدارک مثمن مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

مقطوع از متدارک سر کش   فعلن فعلن فعلن فعلن

حسب قاعدہ قطع وتد فاعلن سے نون ساکن دُور کیا جاوے اور متحرک ماقبل کو کہ لام ہے ساکن کیا جاوے فاعل رہا۔ فعْلن بجائے اُس کے رکھا گیا۔ اِس بحر کو صوت الناقُوس بھی کہتے ہیں کہ اِس میں سنکھ کے مانند آواز برآمد ہوتی ہے مولف

یکدم آید شویم دلبر
احسان برمن دارد اکثر

تقطیع۔ یکدم فعْلن۔ آید فعْلن۔ شویم فعْلن۔ دلبر فعْلن۔ باقی بہیں طور۔

(۶) بحر متدارک مثمن مقطوع مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مقطوع از تسبیغش بہ خواں
فعْلن فعْلن فعْلن فعْلاں

اِس بحر میں چونکہ فعْلن بسکوُن عین مقطُوع ہے۔ لہذا بقاعدہ تسبیغ فعْلان بنایا گیا اور اگر فعِلن مخبون بکسر عین ہوتا تو بقاعدہ مذال فعِلان بنایا جاتا۔ از مولف۔

رفتم سوئے بزم غیراں
رویش دیدم گشتم حیراں

تقطیع۔ رفتم فعْلن۔ سوئے فعْلن۔ بزمے فعْلن۔ غیراں فعْلاں۔ باقی بہیں طور ہر چہار بحور مندرجہ بالا میں مصرعجات لکھ کر شعر کہنا موزوں نہیں ہوتا۔

(۷) بحر متدارک مثمن مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

خبن وقطع کو وزن ہے شل
فاعلن فعِل فاعلن فعِل

فاعلن کو خبن وقطع کرنے سے فعِل بکسر عین ہوتا ہے۔ فعَل بفتح عین اُسکے بجائے رکھتے ہیں۔ از مولف۔

جان من بیا لطف خود نما
نوش کن مے ساغرے زما

تقطیع۔ جان من فاعلن۔ بیا فعِل۔ لطف خود فاعلن۔ نما فعِل۔ باقی بہیں نمط۔ دیگر بقاعدہ اذالت فعِل سے فعال بنایا گیا۔ فعول بجائے اُسکے رکھا گیا تو وزن

یہ ہوگا۔ فاعلن فعل۔ فاعلن فعول۔ از مولف۔

	غیر شد جدا لطف شد زیار		مہربان من گشتہ غمگسار	

تقطیع۔ غیر شد فاعلن۔ جدا فعل۔ لطف شد فاعلن۔ زیار فعول۔ باقی ہمیں نوع۔

(۸) بحر متدارک مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

	شد متدارک مسدس بکن		فاعلن فاعلن فاعلن	
	جانمن نوش کن جام مے	مولف	پردہ داری زمن تا بکے	

تقطیع۔ جانمن فاعلن۔ نوش کن فاعلن۔ جام مے فاعلن۔ باقی ہمیں نمط۔

(۹) بحر متدارک مسدس مذال۔ وزن یہ ہے۔

	شد مذال از متدارک چساں		فاعلن فاعلن فاعلان	
	جان و دل شد با و ہم نثار	مولف	یار من شد ہمیں غمگسار	

تقطیع۔ جان و دل فاعلن۔ شد با و فاعلن۔ ہم نثار فاعلان۔ باقی ہمیں نمط۔

(۱۰) بحر متدارک مسدس مخبون۔ وزن یہ ہے۔

	متدارک و خبنش کن		فعلن فعلن فعلن	
	چکنم دل من بکشش	مولف	بجدا چہ بر کشمکش	

تقطیع۔ چکنم فعلن۔ دل من فعلن۔ بکشش فعلن۔ باقی ہمیں نوع۔

(۱۱) بحر متدارک مسدس مخبون مذال۔ وزن یہ ہے۔

	با تو الستہ دشمن شیطاں		فعلن فعلن فعلان	

چونکہ فعلن مخبون بکسر عین ہے لہذا بقاعدہ مذال فعلان بنایا گیا۔ از مولف۔

	ز تو گشتہ ستم چہ بجان		کہ نہاں شدہ ام ز جہاں	

تقطیع ۔ زت گش فعلن ۔ تستم فعلن ۔ جیجان فعلان ۔ باقی ہمیں طور ۔

(۱۳) متدارک مسدس مخبون مقطوع ۔ وزن یہ ہے ۔

	بخن و قطع ہل		فعل فعل فعل	
	بیا وسے بمن	مؤلف	زرنج بگو سخن	

تقطیع ۔ بیا فعل ۔ وسے فعل ۔ بمن فعل ۔ باقی ہمیں طور ۔ اگر فعل کو جو بکسر عین ہے مذال کرینگے تو فعال ہوگا فعول بجائے اُسکے رکھا گیا اور عروض و ضرب مذال ہوں تو وزن یہ ہوگا ۔ فعل فعال فعول ۔ از مؤلف ؎ کہن بیار + شوم بتو نثار +

تقطیع ۔ میے فعل ۔ کہن فعل ۔ بیار فعول ۔ باقی ہمیں طور ۔

بحر متدارک و بحر متقارب ایک ہے ۔ وزن سے بنائی جاتی ہیں ۔ متقارب کا وزن فعولن اور متدارک کا فاعلن ہے ۔ اگر متقارب سے لن فعو بنایا جائے ۔ فاعلن بجائے اُسکے رکھا جائے تو بحر متدارک ہو جاتی ہے ۔ یہ ہر دو بحر اس دائرہ متفقہ سے صاف ظاہر ہوتی ہیں +

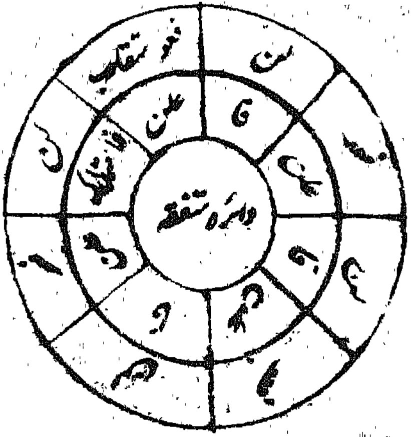

فصل پانزدہم بحر طویل کے بیان میں

طویل- بفتح طاء حطی وکسر واو وسکون یاء تحتانی بمعنے دراز- وزن اس بحر کا یہ ہے- فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن- دوبار-

بحر اول- وزن یہ ہے-

طویلی نگہ کن ہم بگویم سخن سرکن		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے رکن آٹھ ہیں کم نہیں ہیں برخلاف دیگر بحور کے اور بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے ارکان میں وتد اسباب پر مقدم ہیں یعنے وتد جو بہ نسبت سبب کے طویل ہے اسباب سے پہلے آتے ہیں-

چو آئی بمن یکدم نظر کن دمے سوئم	مولف	وفا کن چو فرمودی نشینی بہ پہلویم

تقطیع- چو آئی فعولن- بمن یکدم مفاعیلن- نظر کن فعولن- دمے سوئم مفاعیلن تا باقی ہمیں نمط- بعضے برعکس ارکان مذکور یعنے مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن- کو بحر عریض کہتے ہیں- جو مقلوب طویل کا ہے-

چونکہ اس بحر کے آٹھ رکن ہوتے ہیں اور ایک بیت اسکی ۴۸ حروف کی ہے اور کوئی بحر اس درجہ پر نہیں پہونچتی لہذا طویل کہتے ہیں- نمبر ۲ وزن یہ ہے

طویلے کہ من گویم سخن چہ شد ایجان		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان
شدم از رخ و زلفش پریشان و ہم حیران	مولف	دلم شانہ بچشم شد چو آئینہ بے سامان

تقطیع- شدم از فعولن- رخو زلفش مفاعیلن- پریشا فعولن- نہم حیراں مفاعیلاں- باقی ہمیں نمط- بعضے کہتے ہیں کہ گیارہ بحور ذیل کو خلیل ابن احمد

نے چھ رکن ہفت حرفی پر وضع کیا ہے ۔ ہزج رمل ۔ رجز ۔ منسرح مضارع مقتضب مجتث ۔ سریع ۔ خفیف ۔ وافر ۔ کامل ۔ جن میں ۴۲ حروف ہوتے ہیں اور بحر متقارب کو آٹھ رکن پنج حرفی پر بنایا ہے کہ چالیس حروف ہیں ۔ اگرچہ بحر مدید و بحر بسیط کو بھی چار رکن پنج حرفی و چار رکن ہفت حرفی پر جسکے اڑتالیس حروف ہوتے ہیں بنایا گیا ہے ۔ سوائے بحر مدید کے کہ اس کے ارکان شعر عرب میں چھ ہوجاتے ہیں اور عروض و ضرب اس کے ساقط ہوجاتے ہیں ۔ بحر مدید مسدس بھی ہوجاتی ہے اور بحر بسیط بھی مسدس ہو جاتی ہے اور اگر مثمن ہوتی ہے تو عروض و ضرب اسکی مخبون ہوجاتی ہیں یعنے حسب قاعدہ خبن کے عروض و ضرب میں سے دو حروف ساقط ہوجاویں تو بجائے اڑتالیس حروف کے ۴۶ حروف باقی رہجاتے ہیں

فصل شانزدہم بحر مدید کے بیان میں

مدید ۔ بفتح میم و کسر دال مہملہ و سکون یای تحتانی ۔ اس بحر کو اس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ مد بمعنی کشیدن اور اس بحر کو طویل سے اخذ کیا ہے جیسا کہ دائرہ سے معلوم ہوگا اور بعض اس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ دو سبب ہر دو طرف رکن سباعی یعنے رکن ہفت حرفی کے کھینچے گئے ہیں یعنے اول رکن فاعلاتن میں فا اول اور تن آخر ۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ارکان سباعی اس کی رکن خماسی سے کھینچے گئے ہیں

(۱) بحر مدید مثمن سالم ۔ وزن اس کا یہ ہے

شعر مدید مثمن سالم [illegible]		فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقطیع - من بہ بزمش فاعلاتن - گر روم فاعلن یوس ہابر فاعلاتن - لب زنم فاعلن

باقی ہمیں نوع +

(۲) بحر مدید مثمن سالم مذال - وزن یہ ہے -

شد مدید سالم کن مذالش در بیاں		فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلان
مبتلا گشتم بغم روے او دیدم کنوں	مؤلف	غیر با وے در سخن من گرفتار جنوں

تقطیع - مبتلا گش فاعلاتن - تم بغم فاعلن - روے اودی فاعلاتن - دم کنوں فاعلن - باقی ہمیں نمط -

(۳) بحر مدید مثمن مخبون - وزن یہ ہے -

شد مدید مخبون ہم مثمن بسخن		فلاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن
مہر با غیر کنی شاہ خوبانِ زمن	مؤلف	حیف باشد کہ یکے رخ نکردی تو بمن

تقطیع - مہر باغی فاعلاتن - رکنی فعلن - شاہ خوبا فاعلاتن - نِ زمن فعلن - باقی ہمیں نوع

(۴) بحر مدید مثمن مخبون مذال - وزن یہ ہے -

شد مدید مخبون کن مذالش بیاں		فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلان
از لب او چہ سخن وا رخ و زلف چناں	مؤلف	آب حیواں بلبش مہ بظلمات عیاں

تقطیع - از لبے او فاعلاتن - چہ سخن فعلن - وا رخو زل فاعلاتن - فِ چناں فعلان - باقی ہمیں طور - اگر فاعلن کو خبن کیا جائے تو فعلن ہو جاتا ہے - بعضے مدید مقلوب کو یعنے فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن یا فاعلیان دو بار - بحر عمیق کہتے ہیں +

شکوہ ہا چوں نہ سازم از ستمہائے دلبر	مولف	غیر را یار سازد و شد کجا عہد یکسر

تقطیع - شکوہ ہا فاعلن - چوں نسازم فاعلاتن - از ستم فاعلن - ہائے دلبر فاعلاتن - باقی ہمیں نمط

فصل ہفتدہم - بحر بسیط کے بیان میں

بسیط - بفتح با و کسر سین و سکون یار تحتانی - اس بحر کو بسیط اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بسیط بمعنے گسترانیدن یعنے بچھانا اس کے رکن سباعی میں اول دو سبب خفیف اور رکن خماسی میں ایک سبب خفیف ہے -

(۱) بحر بسیط مثمن سالم - وزن یہ ہے -

بحر بسیط است ایں بشنو زمن ایں سخن		مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
خنداں چو گل بر روئے تو وانم مگر خوئے تو	مؤلف	آتش زند در دلم بینم اگر سوئے تو

تقطیع - خندا چگل مستفعلن - روئے تو فاعلن - وانم مگر مستفعلن - خوئے تو فاعلن باقی ہمیں طور

(۲) بحر بسیط مثمن سالم مذال - وزن یہ ہے -

بحر بسیطش بگو لیکن مذالش بخواں		مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان
کاکل چیناں پرشکن رویت چینی بے نظیر	مؤلف	از من چہ پرسی سخن جان و دلم شد اسیر

تقطیع - کاکل چیناں مستفعلن - پرشکن فاعلن - رویت چینی مستفعلن - بے نظیر فاعلان - باقی ہمیں نمط -

واضح ہو کہ ہر سہ بحور مندرجہ بالا یعنے طویل مدید بسیط ایک دائرہ سے مستخرج ہوتے ہیں - اس دائرہ کا نام مختلفہ ہے بکسر لام - مختلفہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ارکان بحور اس دائرہ کے مختلف ہیں - بعض خماسی اور بعض سباعی - دائرہ یہ ہے ؎

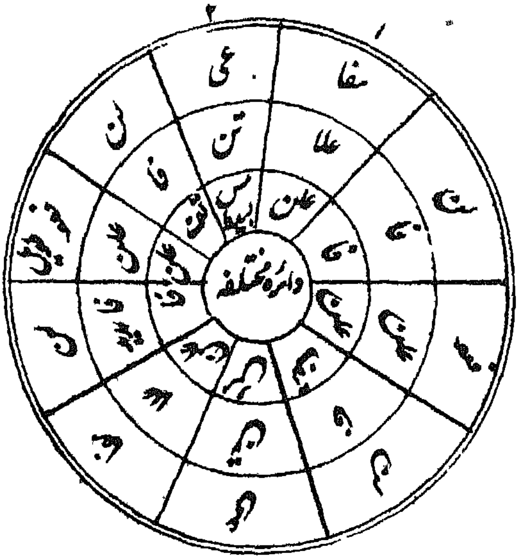

فصل ہیجدہم بحر وافر کے بیان میں

اس بحر کو وافر اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں حرکات بہت ہیں کہ ہر رکن اسکا پانچ متحرک رکھتا ہے اور بعض اس سبب سے وافر کہتے ہیں کہ اشعار عرب کے اس بحر میں زیادہ ہیں وفور بضم واؤ و ضم فا بمعنے بسیار۔

(۱) بحر وافر مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

ز وافر سالمے تو بگو بما سخن اے خدائے سخن		مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
بروے تو من نظر چکنم کہ آتش دل فزوں بود	مولف	بما ستمے کرم بعد و جفا بکسے نکو نبود

تقطیع بروے تو من مفاعلتن۔ نظر چکنم مفاعلتن۔ کہ آتش دل مفاعلتن۔ فزوں بود مفاعلتن

باقی بہیں نوع۔

(۲) بحر وافر سالم مذال۔ وزن یہ ہے۔

ز وافر سالم است سخن مگر ز غزال ہم تو بجوا		مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان

چونکہ مفاعلتن میں آخر جزو وتد مجموع ہے لہذا بقاعدہ اذالت مفاعلتان بنایا گیا۔

فلک چکند بیا تو دمے کہ ساغر مے دہم بتو بیا	مؤلف	نہ فکر خزاں نہ خوشی عدو تو دل بخیال غیر مدا

تقطیع۔ فلک چکند مفاعلتن۔ بیا تدمے مفاعلتن۔ کساغرمے مفاعلتن۔ دہم بت
بیا مفاعلتان۔ باقی بہمیں نمط۔

فصل نوزدہم بحر کامل کے بیان میں

کامل۔ بفتح کاف و کسر میم۔ اس بحر کو کامل اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ بحر جس طرح دائرہ سے وضع ہوئی ہے تمام و کمال اسی طرح پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ حرکات اس بحر کے بہت ہیں اس کو کامل کہا گیا کیونکہ ایک بیت میں چالیس متحرک حروف ہیں اگرچہ وافر میں بھی اسی قدر حرکات ہیں لیکن وہ تمام حرکات مستعمل نہیں ہیں

(۱) بحر کامل مثمن سالم۔ وزن یہ ہے۔

تو بگو ہم اے دل من بیا کہ ز کاملست ہمہ سخن		متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
بت نازنیں چہ بود اگر دل خود تہی ز جفا کنی	مؤلف	بمن ایں ستم نبود روا کہ بغیر لطف و وفا کنی

تقطیع۔ بت نازنیں متفاعلن۔ چہ بود اگر متفاعلن۔ دل خود تہی متفاعلن۔ ز جفا کنی متفاعلن۔ باقی بہمیں طور۔

(۲) بحر کامل مثمن مذال

چو ز کاملست ہر سخن تو مذال ساز و دے بجولیا		متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
ز من ایں سخن دل من شنو تو مرد باد کہ بے ہم یار	مؤلف	نشود کسے بتو مہرباں تو شوی اگرچہ بروثنا

تقطیع۔ زِ رشتۂ سخن متفاعلن۔ دل من شنو متفاعلن۔ ثمر وفا و متفاعلن۔ کہ بزم یار متفاعلن باقی ہیں نوع۔ واضح ہو کہ بحر وافر و کامل ایک ہی دائرہ سے متخرج ہوتی ہیں اور اس دائرہ کو دائرہ مؤتلفہ کہتے ہیں بکسر لام اس وجہ سے کہ ارکان ان ہر دو بحر کے باہم مناسبت اور الفت رکھتے ہیں کیونکہ سب ارکان ہفت حرفی ہیں اور وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے مرکب ہیں اور بعضے اس دائرہ کو متفقہ کہتے ہیں +

کہتے ہیں کہ یہ پانچ دائرہ جو اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں ان کو خلیل ابن احمد نے وضع کئے ہیں اور ان کے نام رکھے ہیں +

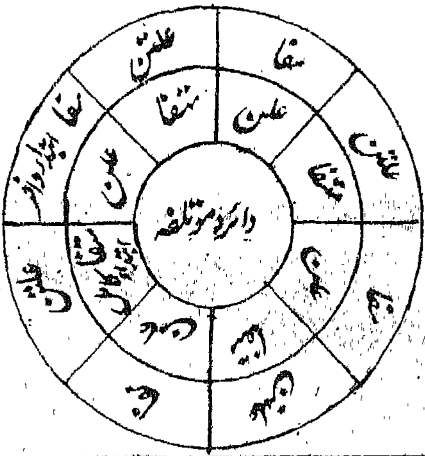

فصل ہشتم اوزان رباعی کے بیان میں

وزن رباعی کہ اس کو دو بیت یا چار مصرع کہتے ہیں۔ بحر ہزج سے استخراج ہوتا ہے اہل عجم نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے اوزان چوبیس ہیں مجموعہ ان وزنوں کا ارکان ذیل سے ظاہر ہوتا ہے +

مفاعیلن ۔ رکن ہزج مثمن سالم

مفعول کہ مفاعیلن کو خرب کرنے سے مفعول ہوتا ہے بضم لام

مفاعلن کہ مفاعیلن کو قبض کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مفاعیل کہ مفاعیلن کو کف کرنے سے پیدا ہوتا ہے بضم لام

فعول ۔ اہتم اصطلاح میں اجتماع حذف اور قبض کو کہتے ہیں بقاعدہ حذف مفاعیلن سے لن ساقط ہوتا ہے اور حسب قاعدہ قبض یا ساقط ہو کر عین ساکن ہوتا ہے مفاع باقی رہا فعول اسکی بجائے رکھتے ہیں۔ مزاحف کو اہتم کہتے ہیں جیسا کہ سابق بیان ہوا ہے

فعل ۔ مجبوب بقاعدہ جب مفاعیلن سے فعل بنایا گیا ہے۔

فاع ۔ ازل مفاعیلن سے بقاعدہ زلل بنایا گیا ہے۔

فع ۔ ابتر بقاعدہ بتر مفاعیلن سے بنایا گیا ہے۔

مفعولن ۔ اخرم بقاعدہ خرم مفعولن مفاعیلن سے بنایا گیا ہے۔

فاعلن ۔ اشتر بقاعدہ شتر مفاعیلن سے فاعلن بنایا گیا۔ خواجہ حسن قطان خراسانی نے دو شجرہ رباعی کے تیار کیے ہیں۔ ایک شجرہ اخرب دوم شجرہ اخرم شجرہ اخرب وہ ہے جسکا رکن اول مفعول ہے اور شجرہ اخرم وہ ہے جسکا رکن اول مفعولن ہے۔ بارہ بحور شجرہ اخرب میں اور بارہ بحور شجرہ اخرم میں ہیں کل ۲۴ بحور استعمال ہوتی ہیں۔

اجتماع بحور ایک شجرہ کا رباعی میں نا موزوں نہیں ہوتا ہے لیکن ایک شجرہ کی بحور کو دوسرے شجرہ کے بحور سے اجتماع کرنا نا مناسب ہے۔ لیکن متاخرین اکثر خیال نہیں کرتے اور ہر دو شجرہ کے استعمال کو جائز خیال کرتے ہیں۔ مثلاً ظہوری

ایں شہر کہ آرایشِ ہفت اقلیم است عشرتگہ شہریار جسم وبیم است
مصریست کہ بر مصر تفوّق دارد آرے آرے کہ یوسف ابراہیم است

اِس رُباعی میں تین مصرعہ اول شجرہ اخرب اور چوتھا مصرع شجرہ اخرم میں ہے۔ دیگر غالب

مشکل ہے زبس کلام میرا اے دل سُن سُن کے اسے سخنورانِ کامل
آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمایش گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل

اِس رباعی میں دو مصرعہ اول شجرہ اخرب میں اور دو مصرعہ آخر شجرہ اخرم میں ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ رباعی کے اوزان دس ہزار تک ہیں۔ منجملہ اُس کے یہ بھی وزن رباعی میں شامل ہے۔ مفعول مفاعلن فعولن فعلن۔ علی ہذا القیاس۔

اب ہم ہر دو شجرہ رباعی کے ذیل میں درج کرتے ہیں اور اُن کے نیچے بحور رباعی بھی لکھے دیتے ہیں تا کہ طالب کو اُس کے سمجھنے میں دقت واقع نہو۔

شجرہ اخرب میں بارہ وزن یہ ہیں

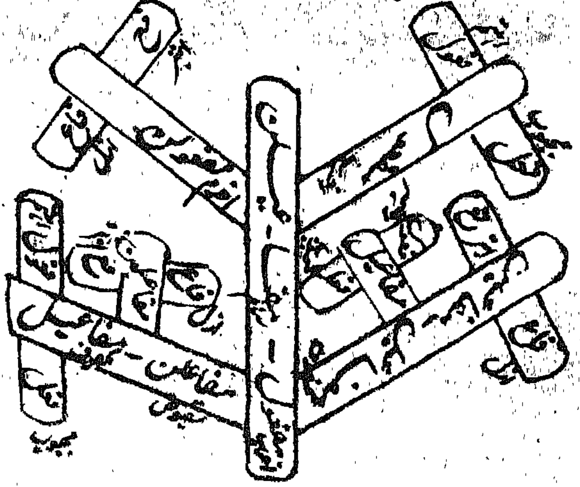

اس شجرہ میں حسب ذیل بحور ہیں

۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۳ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۴ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
۵ مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۶ مفعول مفاعیلن مفعول فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۸ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
۹ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۱۰ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۱۱ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۱۲ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

شجرۂ اخرم۔ بارہ وزن

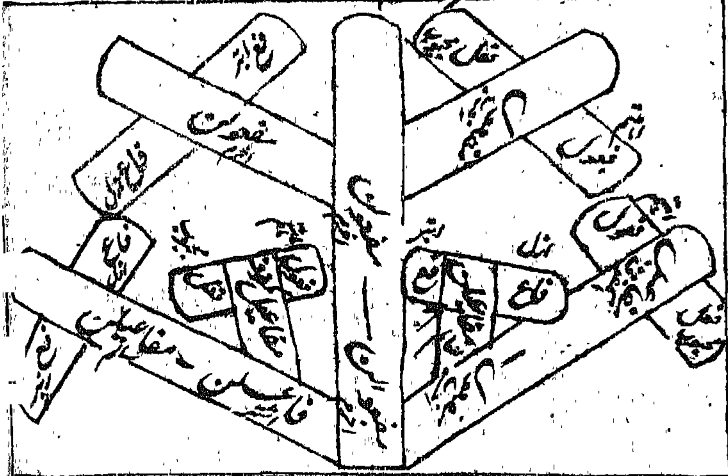

اس شجرۂ اخرم میں حسب ذیل بارہ بحور ہیں

۱ مفعولن مفعول فعل
۲ مفعولن مفعول فعول
۳ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۴ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

مفعولن مفعول مفاعیلن فع	۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۶ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع	۱۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۷ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۱۱ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۸ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۱۲ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

رباعیات شجرہ اخرب
از مؤلف

نمبر ۱ - مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

با غیر نگاہے ز مروت کم کن
با ہمدم خود لطف و سخا ہر دم کن
خواہی کہ درین دہر نباشی رسوا
از کس چو کنی عہد وفایش ہم کن

نمبر ۲ - مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

از زندگی و مرگ چہا گفتار است
دیدیم کہ ہر دو یادوائے یار است
با لعل لبش گشتہ مسیحا ہمراز
با تار نگہ تیر قضا تیار است

نمبر ۳ - مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

خواہم کہ دگر خواہش دنیا نہ کنم
رخ سوے لب یار و مسیحا نکنم
لیکن چو بود ساغر و مینا بہ نظر
بر کوثر و تسنیم نظر وا نکنم

نمبر ۴ - مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

از تیشہ و فروغ است [illegible] گر سروکار
ظاہر بود آں راز نہاں [illegible]
ازیک نژادان ز خطا کن نہ خیال
وز بدگہراں چشم وفا ہیچ مدار

نمبر ۵ - مفعول مفاعیلن مفعول فعول

با دہر مکن الفت تا شاد شوی
در گوشہ نشیں پنہاں کز یاد شوی
خواہی کہ شوی یکدم از بند رہا
مے نوش مئے عرفاں کازاد شوی

نمبر ۶۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول

تا چند شوی مفتوں بر حسن و جمال
تا چند بدل بندی ایں ہرزہ خیال
بہتر کہ بدل داری از حسن نگار
نورے کہ نمے یابد در دہر زوال

نمبر ۷۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل

با اہل زمانہ شکوہ کس چکنم
گلزار جہاں پر است از خس چکنم
ہر کس کہ بمن جفا کند پس چہ کند
گر من نہ با وفا کنم پس چکنم

نمبر ۸۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

زنہار تو دل مبند بازشت نہاد
ایں خرمن زندگی مدہ یار بباد
در شورہ زمیں درخت پر میوہ مدار
کایں نخل گہے نیاورد بار مراد

نمبر ۹۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

صد تجربہ با عہد ہستی کردم
نظارۂ صد بلند و پستی کردم
در سجدۂ طاق ابرواں خورسندم
کافر شدم چو بت پرستی کردم

نمبر ۱۰۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

آنکس کہ سرش ز تو سوئے افلاک است
سویش تو ببیں کزو چہ خوف و باک است
دانی کہ چہ گفتہ اند دانشمنداں
گر خاک باسماں رسد ہم خاک است

نمبر ۱۱۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع

یارے کہ رقیب شد رویش منگر
آں سگ کہ وفا دارد از وے بہتر

آں غنچہ کہ نشگفتہ بہتر از گل حسنے کہ حیا دارد خوش از مہ خور

نمبر ۱۲۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

در دہر بسے صورت زیبا دیدیم در زیر فلک جلوہ دنیا دیدیم
دیدیم بسے طلعت روشن چوں ماہ نقشے ز وفا بر رخ اخفا دیدیم

رباعیات شجرہ اخرم از مولف

نمبر ۱۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل

میخواہد دل بستن دلدار بمن چکند گر دشمن شد اغیا بمن
خوں خوردم جاں دادم در عشق بسے لطفے کن لطفے کن اے یار بمن

نمبر ۲۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول

خوش باشم دمے نازم در عشق بتاں من ہمدم خود دارم ایں آہ و فغاں
پرسی گر از یارم گویم بتو یار مے بین ہم در دل خود کو نیست نہاں

نمبر ۳۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل

از بلبل بیتاب اگر یاد کنم صد خوبی گلزار کہ بر باد کنم
ما ہر غمہائے کہ از تو برد دلم دل دادم با تو کہ فریاد کنم

نمبر ۴۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل

بشنیدم در دہر نواہائے ہزار بس دیدم ہرگونہ گل و باغ و بہار
مے آید در گوش صداہائے [illegible] [illegible] گلزار کہ پیوست از [illegible]

نمبر ۵۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع

زر صدقهٔ جان است نه جان صدقهٔ زر
جان صدقهٔ ایمان من آمد یکسر
گر قیمت پیمانهٔ سپهری
ایمانم شد صدقه پئے یک ساغر

نمبر ٦ - مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

از خاطر ناشاد خطر باید کرد
در صحبت بیداد حذر باید کرد
بر ہستئے دو روزه چه سازی ناز
بر حالت مظلوم نظر باید کرد

نمبر ٧ - مفعولن مفعولن مفعولن فع

صد غفلت بیدار و ہشیاری من
از خوابم بد تر شد بیداری من
مے سازم و مے نازم بر خالق خود
غمخوارم خود سازد غمخواری من

نمبر ٨ - مفعولن مفعولن مفعولن فاع

چوں گوے کایں دنیا باشد بے عیب
بردم صد زحمت ازینجا لاریب
از عشق با خودم در دل صد عیش
باشد کہ یار آید امداد غیب

نمبر ٩ - مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

خواہم با تو در معانی سُفتن
باید از من نصیحتے بشنفتن
درد دل را نبایدت بنهفتن
راز پنہاں بکس نباید گفتن

نمبر ١٠ - مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

پرسی از من چه شد جہاں را ہنجار
امید از زندگی نه باشد بسیار
خواہی گر مطلب تو یابد انجام
کار امروز را بفردا مگذار

نمبر ١١ - مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

گلہاۓ دہر پُر ز خار است مگر
ہر گلزارش چو خار زار است نگر

بہر شادی ہاے دہر مغرور مشو   اینجا ہر لالہ داغ دار ست نگر

نمبر ۱۳ ۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعولن

بس گلشن ہا گشتہ پامال خزاں   بس صورت ہا کہ زیر خاک اند نہاں
نازک گلہاے دہر گشتند چو خاک   آنہا گشتند و نیز گردی تو ہماں

باب سوم
قوافی کے بیان میں

تعریف ۔ واضح ہو کہ کوئی شعر بغیر قافیہ کے درست نہیں ہوتا جس شعر میں قافیہ نہ ہو اُس کو شعر یا بیت نہیں کہتے بلکہ اُس کو فرد بولتے ہیں ۔ فرد کے لغوی معنے تنہا کے ہیں ۔ چونکہ فرد میں قافیہ نہیں ہوتا لہذا ہر ایک مصرعہ اُسکا جداگانہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو فرد کہتے ہیں مثلاً کسی غزل کا کوئی شعر جو مطلع نہ ہو ۔ **مثال از مولف**

نبض من غمگیں ز طپیدن سکوں نمود   درد مرا علاج طبیب و دوا نماند

مطلع کسی غزل یا قصیدہ کے اول شعر کو جس میں قافیہ ہوتا ہے کہتے ہیں مثلاً

گشتہ مالا مال از لعل و گہر دامان ما   مولف   بہتر است از کان و دریا دیدہ گریان ما

دیگر اشعار اُس غزل کے جن میں باہم ہر دو مصرع میں قافیہ نہ ہو فرد بولینگے مثلاً ۔

تا جہان دیدہ غم من خود خبر دی از غم نشست   مولف   بود اشک و آہ و خاک سینہ سوزان ما

یہ فرد ہے لیکن بحالت مجموعی ایک غزل کا شعر ہے

مقطع۔ کسی غزل کے آخر شعر کو کہتے ہیں۔ مقطع میں عموماً شاعر اپنا تخلص یعنی جو نام اُس نے اپنا قائم کیا ہے درج کر دیتے ہیں۔ مثلاً ازمولف ۔

تا شدہ تلمیذ غالب اوستاد ما فروغ　　بہ ز دیوان قیمتا شد مقطع دیوان ما

تلمیذ غالب سے مراد منشی ہرگوپال صاحب تفتہ سے ہے جو مرزا اسد اللہ خاں صاحب غالب کے شاگرد تھے اور جو نامہ نگار متخلص بہ فروغ کے اُستاد تھے۔ مقطع میں قائل شعر کا تخلص فروغ ہے ۔

فصل اول قافیہ کے بیان میں

قافیہ۔ قفو کے لغوی معنے ازپئے روندہ۔ چونکہ قافیہ اختتام شعر سے پہلے آتا ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ قافیہ میں حروف خاص ہوتے ہیں اور حرکت بھی اُن حروف کی یکساں ہوتی ہے مثلاً دور۔ مشہور۔ پور۔ مجبور۔ دوست پوست۔ خشک۔ مشک۔ سوامت۔ صوافت۔ یہ الفاظ قافیہ کے ہیں۔ حروف قافیہ کے نو ہوتے ہیں۔ خاص حروف اگر مشابہت الفاظ کے ساتھ آخر مصرع میں مکرر آویں اور اُن کی حرکات و سکنات ایک ہوں اُن کو قافیہ کہیں گے

ردیف۔ اُس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد قافیہ کے شعر میں واقع ہو خواہ وہ لفظ ایک ہو یا زیادہ۔ ردیف کے ساتھ قافیہ کی ضرورت ہے لیکن قافیہ کے ساتھ ردیف کی ضرورت نہیں ہے مثلاً مرقومہ بالا میں دامان ما گریبان ما سوزان ما دیوان ما قافیہ کے الفاظ ہیں۔ ما ردیف دامان گریبان قافیہ ۔

فصل دوم حروف قافیہ کے بیان میں

قافیہ کے حروف تعداد میں نو ہیں۔

(۱) حروف روی یہ حرف خاص بنائے قافیہ ہے شعر میں اسکا تکرار لازم ہے یعنی یہ حرف مکرر آتا ہے۔ (۲) تاسیس (۳) دخیل (۴) ردف (۵) قید ہر چہار حرف متذکرہ بالا روی سے پہلے آتے ہیں اور چار حروف جو روی سے بعد میں آتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) وصل (۲) مزید (۳) خروج (۴) نائرہ۔

فصل سوم حرف روی کے بیان میں

روی حرف اصلی قافیہ کا ہے مثلاً یار۔ نار۔ میں رائے مہملہ۔ شوق۔ ذوق میں ق۔ صداقت۔ سعادت میں تا۔ سخن۔ کہن میں نون۔ درد۔ سرد میں دال مہملہ قلم۔ غم۔ ستم میں میم۔ عبیر۔ گوہر میں رائے مہملہ جو آخر میں آتے ہیں۔ اور اگر پہلے حرف کو روی بنایا جاوے تو عیب نہیں مثلاً مرہم۔ و کرم میں راء مہملہ۔ لیکن جو لفظ مشہور الترکیب ہو اس کو روی نہیں بنانا چاہیے۔ مثلاً ستم کا قافیہ شدم کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ اس میں میم روی ہے اور ستم و شدم کا میم ترکیب مشہور سے آ گیا ہے۔ اسکو ایطائے جلی کہتے ہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک عیب نہیں ہے مگر سخن میں زیادہ شعر پر اسکو لانا مناسب نہیں ہے در حقیقت عیب ہے گو اسکو جائز کر لیا گیا ہے۔

ایطا کی دو قسم ہیں ایطائے جلی۔ ایطائے خفی۔ جلی یعنی ظاہر خفی یعنی پوشیدہ۔ ایطائے جلی کی مثال ہم لکھ چکے ہیں۔ ایطائے خفی اس کو کہتے ہیں کہ اس کا [illegible]

ظاہر ہو اور مشہور الترکیب نہو۔ مثلاً دانا و بینا کا الف اور آب اور گلاب کے
بائے موحدہ کو اگر روی بنایا جاوے تو جائز نہیں ہے۔ دانا و بینا میں اصلی حرف روی
نون ہے۔ پس دان و بین قافیہ نہیں ہو سکتا۔ ایطائے خفی کو اکثر شعرا جائز رکھتے
ہیں مثلاً بیلد و بیار ایسے قافیہ اگرچہ ایطائے خفی ہیں لیکن جائز رکھے گئے ہیں
مگر در حقیقت عیب ہے۔ ایسے الفاظ کبھی قافیہ میں نہیں لاتے اور نہ ایسی قافیہ
کی خوبی ہے۔ تیرا و میرا بھی ایطائے خفی اور معیوب ہے۔

لفظ دان میں روی سے پہلا حرف ساکن الف ہے اور [illegible]
حرف ساکن یا ہے۔ روی سے پہلے اگر ساکن حروف آوے تو قافیہ میں وہی حرف
مع اسی حرکت ماقبل کے روی کے ساتھ آنا چاہیئے۔ مثلاً سفت۔ گفت اصل حرف
روی تا ہے اور تا ساکن سے پہلے فا ساکن ماقبل مضموم ہے پس قافیہ میں فا ماقبل مضموم
لازم ہے۔ گفت رفت قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو روی سے پہلے فا ساکن ہے
لیکن ماقبل فا کے لفظ گفت میں مضموم اور رفت میں مفتوح ہے اور اگر روی سے پہلے
اور پھر اس سے پہلے ساکن ہو تو بھی یہی قاعدہ نافذ رہیگا۔ مثلاً ساخت۔ باخت
قافیہ لیکن ساخت و سوخت قافیہ نہیں ہے۔ علی ہذا القیاس نشست و رُست قافیہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ تا روی ہے اور روی سے پہلے سین ساکن ہے پس قافیہ میں
روی ساکن سے پہلے ساکن ایک ہی حرف مع ایک ہی حرکت ماقبل کے واجب
ہے۔ پس نشست اور بست قافیہ ہو گا نہ کہ رفت۔ اور اگر روی سے پہلے کوئی حرف
متحرک ہے تو قافیہ میں روی سے پہلے حرف پر وہی حرکت ہونی واجب ہے مثلاً
بتل اور دل قافیہ نہیں ہے۔ چونکہ لام ساکن روی ہے اور روی سے پہلے کوئی

حرف ساکن نہیں ہے ۔ پس حسبِ قاعدہ بالا یکساں حرکت ہونی چاہیے ۔ گُل بضم کاف و سُنبل قافیہ ہوگا ۔ کیونکہ حرکت ایک ہی ہے ۔

ایطائے خفی کی مثل دانا و بینا آب گلاب بیمار ہشیار برفت نرفت قرا مرا ۔

ایطائے جلی کی مثل جانان ۔ یاران ۔ گلہا ۔ باغہا ۔ مردی ۔ مرتی ۔ دردمند ۔ سودمند ۔ بہتر و نیک تر ۔ خنداں ۔ گریاں ۔ عیب فاش ہے اور اس عیب کا تکرار جائز نہیں ہے ۔

حرف روی کا تکرار یعنی مکرر آنا واجب ہے بصورت فرق کے سخت عیب میں داخل ہے

حرف روی کی دو قسم ہیں ۔ مقید اور مطلق ۔

روی مقید ۔ روی ساکن کو کہتے ہیں مثلاً ستم ۔ کرم ۔ بر ۔ گر میم و راء ساکن ہیں لہذا روی مقید ہے

روی مطلق ۔ حرف متحرک کو کہتے ہیں ۔ اگر روی متحرک ہے تو اس کے ساتھ حرف وصل ہمیشہ ملیگا مثلاً برم ۔ خورم ۔ انمیں روی راء متحرک ہے ۔ پس میم جو حرف وصل ہے اُس سے ملا ہے مثلاً درستی ۔ چُستی ۔ سُستی ۔ تاء روی متحرک ہے آئندہ حرف وصل کے ذکر میں معلوم ہوگا ۔

فصل چہارم حروف ماقبل روی کے بیان میں

(۱) حرف تاسیس

روی سے پہلے ایک حرف متحرک ہو اور اُس سے پہلے حرف الف آوے مثلاً خاور ۔ شناور ۔ کامل ۔ جاہل ۔ حاصل ۔ ایسے الف کو تاسیس کہتے ہیں ۔ اگرچہ قافیہ میں اُسکا تکرار لازمی نہیں ہے ۔ مثلاً کاکُل و سنبل قافیہ ہے ۔ کوئی ضرورت الف تاسیس کی نہیں ہے ۔ لیکن اگر تاسیس کا خیال قافیہ میں رکھا جائے تو مستحسن ہے تاسیس کے لغوی معنے بنیاد نہادن ہے ۔ چونکہ بنیاد حرف قافیہ کی اس حرف سے

ہے لہٰذا تاسیس کہا گیا۔ اور جس قافیہ میں تاسیس کی رعایت رکھی جاتی ہے اس کو مؤسّسہ کہتے ہیں۔

(۲) حرف دخیل کے بیان میں

دخیل اُس حرف کو کہتے ہیں جو تاسیس اور روی کے مابین ہوتا ہے۔ یہ حرف ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ مثلاً خاور۔ شناور۔ حاصل۔ کامل۔ میں واؤ۔ صاد۔ میم ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس حرف کو قافیہ میں لانا ضروری ہو۔ حاصل دلیل قافیہ ہے کامل اور دل قافیہ ہے۔ خاور اور گوہر قافیہ ہے۔ لیکن اگر اِس حرف کا قافیہ میں لحاظ رکھا جائے تو عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

دخیل۔ بیچ درمیان میں آنے والا۔ چونکہ یہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے آتا ہے لہٰذا دخیل نام رکھا گیا۔

(۳) ردف کا بیان

ردف۔ لغوی معنے چیزے کہ در پے چیزے باشد۔ چونکہ حرف قافیہ روی نسبت دیگر حروف کے مقدم ہے پس ردف اگرچہ روی سے پہلے تلفظ میں آتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ در پے روی کے ہے ردف نام رکھا گیا۔

حرف ردف حرف علت کو کہتے ہیں اور وہ تین ہیں۔ الف۔ واؤ۔ یا۔ اور انہیں حروف کے موافق۔ حرف ماقبل کو حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یار میں یا مفتوح ہے اور دُور میں دال مضموم اور دِین میں دال مکسور ہے ٭

ردف ۔ حرف روی سے پہلے آتا ہے مثلاً زبان ۔ زمین ۔ نگون ۔ زبان میں بے
مفتوح ۔ زمین میں میم مکسور اور نگون میں گاف مضموم ہے ۔

ردف ۔ کی رعایت لازمی ہے مثلاً قافیہ میں جان و مکان کا الف حرف ردف
ہے اور ہر دو لفظ قافیہ کے ہیں ۔ نگون و سکون میں واؤ ردف ہے ۔ جبین
اور حسین میں یاء ردف ہے ۔ ان ہر سہ الفاظ کے تکرار واجب ہے ۔ جان اور
جبین قافیہ نہیں ہے کیونکہ جان میں ردف کا حرف الف ہے اور جبین میں حرف
ردف یا حطی ہے ۔ چونکہ حرف ردف مختلف ہیں لہذا قافیہ نہیں ہے ۔ اسی طرح
نگوں ۔ جہاں و جبین باہم قافیہ کے الفاظ نہیں ہیں کیونکہ ردف مختلف ہے
ردف کی دو قسم ہیں ردف اصلی ۔ ردف زائدہ ۔

اگر ردف ۔ اور روی کے مابین کوئی اور حرف ساکن ہے تو ردف اولین
کو ردف اصلی ۔ اور حرف ساکن کو ردف زائدہ کہتے ہیں ۔ مثلاً جان ۔ سکون
جبین ان حروف میں الف و واؤ و یاء ردف اصلی ہیں اور ساخت ۔ سوخت
ریخت میں الف ۔ واؤ و یاء ردف اصلی اور خاء ردف زائدہ ہیں ۔ اور تاء
روی ہے ۔ اگر ردف اصلی کے ساتھ قافیہ تمام ہو جاتا ہے مثلاً جان ۔ مکان
میں قافیہ کو مردف ۔ مردف مفرد کہتے ہیں کیونکہ ردف ایک ہی حرف کے ساتھ
قافیہ تمام ہو گیا ۔

اگر ردف اصلی اور زائدہ تک پہنچ کر قافیہ تمام ہو تو اس قافیہ کو مردف
ردف مرکب کہتے ہیں ۔ مثلاً ساخت ۔ سوخت میں الف ردف اصلی اور
خاء معجمہ ردف زائدہ ہے ۔ ایسی حالت میں دونوں ردف کی رعایت ہوگی ۔

حروف ردف اصلی کے ساتھ خاء معجمہ بھی ردف زائدہ ہو جاتی ہے ۔ حروف جو
ردف کے ساتھ ملکر ردف زائدہ ہو جاتے ہیں ۔ چھ ہیں ۔ اور اگر وہ حروف رد
اصلی کے ساتھ آویں تو قافیہ میں اُن کی تکرار واجب ہے ۔ یعنے قافیہ میں وہ
حروف آنے لازم ہیں ۔ چھ حروف یہ ہیں ۔

خاء معجمہ ۔ راء مہملہ ۔ سین مہملہ ۔ شین معجمہ ۔ فاء ۔ نون ۔ مجموعہ ان حروف
شرفِ سخن ہے ۔ یعنے شرفِ سخن میں جو حروف ہیں وہ ردف زائدہ ہوا کر
ہیں نہ کہ کوئی اور مثلاً ساخت میں الف ردف اصلی و خاء ردف زائدہ ۔ کا
میں الف ردف اصلی و راء مہملہ ردف زائدہ ہے ۔ دوست میں واو رد
اصلی اور سین مہملہ ردف زائدہ ہے ۔ کاشت میں الف ردف اصلی و شین
معجمہ ردف زائدہ ہے ۔ کوفت میں واو ردف اصلی و فاء ردف زائدہ ہے
مانند میں الف ردف اصلی و نون ردف زائدہ ہے ۔ قافیہ میں ہر دو ردف
تکرار لازم ہے ◆

(۴) حرف قید کے بیان میں

قید کے لغوی معنے بند کرنا ۔ چونکہ قید کا بھی تغیر روا نہیں ہے بلکہ اسکا بھی تکر
واجب ہے ۔ پس گویا قافیہ کے لیئے یہ بھی قید لازم ہے اس لیئے اس حرف
نام قید رکھا گیا ۔

حرف روی سے پہلے کوئی حرف ردف نہو بلکہ ایک حرف ساکن ہو اُس حر
کو قید کہتے ہیں ۔ مثلاً بخت ۔ درخت ۔ ان الفاظ میں تاء فوقانی روی

اُس سے پہلے خاء معجمہ ساکن ہیں۔ لیکن حرف ردف نہیں ہے۔ پس اِس خاء کو حرف قید کہتے ہیں۔ اِن حروف قید کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے اس کی تفصیل ہمنے روی کے بیان میں دی ہے۔ حروف قید دس ہیں۔

باء موحدہ۔ خاء معجمہ۔ راء مہملہ۔ زاء معجمہ۔ سین مہملہ۔ شین معجمہ۔ غین معجمہ۔ تاء فوقانی نون۔ ہاء ہوز۔ مثلاً

صبر میں باء موحدہ۔ بخت میں خاء معجمہ۔ کرد میں راء مہملہ۔ عزم میں زاء معجمہ۔ بست میں سین مہملہ۔ گشت میں شین معجمہ۔ مغز میں غین معجمہ۔ سُفت میں تاء فوقانی۔ چند میں نون۔ شہر میں ہاء ہوز۔

بعضے واو و یاء تحتانی کو بھی قید میں شامل کرتے ہیں مثلاً غور میں واو شیک میں یاء تحتانی۔ لیکن یہ حروف ردف میں داخل ہیں ۔ سوائے اِن حروف کے کسی اُستاد نے حروف قید قائم نہیں کیے ہیں۔ حالانکہ اس اصول پر اور بھی حروف قید ہو سکتے ہیں مثلاً۔ جیم نجد کا۔ دال ردف۔ بدر۔ صدر کا ذال معجمہ نذر میں صاد قصر میں۔ عین سعی۔ نعل۔ فعل میں۔ قاف نقص رقص میں۔ کاف شکر۔ نکر میں۔ لام ظلم میں۔ میم شمس میں۔ غرضکہ سوائے حروف ردف کے سب حروف ابجد کے قید میں آسکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب معتبر میں نہیں دیکھے گئے۔ اور ان حروف مابعد کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے۔

اصول صرف یہ ہے جیسا کہ حرف روی کے بیان میں لکھا ہے کہ روی سے پہلے جسقدر حرف ساکن ہوں اُن کی تکرار قافیہ میں ۔ اُن کی حرکت قبل کے لازم ہے۔ اور اگر روی سے پہلے کوئی حرف متحرک ہو تو اسی حرکت

حرکت کی تکرار قافیہ میں لازمی ہے مثلاً سُفت ۔ سفت میں تار فوقانی اصلی حرف ہے اور وہ روی ہے اور دونوں الفاظ میں فار ساکن ہے لہٰذا قافیہ ہے لیکن سفت اور سُست کا قافیہ نہیں ہے ۔ اسلیئے کہ روی سے پہلا حرف سُست میں سین مہملہ ساکن اور سُفت میں فار فوقانی ساکن ہے ۔ پس روی سے پہلے حرف اگر ساکن ہوں تو اُسکا تکرار قافیہ میں مع اضافت ماقبل ہونا واجب ہے اور اُس کو حرف قید کہنا درست ہوگا ۔ علی ہذا کرم میں رآء ماقبل روی مفتوح ہے لہٰذا اُس کا قافیہ ستم ۔ دم ہو سکے گا ۔ گم قافیہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ بیان ہو چکا ۔

فصل پنجم حروف مابعد روی کے بیان میں

(۱) وصل ۔ لغوی معنی اس کے پیوستن ہیں ۔ چونکہ یہ حرف روی سے ملتا ہے لہٰذا یہ نام مناسب ہے ۔ جو حرف روی سے ملحق ہو اُس کو وصل کہتے ہیں جیسے کاہم ۔ دلم ۔ اور فارسی میں حروف وصل دس ہیں ۔ یعنی الف ۔ دال ۔ کاف ہاء ۔ یاء تحتانی ۔ حروف جمع یعنی الف و نون ۔ حرف مصدر یعنی نون ۔ حرف رابط یعنی است ۔ حروف تصغیر یعنی چہ ۔ حروف اضافت یعنی میم ۔ مثال تنہا ۔ مشتہا میں الف ۔ آید ۔ گراید میں دال ۔ کنیزک میں کاف ۔ آوار میں ہاء ہوز ۔ چشتی و درستی میں یاء تحتانی ۔ ستمگران میں الف ۔ و نون ۔ گفتن میں نون ۔ شکست میں حرف رابط است ۔ سراچہ میں حرف تصغیر چہ ۔ ستمشم میں میم

وصل کا تکرار قافیہ میں لازم ہے ۔ لیکن دلم اور ستم اور کنیزک اور

تجا۔ مجلّا یہ بھی قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن ایسی حالت میں دلم کا لام حرف روی نہ ہوگا بلکہ میم۔ دلم دستم کا اور کاف کینزک کا بجائے زاء معجمہ کے روی ہو جاویگا۔ اور بجا کی باء موحدہ روی نہ رہیگا۔ بلکہ الف حرف روی سمجھا ویگا۔ بُردم۔ شپُردم۔ میں دال حرف اصلی روی ہے۔ اس کی شناخت کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف وصل کو دور کرکے قافیہ دیکھا جاوے۔ مثلاً بُرد و سپُرد قافیہ ہے۔ لیکن اگر ہر دو الفاظ قافیہ میں حروف وصل ہوں تو ضرور حرف وصل کو دور کرکے قافیہ دیکھنا لازم ہوگا۔ مثلاً گفتم اور گشتم قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حرف وصل میم اضافت کا ہے اُس کو دور کرکے دیکھا جاوے کو گفت اور گشت باقی رہا یہ قافیہ نہیں ہے کیونکہ تائے فوقانی روی ہے اور اُس سے پہلا حرف ساکن ایک لفظ میں فاء ہے اور دوسرے میں شین معجمہ پس قافیہ نہیں ہے۔

(۲) خروج۔ اُس حرف کو کہتے ہیں جو وصل سے ملتا ہے مثلاً بُردیم میں دال روی یاء تحتانی وصل اور میم خروج ہے۔ اسکا تکرار بھی قافیہ میں ضروری ہے بُردیم سپردیم قافیہ درست۔ اور بُردیم گشتیم قافیہ نادرست ہے۔ یا گفتیم و سفتیم۔ درست اور گفتیم و شستیم نادرست۔

خروج بمعنی بیرون آمدن چونکہ یہ حرف قافیہ سے بہ نسبت حرف وصل کے کنارہ شعر پر واقع ہوا پس خروج کہا گیا۔

(۳) مزید۔ وہ حرف ہے جو خروج سے ملتا ہے۔ مثلاً بُردیمش میں دال روی یاء تحتانی وصل میم خروج اور شین مزید ہے جیسے بردیمش گفتیمش۔ سفتیمش علیٰ ہذا

مزید بمعنی افزودن چونکہ اس حرف کو خروج پر جو منتہائی قافیہ ہے زیادہ کیا گیا لہذا۔

مزید کہلایا۔ قافیہ میں اس کی تکرار بھی لازم ہے ۔

(۴) **نائرہ**۔ وہ حرف ہے جو مزید سے ملحق ہو مثلاً۔ بہ دستیمش۔ سپردستیمش دال روی ہے۔ ست یعنی حرف ربط وصل ہے۔ یا تحتانی خروج ہے میم مزید اور شین نائرہ ہے لغوی معنی نائرہ کے رمندہ یعنی بھاگنے والا۔ چونکہ یہ حرف کنارہ قافیہ پر ہے گویا درمیانی حروف سے رمیدہ ہے یعنی کنارہ پہ ہے پس نائرہ کہلایا۔ یہ حرف کبھی ایک ہوتا اور کبھی زائد ہوتا ہے ۔

فصل ششم حرکات قافیہ کے بیان میں

حرکات قافیہ چھ ہیں اور اُن کے نام یہ ہیں۔ رَس۔ اشباع۔ حذو۔ توجیہ۔ مجریٰ نفاذ۔ (۱) **رس**۔ تاسیس کے ماقبل حرف پر جو فتحہ یعنی زبر ہے اُس کو رس کہتے ہیں۔ لغوی معنی رس کے ابتدا کردن۔ چونکہ یہ حرکت ابتدائی حرکت قافیہ کی ہے بلکہ ابتدار قافیہ کی یہ حرکت ہے۔ اس لیئے رس نام رکھا گیا۔ مثلاً خاور میں الف تاسیس ہے اور خا پر جو فتح ہے اُس کو رس کہینگے۔ قافیہ میں اس حرکت کا تکرار لازم نہیں ہے۔ کیونکہ الف تاسیس کا قافیہ میں تکرار لازم نہیں ہے اختیاری ہے

(۲) **اشباع**۔ تاسیس اور روی کے مابین جو حرف دخیل واقع ہوتا ہے اُسکی حرکت کو اشباع کہتے ہیں۔ مثلاً خاور واو پر جو فتحہ ہے اُس کو اشباع کہینگے۔ اور لفظ حاصل میں صاد پر جو کسرہ ہے اُس کو اشباع کہیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اس حرکت کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ خاور۔ گوہر قافیہ میں واؤ پر فتحہ ہے گوہر میں ہا ہوز پر فتحہ ہے حاصل و کامل قافیہ نہیں ہے حاصل میں صاد بالکسر

اور کاکُل میں کاف دوم بالضم ہے۔ لغوی معنی اشباع کے سیر کرنا ہے چونکہ حرف
ں بوجہ قرب رَوی کے رِدف اور قید کی برابری رکھتا ہے۔ ردف اور قید
کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ مگر دخیل کا تکرار قافیہ میں لازمی نہیں ہے پس گویا
اس حرکت کی وجہ سے اُس کو تبدیل کر دیا جاسکتا ہے پس اس حرکت کا نام اشباع
کھا گیا۔ (۳) **حذو**۔ بفتح حاء حطی و سکون ذال معجمہ۔ جو حرکت ماقبل حرف ردف
و قید پر ہو اُس کو حذو کہتے ہیں۔ مثلاً یار۔ ماقبل حرف ردف کے یاء تحتانی ہے
اور اُسپر فتحہ ہے۔ یا خُون ماقبل حرف واؤ کہ ردف ہے خاء پر ضمہ ہے یا لفظ سخت
یعنے ماقبل خاء حرف قید کے سین پر فتحہ ہے اُس کو حذو کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس
حرکت کے تکرار لازم ہے۔ زمان و زمین قافیہ نہیں ہے۔ ایک جگہ میم پر فتحہ اور
دوسری جگہ کسرہ یا گشت و مشت قافیہ نہیں ہے۔ گاف پر فتحہ و میم پر ضمہ ہے۔

حذو۔ معنی برابر آمدن و چیزے با چیزے برابر کردن۔ چونکہ حرکت حرف ماقبل
ف حرکت ماقبل تاسیس کی برابر ہے۔ علی ہذا القیاس حرکت حرف ماقبل قید
ابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہے۔ پس حذو نام کیا گیا۔

) **توجیہہ**۔ جو حرکت حرف رَوی کے ماقبل ہے اُس کو توجیہہ کہتے ہیں مثلاً گوہر
ردی ہے گاف پر فتحہ ہے۔ پس فتحہ کو توجیہہ کہینگے۔ سُنبل میں لام ردی باء موحدہ
مہ ہے۔ پس ضمہ کو توجیہہ کہینگے۔ قافیہ میں تکرار اس حرکت کا لازم ہے۔ سُنبل و
ن قافیہ ہے کیونکہ ماقبل ردی دونو مضموم ہیں لیکن سُنبل و حاصل قافیہ نہیں ہے
و سنبل میں باء موحدہ مضموم و حاصل میں صاد مہملہ مکسور ہے۔

توجیہہ لغوی معنی روی فرد گردانیدن چونکہ اس حرکت سے حرف روی ساکن

کا منہ پھیر دیا جاتا ہے مثلاً گل دل۔ اس لیئے اُس کو توجیہ کہا گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ حرکت توجیہ مائل و سائل کے یار مکسورہ پر بھی صادق آتی ہے اور حرکت اشباع بھی یار مکسورہ پہ صادق آتی ہے۔ پس ایک حرکت کا ذکر بیکار ہے۔ جواب یہ کہ حرکت اشباع صرف حروف وصل پہ حاوی ہے۔ خاور میں واؤ کی حرکت کو اشباع کہینگے لیکن قُل وگُل میں یہ ہوگا پر جو ضمہ ہے اسکو حرکت اشباع نہیں کہہ سکتے بلکہ توجیہ کہیں گے کیونکہ توجیہ حرکت ماقبل روی ہے اور اشباع صرف حرکت وصل سے متعلق ہے۔

(۵) **مجری**۔ حرف روی پر جو حرکت ہے اُس کو مجری کہتے ہیں مثلاً گوہرم۔ جوہرم را حرف روی ہے اُسپر فتح ہے۔ ایسے فتح کو مجری کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس حرکت کے تکرار لازم

(۶) **نفاذ**۔ جو حرکت حرف وصل پر ہو یا باقی دیگر حرف پہ ہو اُس کو نفاذ کہتے ہیں۔ مثلاً
بُردنش۔ دال روی ہے میم وصل اُسپر فتح ہے اسکو حرکت نفاذ کہتے ہیں +
بُردیم دال روی مکسور یار تحتانی حروف وصل مفتوح۔ علی ہذا القیاس۔

نفاذ بمعنی رواں چونکہ یہ حرکت رواں رہتی ہے مثلاً بُردیم بر وزن فاعلن میں یار مفتوح ہے فتحہ کو نفاذ کہیں گے۔

فصل ہفتم اسماء قافیہ کے بیان میں

اسماء قافیہ پانچ ہیں۔ مترادف۔ متواتر۔ متدارک۔ متراکب۔ متکاوس

(۱) مترادف۔ قافیہ کے آخر میں اگر پاس پاس دو حرف ساکن ہوں اسکو مترادف کہتے ہیں مثلاً بہار۔ جواب۔ صواب۔ بہار میں الف و را۔ جواب و صواب میں

فصل نہم حاجب اور ردیف کے بیان میں

(۱) **حاجب**۔ قافیہ سے پہلے ایک لفظ مکرر آوے تو اُس کو حاجب کہتے ہیں۔ مثلاً صورتِ بد۔ صورتِ خود سبقا اور خود قافیہ لفظ صورت جسکی تکرار ہوئی یعنی مکرر شعر میں آیا۔ وہ حاجب ہے۔ لیکن اگر حاجب سے پہلے بھی قافیہ آئے تو وہ پاکیزہ تر ہے مثلاً مبین صورت بدہیں صورت خود۔ حاجب بمعنی پردہ دار۔ چونکہ حاجب قبل از قافیہ واقع ہوا گویا پردہ دار ہے اس تشبیہ سے یہ نام ہوا۔ (۲) **ردیف** اگر بعد قافیہ کے ایک یا چند الفاظ تکرار پائیں اُس کو ردیف کہتے ہیں۔ مثلاً از مؤلف۔ ؎

آگہ دے زرسم عزا میتواں شدن
نالاں بحسرت دل ما میتواں شدن

عزا۔ ما۔ قافیہ۔ میتواں شدن ردیف ہے۔ **ردیف** بمعنی وہ شخص جو ایک شخص کے پیچھے ایک مرکب پر سوار ہو۔ چونکہ ردیف کی بھی صورت قافیہ کے ساتھ وہی ہے لہذا یہ نام مناسب ہے۔

التجا

مالکِ ارض و سما سے التجا ہے کہ اس نسخہ سے عوام کو فائدہ پہنچے اور میری ایک یادگار دنیا میں قائم رہے اور شایقین مجکو دعائے خیر سے یاد کریں۔ آمین ثم آمین

قطعۂ تاریخ اختتام فروغ عروض از مؤلف

چو شد ختم این نسخۂ لاجواب
درخشید گویا فروغ عروض
ز حر حرف منقوطہ تاریخ اوست
۶۱۹
عجب آمد از ما فروغ عروض

قطعات تاریخ طبع رسختہ خامۂ مشکیں رقم شاعر بے مثال نازک خیال منشی پیارے لال صاحب رونق دہلوی

جناب فروغ فصیح زمانہ
کتابے نوشتہ بحسن نکوئی
ندا بہر تاریخش از غیب آمد
کہ رونق بگو نسخۂ شعر گوئی
۱۳۲۱

دیگر

لکھا فروغ نے جو فروغ عروض کو
انداز شاعری کا عیاں بانکپن ہوا
رنگینیاں دکھائیں وہ کاغذ پہ نظم کی
نکلا جو حرف خامہ سے گل پیرہن ہوا
ہے شاعروں کیواسطے اک نعمت عجیب
مشکل جو تھا جہان میں آساں وہ فن ہوا
رونق جو پوچھے سال کوئی اس کتاب کا
کہدو رواں یہ چشمۂ فیض سخن ہوا

قصیده در تعزیت حضور ملکه معظمه و تهنیت جشن تاجپوشی شهنشاه ایڈورڈ هفتم دام اقباله

بهار گشته خزان چون ببوستان آمد
خزان بهار شده باز در جهان آمد
فلک چو گرد بپیچی بر بخت بر رخ دهر
زمین غبار شده و هم بر آسمان آمد
نگاه ناز که تیر جگر شگاف گذاشت
جگر شگفت و گل فرق فرقدان آمد
ز چشمهای فلک قطرهای سیاره
چو اشک خونی من آب بحر و کان آمد
گهی ز جور فلک دیده ام در افشان شد
گهی به تهنیت کس گهر فشان آمد
چه شد بمن سخن تعزیت اگر گفتم
ز تهنیت سخن از خامهٔ زبان آمد
به غنچه خار خلیده چو بلبل از منقار
گل شگفته تر از گلشن جنان آمد
کمان چرخ چو تیر شعاع مهر گذاشت
دل زمین سپر تاج آسمان آمد
گشاده شد چو رگ ابر و اشک ریزان شد
گهر به طرهٔ تاج شه جهان آمد
ز خنده ها که بزخم جگر زدم از غم
دلم شگفته گل از باغ جاودان آمد
ق
چو از زبان خرد حال دهر پرسیدم
که چون بکاهش جان سینه شادمان آمد
چه شد که دست فلک داد و داد اکنون
چه شد که دشمن بی مهر مهربان آمد
چه شد که دست من از غم بسینه کوبی ها
پی سکون دل مضطرب ضمان آمد
بگفت آن نشنیدی که دور چرخ چه کرد
همان که رفته از اینجا دگر همان آمد
برفت ملکه وکٹوریه سوی جنت
به تخت شاهی جنت چو کامران آمد
بتخت دهر نشستن ایڈورڈ هفتم را
چو مهر بر فلک از ارث خاندان آمد
فلک ز رشک نصیب زبان بجو و پیچید
چو زیر ظل شهنشاه این جهان آمد
جهان همای بهشتی بگوشمالش برد
ز چرخ سایهٔ او بر جهانیان آمد
فلک بکام جهان گردش اختیار نمود
چو تیر در صفت راستی کمان آمد
شنیده‌ام این سخن از دانش و زبان قلم
پی دعای شه دهر تر زبان آمد
شها چنانکه بملکت فروغ مهر جهان
چو تاج تو درخشان و جاودان آمد
همیشه گوهر انصاف تو درخشان باد
چنانکه پیش ز تو از شه جهان آمد

ز ابر ناله پرشور چون بگوش رسید
ز برق نور درخشان آسمان آمد

غلطنامہ نسخہ فروغ عروض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۴	خُوش خُور خواب	خورش خُور خواب	۳۲	۱۰	مسبغیُ	وسے نذال
//	۱۵	خُش خُر	خَش خَر	//	۱۱	تسبیغ	اذالت
//	۱۶	وپا	ویا	۳۴	۸	تسبیغ	اذالت
//	۱۹	یا اثباق	یارثباق	//	۹	بکن	مکن
۲۰	۶	اورنین	اورتین	۳۷	۶	مخبون مسبغ	مخبون ومسبغ
۲۲	۲	نزج	ہزج	۳۸	۱۶و۱۷	فافاعلیاں	فاعلیاں
//	۶	گشتۂ	گشتہ	۴۱	۲	خرب	ضرب
//	۷	خری چپاں	خری چپا	۴۴	۱۱	منسرج	منسرح
۲۵	۶	باشہ	شہ	//	۱۲	//	//
//	۱۹	پریشاں	پریشا	//	//	مطولت	مطولیت
۲۹	۴	۲۰	۲۱	۴۷	۳	جرا	چرا
۳۰	۹	ازمن نہو	ازمنو	۵۰	۱۹	انیج	انج
۳۱	۱۰	تنای تنان مفتعلن	تنای تتان مفتعلان	۵۲	۱۰	امِید	امید
//	۱۷	مسبغ	نذال	۵۳	۱۰	باغیار	با اغیار
//	۱۸	مسبغش	نذال ہم	//	۱۴	مستفعلن (دوم)	مستفعلاں
//	۱۹	تسبیغ	اذالت	۵۶	۱۳	نرداغ	چہرداغ
۳۲	۱	بخورم	نخورم	//	۱۴	وردجگر	دردجگر
//	۲	بگاہ	بگا	۵۷	۳	مجبث	مجتنث
//	۶	سرمش	کرمش	//	۹		
//	۹	مسبغ	نذال	۶۰	۴	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۰	حزب	ضرب				
۷۳	۱	ازمولف	ازمؤلف				
			فاعلن ہشت بار				
۷۸	۸	،،	،،				
۷۹	۹	فاعلاتن	فاعلاتن				
۸۴	۱۹	اور ہر حجرہ	اور ہر دو حجرہ				
۸۷	۱۶	پنڈ فروغ	پند فروغ				
،،	۱۹	فعول	فعل				
۸۹	۷	اغبا بن	اغیار بن				
۹۱	۱۳	غمگیں	غمیں				
۹۳	۱۶	تکذیب	ٹکر آنا				
۹۵	۱۷	نہال	خیال				
۹۶	۱	سیس	تاسیس				
،،	۴	ناسیس	تاسیس				
۱۰۶	۱۴	سستم	ششتیم				
۱۰۴	۴	دلیل	دخیل				
،،	۵	گلاز	گلدستہ				
،،	۱۸	دشنگی بہا	شگفتگی بہار				

CALL No. ۸۹۱ء۴۳۷
ف۴۲ق ع
ACC. No. ۳۰۲۱۹
AUTHOR ہری کرشن
TITLE فروغ عرفن

۸۹۱ء۴۳۷ ف۴۲ق ع
۳۰۲۱۹

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.